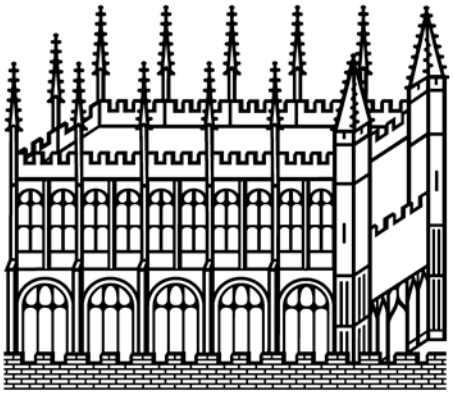


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

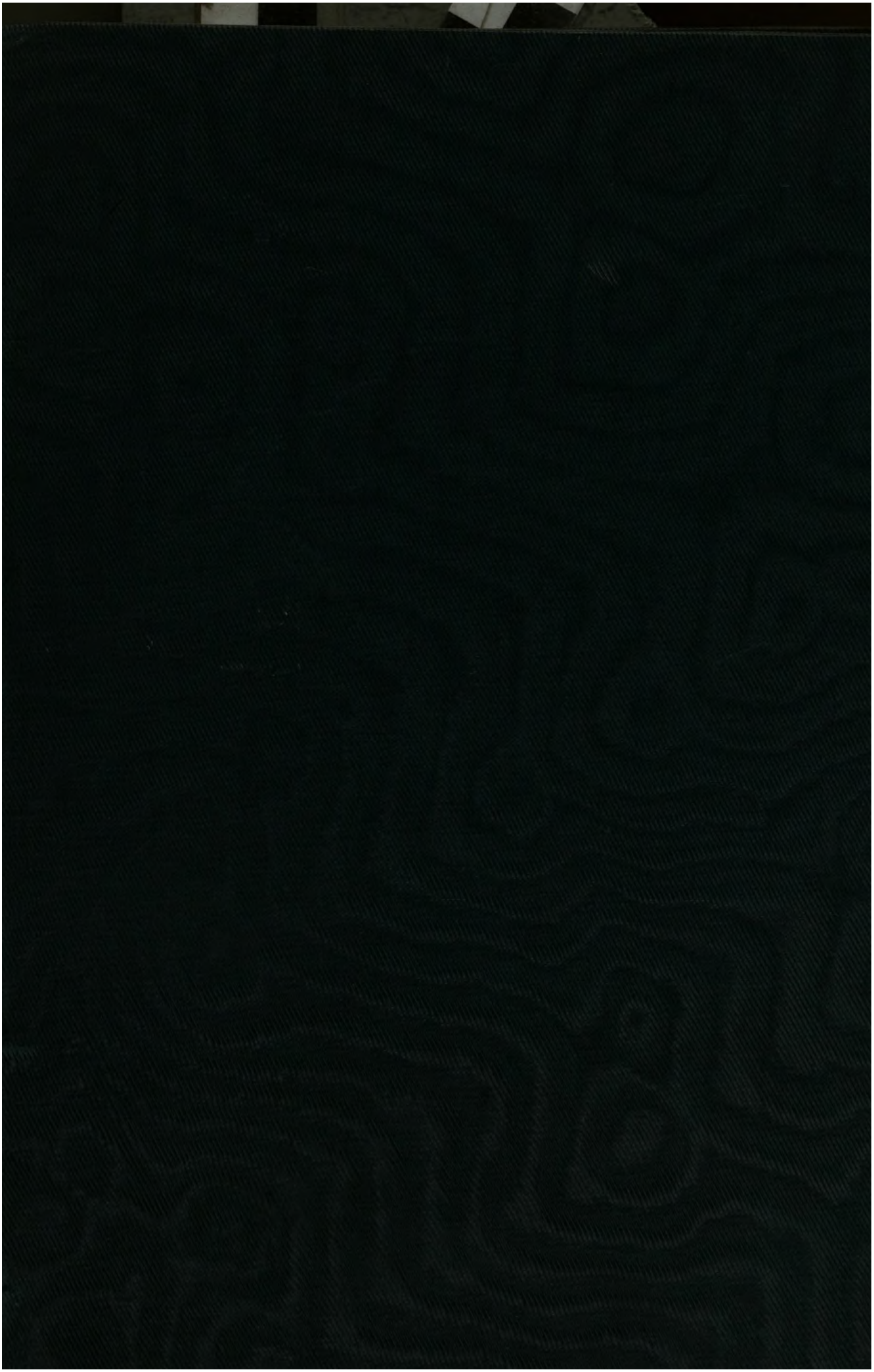
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks




This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

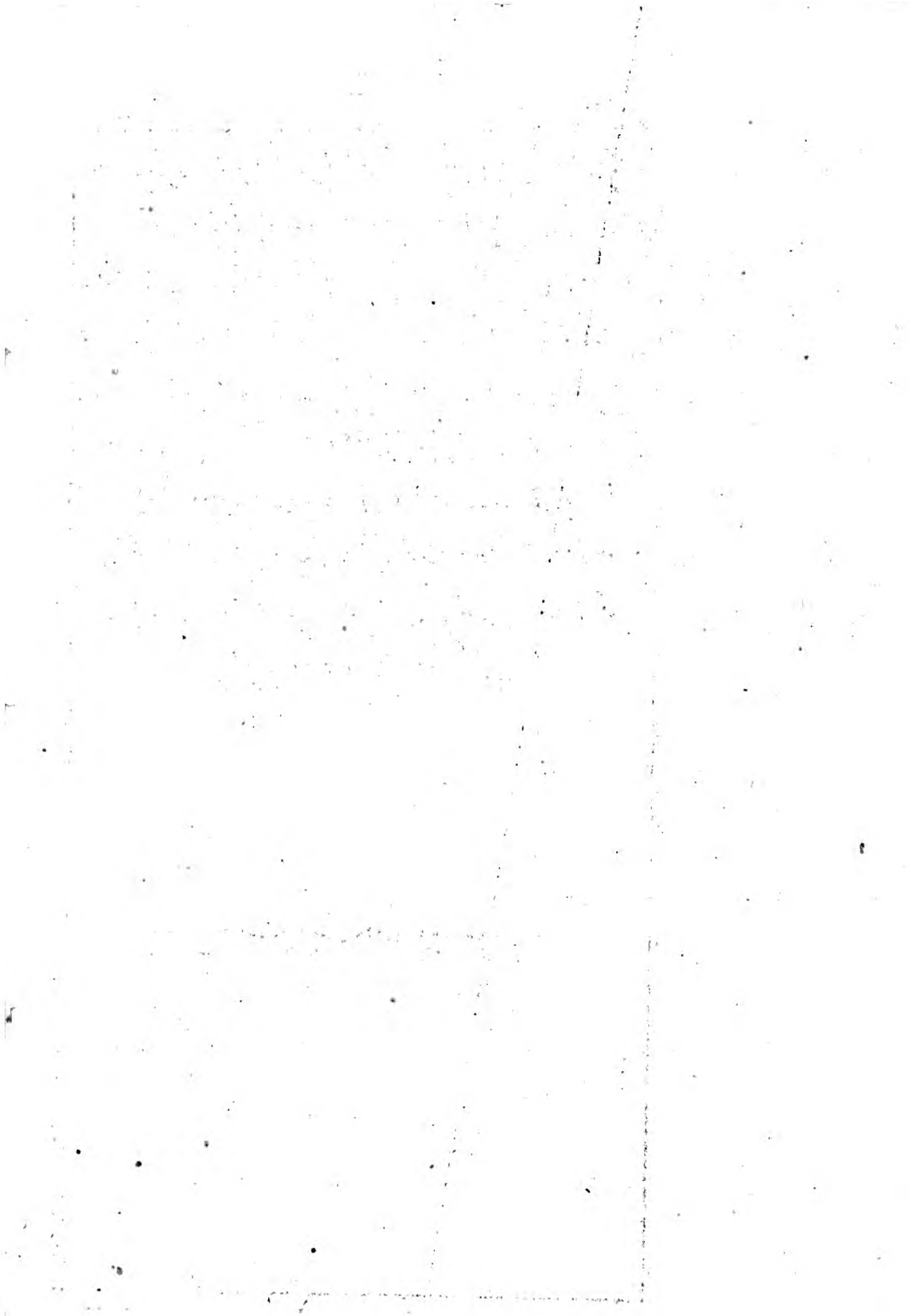






16.X.22.

16 X 22



داروغہ کیا یہان عزیز مصر کی بی بی زلیخا اُنپر عاشق ہوئین مگر حضرت یوسف علیہ السلام کو احتراز رہا اسپر اُسنے اِنھین قید کرایا قید خانے مین اِنھین نے فرعون بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتائی اور اُس تعبیر کی صحت پر فرعون نے انھین اپنا وزیر کیا جب حسب تعبیر خواب مصر مین قحط پڑا تو اُنکے سب بھائی مصر مین آئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت یعقوب کو بھی مصر مین بُلایا اور گوشن مین اِنھین مقام دیا اُنھون نے مصر کی سلطنت اپنی وفات تک بڑے عدل اور انصاف سے کی - ۱۱۰ برس کی عمر مین سنہ ۱۷۹۲ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پائی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکی ہڈیان مصر سے لیجا کر کنعان مین حضرت یعقوب علیہ السلام کی قبر کے پاس دفن کی ہین +

INDIAN INSTITUTE

ہنجار۔ یعنی راہ۔

ہنومان جی۔ سری راجہ رام چندر جی کے لشکر کے سپہ سالار تھے لنکا اُنھون نے فتح کی تھی۔ طاقت اور زور اُنکا مشہور ہی ہندوون کا قول ہی کہ یہ دیوتا ایک کنواری انجنی نام سے پیدا ہوے تھے۔

ہیون۔ گھوڑا۔

## باب یاے تحتانی

یاقوت رمّ۔ نام ہی ایک بہت بڑے مشہور اور نامی خوشنویس نسخ کا شاہ دہلی کے یہان ممتاز تھے۔

یعقوب۔ ولد حضرت اسحٰق ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام ہی اِنھین کے بارہ لڑکون سے یہودیون کے بارہ فرقے بنام بنی اسرائیل ہوے ہین حضرت ربیعہ اُنکی مان اِنسے بہت الفت رکھتی تھین اسوجہ سے حضرت اسحٰق علیہ السلام نے اُنکو برکت دی چودہ برس اپنے مامون کی خدمت مین رہے بعد اِسکے کنعان مین بڑی دولت اور حشمت سے واپس آئے یہان اُنکا نام کسی فرشتے نے اسرائیل رکھا ایک سو سینتالیس برس کی عمر مین مقام گوشن مین ۱۶۸۹ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پائی حضرت یوسف اِنھین کے بیٹے تھے۔

یوسف۔ حضرت یعقوبؑ کے لڑکے راحیل کے بطن سے تھے حضرت یعقوبؑ انکو بہت پیار کرتے تھے اس سے اُنکے اور بھائیون کو رشک تھا ایک مرتبہ اُنھین نے اُنھین ہلاک کرنا چاہا مگر روبین مانع ہوا آخر کو اُنھون نے روبین کی غیبت مین اُنھین ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت کیا اور سوداگر نے عزیز مصر بوتی فار کے ہاتھ بیچا بوتی فار نے اِنھین اپنے گھر کا

**نعم الوکیل** - اچھا نگہبان ہے -

**نمرود** - ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے جسنے علانیہ خدائی کا دعوی کیا تھا اور آخر کو ایک لنگڑے پشہ نے خداوند کریم کے حکم سے اُسکو ہلاک کیا اہل یورپ اُسکو نبیرۂ حام بن حضرت نوح بتلاتے ہین بابل کی بنا شاید اسی نے ڈالی تھی دنیا مین اول بادشاہ اور ٹنک گیر بھی اسی کو تصور کرتے ہین -

**نمط** - انداز - طرح قسم فرش جمع انماط ہے -

**نہ سپہر** - اہل اسلام کے یہان سات طبقہ آسمان کے اور دو مقام ایک عرش دوسرا کرسی نہ سپہر یعنے نو آسمان کہلاتے ہین -

## باب واو

**وحدہ لاشریک** - وہ یکتا ہے کوئی اُسکا شریک نہین -

**وقنا ربنا عذاب النار** - اے رب ہمارے بچا ہمکو عذاب دوزخ سے -

**والسلام والاکرام** - سلامتی پہونچے اور بزرگی -

**واجد علی شاہ** - متخلص بہ اختر اخیر بادشاہ اودھ خاندان نیشاپوری سے ہوے ہین بوجہ بدانتظامی عمال کے سرکار انگریزی نے ۱۸۵۶ء مین ملک پر اپنا قبضہ فرمایا اور حضرت سلطان عالم کے لیے پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ بطور پنشن مقرر کیا بالفعل کلکتہ مین رونق افروز ہین بڑے رحم دل دیندار پابند شریعت سخندان اور علم موسیقی مین کامل ہین -

## باب ہاے ہوز

**ہفت جوشن افلاک** - ہفت افلاک -

ملک الشعرا اُسے مل سکتا ہی شیخ نے منظور نکیا اور یہ کہا کہ اگر مرزا سلیمان شکوہ شاہزادے دہلی یا گورنر جنرل کی طرف سے مجھے یہ خطاب ملے تو البتہ راضی ہون بادشاہ یہ سُنکر ناراض ہوگئے اور حکم اخراج کا دیا ناسخ الہ آباد کو چلے گئے اور وہان محلۂ دائرے مین مقیم رہے چنانچہ خود کہا ہی بیت بھر بھر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم ✣ آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین ✣ اِنکی تصنیفات مین ایک کلیات اور ایک مثنوی حدیث مفضل جسکا نام رشک نے نظم سراج رکھا ہی موجود ہی اِنکے بہت شاگردان نامی صاحب دیوان ہین۔

نارد۔ نارد مُن ایک برہمن تھے اکثر فسادون مین اُنکا توسط رہا ہی چنانچہ نارد مُن نے منتھرا کو اغوا کیا کہ کیکئی کو جاکر سمجھا دے کہ راجہ سے ایفاے وعدہ کی خواستگار رہو کہ بھرت کو تخت پر بٹھاوے اور سری راجہ رام چندر کو بن باس دلاوے اِنھین کی خطرت نے سری راجہ رام چندر جی اور اُنکی زوجہ سیتا جی سے بعد معرکۂ راون کے نفاق ڈالدیا تھا مہادیو جی اور اُنکی بی بی پاروتی سے بھی ایک زمانے مین باعث ملال باہمی ہوے تھے غرض نارد سے مراد نفاق ہی اور ہندوون کے نزدیک وہ ہمیشہ دنیا مین موجود ہین۔

نذیر۔ عربی۔ اسم فاعل ڈرانے والا۔

نسیم۔ تخلص ہی مرزا محمد اصغر علی خان ابن نواب آقا علی خان قاچار شاگرد حکیم محمد مومن خان مومن کا۔ نسیم جب دہلی سے لکھنؤ مین وارد ہوے تو اُنکی شاعری کی بہت دھوم ہوئی کئی مثنویان موزون فرمائین سنہ ۱۲۵۲ ہجری مین ۱۴ رمضان مبارک کو اس دار ناپائدار سے کوچ کیا۔

قصۂ غم اور شکایت ستم اور قول غمین اور تف آتشین اُس یکتاے زمانہ سے صفحۂ روزگار پر یادگار ہین۔

ہرچند کہ زبان اُردو مین تو اس سخن سنج کی یکتائی کا علم بلند ہی تھا مگر فارسی مین بھی شہرۂ آفاق تھے لیکن فارسی کلام جمع کرنے کی نوبت نہین پہونچی تھی کہ ناگاہ ایک مکان کی چھت پر سے لغزش پاے کے باعث گر پڑے دست و بازو مین صدمہ پہونچا کئی مہینے تک اُسکی تکلیف مین مبتلا رہ کر ۱۲۵۱ھ مین راہی خلد بریں ہوے۔

**مہر** ۔ تخلص ہر عبداللہ خان ولد حاجی محمد مصطفےٰ خان شاگرد مرزا نسیم دہلوی ساکن لکھنؤ محلۂ محمود نگر کا۔

**میم جیم** ۔ یہان میم سے مقابلہ اور جیم سے جائزہ مراد ہر۔

## باب نون

**ناسخ** ۔ تخلص ہر شیخ امام بخش ولد خدا بخش کا بقولے خدا بخش شیخ جمعہ دوزی کرتے تھے اور شیخ ناسخ اُنکے متبنیٰ تھے مولد ناسخ فیض آباد تھا اور مسکن لکھنؤ سنہ ۱۲۵۴ ہجری مین انتقال کیا اور مقام ٹکسال واقع چوک قدیم لکھنؤ اپنے گھر مین مدفون ہوے۔ میر علی اوسط رشک نے یہ مصرع تاریخ وفات ہجری کہا ہر ع ولا شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے + شاعری مین کسی کے شاگرد نہ تھے اُنکے مکان پر بڑے بڑے اُستاد جمع ہوتے تھے اُنھین کی صحبت مین شوق شعر گوئی بڑھا رفتہ رفتہ ممنت کرکے اُستاد بنگئے علوم عربیہ خصوص منطق اور علم فارسی صرف حافظ وارث علی لکھنوی سے حاصل کیا زمانۂ غازی الدین حیدر بادشاہ مین اُنکی شاعری کو نہایت ترقی ہوئی یہانتک کہ بادشاہ نے اُنکا شہرہ سُنکر معتمد الدولہ وزیر سے کہا کہ اگر ناسخ حضور کی ملازمت حاصل کرے تو خطاب

**مظہر** - مرزا جان جانان تارک دنیا متخلص بمظہر خلف الصدق مرزا جان باشندۂ دہلی جو اپنے زمانے مین منصب دار شاہی تھے صاحب دیوان اُردو و فارسی ہین مدرویش کامل تھے -

**مفضل** - علماے شیعہ مین سے ایک بڑے محدث اور راوی تھے اور بسط مذہب مین کمال ساعی اور اکثرون کے نزدیک بڑے مجتہد تھے -

**منتھرا** - رانی کیکئی کی کنیز تھی اسی نے رانی کیکئی کو ترغیب دیکر سری راجہ رام چندر جی کو صحرا نشین کرایا -

**نسبتی** تخلص ہے منشی مو لچند قوم کایست ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر مرحوم اور ملازم سلطانی حضرت شاہ عالم بادشاہ کا اکثر ظل سبحانی کے حضور مین قصائد مدحیہ پڑھتے رہے بہت ممتاز تھے بہت سے شاہی فرمانون پر انکے دستخط موجود ہین انھین نے شمشیر خانی کو اُردو مین نظم کیا ہے -

**منصور علی خان** - خاص نام مرزا محمد مقیم اودھ کے اول صوبہ دار میر محمد امین ملقب بہ نواب برہان الملک سید سعادت خان بہادر کے بھانجے اور داماد تھے محمد شاہ کے عہد مین نیشاپور سے ہند مین آکر اپنے خسر کے نائب رہے ۱۱۵۲ھ ہجری مین سعادت خان کی وفات پر بخطاب نواب وزیر الممالک و منصور علی خان بہادر صفدر جنگ صوبہ دار اودھ ہوے چند روز کے بعد قلعۂ چنار گڑھ انھین ملا اور بعد جنگ احمد شاہ ابدالی کے محمد شاہ کے بیٹے احمد شاہ بادشاہ دہلی کے وزیر ہوے ۱۱۶۷ھ ہجری مین پریہ گھاٹ پر بعارضۂ دنبل وفات پائی - مدفن انکا شاہجہان آباد ہے -

**مومن** تخلص ہے محمد مومن خان دہلوی کا جنکی بلندی فکر اور علو طبع زبان زد خاص و عام ہے ایک دیوان ضخیم کہ اصناف سخن پر مشتمل ہے اور مثنویات متعدد مثل

تعداد لاانتہا ہوگئی۔
اکثر حاسد لوگ اس ترقی سے حسد لیگئے اور باہم سازش کرکے ارادۂ ہلاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اسکی خبر پاکر حضرت نے ۱۶ جولائی سنہ ۶۲۲ء کو مکہ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو ہجرت فرمائی اور یہی ابتدا سنہ ہجری کی ہے سنہ ۶۲۹ء تک کل ملک عرب حضرت کا مطیع ہوا اور سلطنت مکہ معظمہ ملک شام تک پھیلی سنہ ۶۳۲ء مطابق سنہ ہجری کے ۶۳ برس کی عمر مین وفات فرمائی اولاد حضرت مین حضرت فاطمہؓ تھین شادی انکی خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔

مزوّر۔ عربی۔ مکر کنندہ۔ جھوٹا۔

مسکین۔ تخلص ہے عبدالواحد خان کا بڑے ظریف اور خوش خلق جوان تھے۔

مشبّک۔ عربی۔ بمعنی سوراخدار۔

مشعبد۔ عربی۔ اسم فاعل بمعنی شعبدہ باز یا بازیگر۔

مصحفی۔ تخلص ہے سخن سنج بے عدیل و بے نظیر شیخ غلام ہمدانی ساکن قصبۂ امروہہ متصفات مراد آباد مشاہیر شعرائے خوش سخن اور نام آوران کامل فن سے تھے رعنفوان جوانی مین جہان آباد مین آکر رہے مگر آخر کو لکھنؤ انھین ایسا بھایا کہ تمام عمر اپنی یہان بسر کی سودا کے آخری زمانہ مین انکی ابتدا ہوئی تھی جرأت اور انشا کے ساتھ مشاعرات کیے ہین انھون نے اردو مین چھ دیوان اور دو تذکرے اور فارسی مین ایک دیوان اور تذکرہ جمع کیا ہے ممالک مشرقی مین بہت مشہور ہوے اور اکثر سخنورون نے اکتساب فن شاعری انسے کیا ہے سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین وفات پائی۔

اہل یورپ جزیرۂ سلون و سراندیب کہتے ہین اسمین ایک پہاڑ بنام کوہ آدم ہی جو بمقائد اہل اسلام خبات عدن سے نکلکر اصل مقام حضرت آدم کے اُترنے کا ہی واسطے اسکا بالفعل کانڈی ہی۔

## باب میم

ماحصل۔ مابمعنی جو چیز۔ حصل صیغۂ ماضی معنی حاصل ہوا ماحصل یعنے جو چیز کہ حاصل ہو۔

ماکیان۔ فارسی۔ مرغی۔

ماہی سے تاماہ۔ بعض قومون کے عقیدے کے بموجب زمین مچھلی پر تھمی ہی اسواسطے مچھلی سے ماہتاب یعنے پاتال سے اکاس تک مراد ہی۔

مبہوت۔ عربی اسم مفعول ہی مصدر بہت سے بمعنے حیران ہونا پریشان ہونا بھوچکا ہونا۔

محمد مصطفےٰ۔ مذہب اسلام کی ابتدا آپ ہی سے ہی اور کل مسلمان حضرت کو اپنا پیغمبر اور شفیع جانتے ہین پیدایش آپکی عرب کے خاندان قریش مین بمقام مکہ بعہد نوشیروان ہوئی تھی چونکہ والد آپکے قبل از تولد انتقال کر گئے تھے اسواسطے حضرت کے چچا ابوطالب نے آپکی پرورش کی ۲۵ برس کے سن مین حضرت نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح کیا اسکے بعد حضرت دنیا کے کام مین مشغول رہے اور مکہ معظمہ کے قریب غار حرا مین جاکر عبادت کیا کرتے تھے چالیس برس کے سن مین جب وحی آنی شروع ہوئی تو آپ نے اپنی پیغمبری سے سب کو مطلع کیا شروع مین تو صرف حضرت کی بی بی اور آٹھ آدمی اور ایمان لائے مگر تین برس کے اندر مومنون کی

سری راجہ رام چندر جی صحرا نشین ہوے۔

کیکر۔ بمعنی درخت ببول خاردار۔

## باب کاف فارسی

**گشتاسپ** ۔ ملک ایران کا بادشاہ تھا لہراسپ کیکاؤس کا داماد تھا اور کیخسرو ابن کیکاؤس نے اپنے مرنے کے وقت اسے بہت لیئق اور شجاع اولاد ہوشنگ مین سے دیکھ کر فرمانروائے مملکت کیا گشتاسپ کے وقت مین آتش پرستون کا پیشوا زردشت موجود تھا اور جب اُسنے اُنکے پاس آکر اظہار پیغمبری کیا اور اکثر معجزے دکھائے تو اُسنے دین آتش پرست کا اختیار کیا اسفندیار اسی کا بیٹا تھا کہ جسکے معرکے رستم کے ساتھ شہرہ آفاق ہین۔

**گورخر**۔ گور بمعنے صحرا۔ خر گدھا۔ گورخر بمعنے صحرائی گدھا۔

**گونگری**۔ گھونگھی۔ ہندی ہے بارش مین اکثر کمل یا لوئی وغیرہ کو سمبوسہ بناکر سر سے اوڑھ لیتے ہین اُسکو گھونگھی بھی کہتے ہین۔

## باب لام

**لاجنب**۔ جو جنبش نکر سکے۔

**لبیب**۔ عربی عقلمند۔

**لچھمن**۔ راجہ دسرت کے فرزند سری راجہ رام چندر کے بھائی سمترا کے بطن سے پیدا ہوے انھون نے صحرا نشینی مین سری رام چندر جی کی رفاقت کی۔

**لنکا**۔ ایک جزیرہ ہے جسپر راون راجہ قابض تھا اور جسکو مہادیو جی کے حکم سے ہندوستان کے دکھن بسوکرمان نام ایک معمار نے تعمیر کیا تھا اسی کو فی الحال

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُسکو حکم دیا کہ ہزار دینار سے ایک دینار زکوۃ دیا کر یہ اُسکو بہت شاق گذرا تا بعداری سے منحرف ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ذلت دینا چاہا آخر کو اُنکی دعا سے اپنے افعال قبیحہ کے سبب زمین مین مع مال و اسباب دھنس گیا۔

**قشقہ** — فارسی یعنی ٹیکا جو ہندو لوگ ماتھے پر چندن وغیرہ گھسکر لگاتے ہین ٹیکا دینے سے مراد تخت نشینی بھی ہی۔

**قوس** — عربی۔ کمان ٹکڑا دائرے کا اور ایک برج آسمانی کا بھی نام ہی جو بشکل کمان ہی۔

## باب کاف عربی

**کر** — عربی بمعنی بھرا۔ اور سنسکرت مین بمعنی ہاتھ۔

**کسریٰ** — نوشیروان بادشاہ فارس کا لقب ہی جو خسرو کا مقرب تھا۔

**کوسلا** — کوسلا راجہ دسرت کی خاص محل تھین اُنکے بطن سے سری راجہ امچندر جی تھے۔

**کیقباد** — چوتھی پشت مین منوچہر کے خاندان کیانیون سے نہایت زیرک اور نیک نہاد بادشاہ تھا یہ اُس زمانے مین تخت نشین ہوا تھا کہ جب حضرت حزقیل و الیاس و اشموئیل نبوت پر سرفراز تھے اور اُسکی شروع سلطنت مین افراسیاب سے مقابلہ اور لڑائی شروع ہوئی اور بمدد رستم کے افراسیاب کا تاج اُسکو ملگیا اور یہی باعث ہوا کہ رستم بلقب تاج بخش مشہور ہوا۔ کیقباد نے ایک سو دس شہر اور قصبے آباد کیے اور ایک سو برس کے بعد انتقال کیا۔

**کیکئی** — راجہ دسرت حاکم اودھ کی زوجہ اور بھرت کی والدہ تھین انھین کی وجہ سے

اُنکی حیات کی کشتی کو طوفان نے لیا سنہ ۱۰۱۱ ہجری مین مطابق سنہ ۱۶۰۳ عیسوی انتقال کیا۔

**فیضی** تخلص ہی شیخ ابوالفیض فیضی فیاضی خلف شیخ مبارک مشہور دکھنی کا لیکن صاحب تذکرۂ ہفت اقلیم وطن اُنکا آگرہ بتلاتے ہین سنہ ۹۵۴ ہجری مین پیدا ہوے شگفتہ پیشانی زندہ دل سحر خیز تھے اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت مین بڑا عروج تھا ملک الشعرائی کا خطاب عطا ہوا۔ چالیس برس تک فیضی تخلص کرتے رہے بعدہ فیاضی چنانچہ اپنی مثنوی نلدمن مین خود اسکا تذکرہ لکھا ہی بڑے صاحب تصانیف تھے دیوان قصائد مثنوی وغیرہ تمام اقسام سخن اپنے یادگار چھوڑ گئے ہین اہل اسلام مین یہ ایک بڑا شخص ہوا ہی جسنے کہ رسوم و دستورات و عقائد ہنود کی تحقیقات بلیغ کی زبان سنسکرت بھی جانتے تھے اور بہت سی عمدہ عمدہ کتابین سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کرکے اُنکے مضامین ظاہر کیے حکیم بھی تھے اور اکبر بادشاہ کے پیغمبر بنانے اور مشہور کرنے مین خاص باعث تھے اور کلام اللہ کی تفسیر بے نقط لکھ کر درخت کی جڑ مین رکھوادی تھی اور مشہور کیا کہ اکبر کے نام سے نازل ہوئی ہی پچاس برس کئی مہینے کے ہوکر سنہ ۱۰۰۵ عیسوی مین اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔

## باب قاف

**قارون** نام ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کے بیٹے کا چونکہ یہ نہایت حسین تھا اسوجہ سے اُسکو لوگ منور کہتے تھے قدما کے عقائد مین اِسکو علم کیمیا معلوم تھا اُسکے ذریعے سے اسقدر روپیہ جمع کیا تھا کہ چالیس خچر اُسکے خزانے کے صندوقون کی کنجیان لے چلتے تھے جب

وقاطع برہان و تاریخ دستنبو اور اُردو مین ایک دیوان غزلیات مختصر موجود ہی۔

غشیان۔ عربی۔ بیہوش ہونا۔

## باب فاے معجمہ

فرامرز۔ نام ہی رستم کے دوسرے بیٹے کا جو بعد مارے جانے سہراب کے ایک برس کے بعد تہمینہ کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور جسکو بہمن اسفندیار نے بعد مرنے رستم کے براہ عداوت قدیم ہلاک کیا۔

فریدون۔ نسل طہمورث کے شاہزادۂ آبتین کا بیٹا تھا ضحاک بادشاہ ایران و عرب نے بعد قتل جمشید کے خواب دیکھا کہ اس نسل سے کوئی شخص ہوگا اور وہ اُسکو ہلاک کریگا یہ خواب دیکھکر اُسنے حکم دیا کہ خاندان مذکور کا کوئی شخص جیتا نرہنے پاوے آبتین کو بھی تلاش کرکے ہلاک کیا اسکی بی بی اپنے لڑکے فریدون کو لیکر بھاگی اور البرز پہاڑ پر بہ مدد ایک درویش کے اُسے پالا اور پرورش کیا جب ۱۶ برس کا ہوا وہ اپنے باپ کے حال کا مستفسر ہوا اور ضحاک سے انتقام لینے پر آمادہ ہوا مان اُسکی مانع ہوئی آخر کو ضحاک کی کچھ رعایا اُس سے ناراض ہوکر فریدون کے پاس آئی اور اُسے ایران لیگئی وہان جاکر فریدون تخت پر بیٹھا ضحاک کو قید کرلیا بعد اسکے ملک کو اپنے تین بیٹون سلم اور تور اور ایرج مین تقسیم کیا۔

فقیر۔ تخلص ہی میر شمس الدین دہلوی کا قوم بنی عباس سے تھے زبان دری مین بھی اچھی دستگاہ رکھتے تھے اور عروض قافیہ مین اپنے وقت کے بے نظیر تھے اکثر رسالجات اُنکے تصنیف کیے ہوئے موجود اور گواہ ہین بعد حصول زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً بہنگام واپسی

ذکر ہو چکا ہی۔

**عطیۂ عظمیٰ** - بمعنی بڑی بخشش۔

**عنادل** - عربی - عندلیب بلبلین۔

**عنبرین فام** - بمعنی سیاہ رنگ۔

**عیادت** - عربی - بیمار پرسی۔

## باب غین معجمہ

**غالب** تخلص نام انکا اسد اللہ خان اور شاہ دہلی کی طرف سے نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ خطاب ہوا ۱۷۹۵ء مین خاص شہر دہلی مین متولد ہوے اِنکے والد کا نام عبد اللہ بیگ خان قوم اتراک سے ہین مرزا غالب کے دادا کسی بات پر اپنے باپ سے ناراض ہو کر ہند مین آے اور لاہور مین معین الملک کے نوکر ہوے بعدہٗ دہلی مین آکر بادشاہی ملازمت اختیار کی والد ماجد انکے مہین پیدا ہوے اور دہلی سے اُجڑ کر اکبر آباد مین جا رہے مرزا غالب کا سن پانچ برس کا تھا جب اُنکے باپ نے قضا کی تب نصر اللہ بیگ خان اُنکے چچا نے اُنکو پرورش کیا وہ از جانب مرہٹہ اکبر آباد کے صوبہ دار تھے بعدہٗ لیک صاحب بہادر گورنر جنرل کی طرف سے چار سو سوار کے رسالہ دار ہو کر دو پرگنون کے جاگیر دار ہوے آخر کو وہ جاگیر ۱۸۰۶ء مین ضبط ہو گئی اور اُسکے عوض تنخواہ ملنے لگی جب تو مرزا غالب شاہجہان آباد مین آکر آباد ہوے اور گوشہ نشینی اختیار کی فارسی مین ایک آتش پرست کے شاگرد تھے اور زبان اُردو مین فقط میر کے معتقد تھے ۴ ذیقعدہ ۱۲۷۸ھ ہجری مطابق ۱۸۶۶ء کو اِس دار فانی سے کوچ فرمایا اور دیوان قصائد فارسی و غزلیات فارسی اور نثر فارسی مین تاریخ مہر نیمروز اور انشاے پنج آہنگ

زندہ کرنے کے لیے دو نفخہ کے درمیان چالیس برس کا وقفہ ہوگا۔

صوفی صافی۔ فقرا کی اصطلاح مین وہ شخص ہی جو اپنے دل کو خیال غیر حق سے صاف رکھے۔

## باب طاے مہملہ

طعمہ۔ عربی۔ بمعنی خورش کھانا مخصوص پرند شکاری کی خوراک کو کہتے ہین۔

## باب عین مہملہ

عاد۔ نام ایک قوم کا ہی کہ کوہ لبنان کے دامن مین رہتی تھی مورخان علی کا نام بھی عاد تھا۔ عاد بن سام بن نوح تھے۔ بوجہ نافرمانی کے کل قوم طوفان سے ہلاک ہوئی۔

عزرائیل۔ نام ہی اُس فرشتے کا جو خدا کے حکم سے روح قبض کرتے ہین فرشتے خدا کے بندے ہین اور نور پاک سے پیدا ہوے ہین اُنسے گناہ نہین ہوتے جس جس کام پر وہ مقرر ہین اُسپر ہمیشہ قائم رہتے ہین وہ نر و ہین اور نہ عورت نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین صرف خدا کے ذکر مین اُنکی زندگی ہوتی ہی اور اُنکی گنتی خدا کے سوا سے کوئی نہین جانتا اُنمین سے چار فرشتے بہت نامور ہین اول جبرئیل علیہ السلام جو خدا کی کتابین اور اُسکے احکام پیغمبرون کے پاس لاتے تھے دوم میکائیل علیہ السلام جو خدا کے حکم سے بندون کو روزی تقسیم کرتے ہین اور پانی کی بھی تیاری کرتے ہین سوم اسرافیل علیہ السلام جو صور لیے ہوے قیامت کے انتظار مین کھڑے ہین یعنے قیامت کے دن صور پھونکینگے اور چوتھے عزرائیل علیہ السلام جنکا

شہید۔ تخلص مولوی فخر الدین حسین خان کا وطن اصلی شاہجہان پور تھا مگر شاہجہان آباد مین سکونت اختیار کی تھی صاحب مروت و ذی اخلاق تھے فارسی انشا مین یکتاے زمانہ مرزا طاہر وحید کے طرز پر تحریر کرتے تھے چندے سررشتۂ دارالانشا سرکار شاہی انکے اختیار مین رہا بڑے دربار رس اور مرجع کملاے زمانہ تھے سنہ ۱۲۶۰ ہجری مین قریب سنہ ۱۸۴۶ع کے اس دنیا سے کوچ کیا۔

شیب۔ عربی بمعنی بڑھاپا۔

شیخوخت۔ بمعنی بڑھاپا بعد پچاس برس کے آخر عمر تک۔

شیخ ڈونڈو۔ جب مینھ بہت برستا ہی تو بطور ٹوٹکے کے کپڑے کا مسافر بناکر اور ایک گٹھری اسکی کمر مین باندھکر کھڑا کر دیتے ہین تاکہ اس سے مینھ تھم جاوے۔

شیر۔ تخلص ہی کسی شاعر کا۔

## باب صاد مہملہ

صعوبت۔ بمعنی دشواری۔

صفہان۔ مخفف اصفہان کہ اسکو صفاہان بھی کہتے ہین نام ہی ایک شہر کا ایران مین اور یہ معرب سپاہان کا ہی وہان سرمہ کی کان ہی نہایت عمدہ سرمہ ہوتا ہی اور ایک پردہ موسیقی کا بھی نام ہی جسکو آخر شب مین گاتے ہین۔

صور اسرافیل۔ صور بمعنی شاخ حیوان جسکو بجاتے ہین اور اسرافیل نام فرشتے کا ہی اس مقام پر صور اسرافیل سے یہ مراد ہی کہ جسکو حضرت اسرافیل علیہ السلام محشر کے دن پھونکینگے ایک مرتبہ مارنے کے واسطے دوسری بار

کہ اگر لڑکا ہووے تو یہ اُسکے بازو پر باندھنا اُس سے اور زیادہ تر مضبوط ہوگا تہمینہ نے بخوف اِسکے کہ رستم اِسے اپنے پاس بلا لیویگا اِسکے پیدا ہونے کی اطلاع اُسے نہ دی بلکہ کہلا بھیجا کہ لڑکی ہوئی ہے جب سُہراب جوان ہوا اُسنے سوچا کہ کاؤس بادشاہ ایران کو مغلوب کیجیے اور رستم کو اُسکی جگہ بادشاہ کیجیے چنانچہ اِس خیال مین ایران مین چڑھ آیا کاؤس نے رستم کو بلایا اور قلعۂ بُن کے پاس لاعلمی مین باہم سہراب اور رستم کے لڑائی ہوئی اور آخر کار سُہراب مارا گیا سمنگان شاید وہی مقام ہے جسے انگریزی مین سماگاو کہتے ہین اور وہ ایک قصبہ ہے یورپی ترکستان مین ۱۵ کوس مقام صوفیہ سے - لوہے کا کام وہان بہت ہوتا ہے -

**سیتا جی** - نام ہے راجہ رام چندر جی کی بی بی کا -

**سیستانی** - منسوب بہ سیستان نام ہے ایران کے ایک صوبے کا رستم وغیرہ یہین کے تھے -

**سیمرغ** - نام ایک پرند مشہور کا ہے جو تیس پرندون کی رنگت رکھتا ہے اور اُسی کو عنقا باعتبار درازی گردن کے بولتے ہین -

## باب شین معجمہ

**شاردا** - سنسکرت - دوسرا نام ہے سرستی جی کا -

**شداد** - قوم نوبی سے مصر کے بادشاہ تھے ضحاک کے بعد تخت حکومت اِنکے ہاتھ آیا تھا شدید اِنکا بھائی شامل حکومت تھا اِنھون نے باغ ارم بنوایا تھا جسکے تین طبقے تھے ملک ارم مین ترقی اِسی کے عہد مین ہوئی -

**شائق** - تخلص ہے شیخ عبد اللہ ساکن سہارن پور کا -

**سودا** - تخلص ہی مرزا محمد رفیع سرخیل شعرائے عالیمقام کا زمانہ انکا عہد نواب سعادت علی خان مین تھا خلف الرشید مرزا محمد شفیع کے ہین اصل انکی کابل سے ہی اور مولد شاہجہان آباد ہی بعض لوگ باشندۂ دہلی کہتے ہین صاحب دیوان ہین اردو و فارسی مین انکے دیوان موجود ہین انکے قصائد بہت مشہور و معروف ہجو کہنے کے بادشاہ تھے پہلے سلیمان قلی خان وداد کے شاگرد ہوے پھر شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاتم کے سن شباب مین لکھنؤ مین آئے تھے اور یہین انتقال کیا مقربان بارگاہ نواب آصف الدولہ بہادر سے تھے اور فن شاعری مین سب سے بیش قدم اور میر کے ہمعصر تھے -

**سومنت** - نام وسرتھ جی کے وزیر کا -

**سُہراب** - رستم پہلوان کا لڑکا اور بادشاہ سمنگان کا نواسہ تھا شاہنامہ والا لکھتا ہی کہ رستم ایک روز شکار کو گیا اور وہان ایک گورخر کے کباب سے سیر ہو کر سو گیا سمنگان کے بادشاہ کی بیٹی تہمینہ کی یہ خواہش تھی کہ رستم ہی کے ساتھ شادی کرے اسلیے اُسنے لوگ مقرر کر رکھے تھے کہ کسی طرح رستم کو اُسکے شہر مین لاوین چنانچہ اُسکے آدمی رستم کو بے خبر دیکھ کر رخش کو چُرا لیگئے جب رستم جاگا رخش کو نپا کر اُسکے سُراغ مین سمنگان گیا وہان بادشاہ نے دعوت کی شب کو بادشاہ کی بیٹی رستم کے پاس آئی اور سب حال اپنی آرزو اور رخش کے چُرا منگانے کا بیان کیا کہ اب میرے باپ سے درخواست شادی کرین وہ فوراً منظور کر لیوینگے آخر کار شادی ہوئی اور رستم اپنے گھر چلے آئے یہان سُہراب پیدا ہوا اول تو خود طاقت اور زور اُسے کیا کم تھا اُسپر رستم ایک قہرہ دیگیا تھا

ہوا تھا اسی وجہ سے آپ نے اپنا تخلص سعدی رکھا خاص شیراز مین انتقال فرمایا اور اپنے مکان مین مدفون ہوے سنہ ۶۹۱ ہجری مین وفات پائی ولفظ خاص مادۂ تاریخ ہی وسال عیسوی سنہ ۱۲۹۲ ع کے قریب ہوگا -

سلیمان - بن داؤد بادشاہ بنی اسرائیل ۱۰۱۵ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تخت نشین ہوے تھے انکا عہد بہت مشہور ہی اکثر بڑے بڑے لوگ انکا کلام سُننے کو اور شکیم جاتے تھے انھون نے ایک ہیکل اور عبادتگاہ بنوائی تھی مسائل مذہبی انکے ایک ہزار پانچ ہین انکے عہد مین بنی اسرائیل کی بادشاہت بڑے عروج کو پہونچی مگر زوال سلطنت بھی انھین کے بعد شروع ہوا ۱۰۳۳ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہوے تھے اکثر لوگون کا قول ہی کہ تمام جن واس انکے تابع تھے اور تمام حیوانات سے خدمت لیتے تھے روایت ہی کہ کسی چیونٹی نے انکی اور انکی ساری فوج کی دعوت کی یعنے جو قدرت اور سخاوت حضرت سلیمان کو حاصل تھی وہ اُس چیونٹی کو ہوگئی اس قصہ کا حوالہ کتاب مین ہی ۹۷۵ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات پائی -

سمند خرس نما - سمند گھوڑا - خرس ریچھ بھنی گھوڑا جسکے لمبے لمبے بال ہون -

سنبلہ - عربی - نام ہی چھٹے بُرج آسمانی کا جو بصورت دختر ہی جسکا منھ لگا ہوا اور سر شمال و مغرب کی طرف اور پیر مشرق اور جنوب کی جانب بایان ہاتھ اپنے پہلو پر لگائے ہوے اور سیدھا ہاتھ کندھے پر بلند کیے ہوے اور خوشہ گیہون کا اسی ہاتھ مین لیے ہوے ہی اسی وجہ سے سنبلہ اسکا نام رکھا گیا ہی کیونکہ سنبلہ خوشہ گندم و جو وغیرہ کو کہتے ہین -

وہ اُلٹا سیدھا دونون طرف چلتا ہی - اور نام ہی چوتھے برج آسمانی کا جو
بہ شکل سرطان ہی اور وہ خانۂ قمر ہی اور نیز نام ہی ایک قسم کے ورم سودادی
کہ سخت اور ہر روز بڑھتا جاتا ہی اور رنگین سرخ اور سبز مثل ہاتھ پیر سرطان کے
اُسمین ظاہر ہوتی ہین -

سُرسُتی - نام دیبی برھماجی کی بی بی کا ہی اور انسے جملہ علوم اور
فنون متعلق ہین - شاردا بھی اُنھین کو کہتے ہین -

سعدی - تخلص ہی شیخ مصلح الدین بن عبداللہ شیرازی بلبل
ہزار داستان رحمۃ اللہ علیہ کا متقدمین اور متاخرین دونون مین افصح الفصحا
اور شیخ شہاب الدین سہروردی کے اکمل مریدون سے ہین آپ کے کمالات
ظاہری و باطنی کی جسقدر تعریف زیادہ کیجاوے کم ہی - ایک سو دو برس کا
سن شریف ہوا دس برس کی عمر کے بعد تیس برس بلاد مختلفہ مین تحصیل علوم
کی اور پھر تیس برس تک سیاحی اختیار کرکے فقر حاصل کرنے مین مشغول رہے
بعدہٗ باقی بتیس ۳۲ برس تک ایک مکان مین بیٹھکر یاد الٰہی مین مصروف رہے
قصائد غزلیات مثنویات اور رباعیات وغیرہ کل اقسام سخن انسے موجود اور
مشہور ہین اور کل کلام مقبول انام ہی گلستان بوستان وغیرہ اکثر کتب درسیہ
اس کلام کی شاہد ہین حاضر جوابی مین بمثیل تھے - نقل ہی کہ ایک مرتبہ کسی
تبریزی نے پوچھا کہ اے شخص کہان سے آتے ہو اور کس طریق مین ہو جواب دیا
کہ خاک پاک شیراز سے آتا ہون اور سخنورون کے ساتھ دمساز ہون کہا
سبحان اللہ آج کل شیرازی سگ سے بیشتر ہین بدیہہ فرمایا کہ بخلاف ہماری
ولایت کے کہ وہان تبریزی سگ سے کمتر ہین وہ سنکر نہایت نادم اور متحیر ہوا
اور کہنے لگا شاید آپ شیخ سعدی شیرازی ہین شیخ کا ظہور سعد اتابک کے زمانہ مین

اور اُسے جنگل مین ڈال دیا۔ سام البرز پر دوڑ آیا وہان سیمرغ نے لڑکا اُسکے حوالہ کیا اور اپنے چند پر دیے کہ جب میری ضرورت پڑے تو انکو جلانا مین فوراً موجود ہونگا شاہنشاہ نے لڑکے کا طالع دیکھکر زابل کا اُسے حاکم کیا۔

زرغبا۔ عربی۔ زیارت کرتو ہفتہ مین ایک مرتبہ۔

زواره۔ رستم کا بھائی تھا۔

زہ۔ فارسی بمعنی چلّہ کمان اور ہر چیز کے کنارے کو کہتے ہین اور تحسین و آفرین کا بھی کلمہ ہی۔

## باب ژاے فارسی

ژیان۔ غصہ کا بھرا ہوا خفا تند خو۔

## باب سین مہملہ

سالک۔ عربی۔ جو فقیر کہ پابند شرع ہو اور راہ چلنے والے کو بھی کہتے ہین۔

سامری۔ نام ہی ایک مرد ساحر باشندۂ شہر سامرہ کا جو بعض آثار سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہچان لیتا تھا اسنے ایک گوسالہ سونے چاندی کا بنایا اُسکے جوف مین خاک ہادیان جبرئیل علیہ السلام کے پیر کے نیچے سے لیکر ڈال دی فوراً گوسالہ زندہ ہوکر باتین کرنے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت سے ایک جماعت کثیر کو بسبب اُسی گوسالہ کے گمراہ کیا۔

سرطان۔ ایک جانور ہی جو ندی نالا بون مین رہتا ہی برابر بینڈک متوسط مشابہ بشکل عنکبوت کے اُسکو ہندی مین گنگٹہ یا گنگچہ کہتے ہین۔

ہفت ہزاری اور خطاب محکم الدولہ طہماسپ بیگ خان اعتضاد جنگ بہادر پیشگاہ سلطان سے عطا ہوا ہر چند سعادت یار خان سرہند مین متولد ہوا اور گاہ گاہ اطراف وجوانب مین بھی سیر کرتا رہا مگر تمام عمر شاہجہان آباد مین بسر کی شروع مین شاہ حاتم سے تربیت پائی اور فن شاعری کو بھی اُنکی خدمت مین سیکھا شاہ موصوف کی وفات کے بعد پھر کسی سے اصلاح شعر کا اتفاق نہوا ہمیشہ اپنے زور طبع کے اعتماد پر اپنے سخن مین خود اصلاح دیتا رہا اس سرمایہ دار سخن کی عمر کا سرمایہ چار دیوان ہین۔ پہلا مسمّی بدیوان رختہ۔ دوسرا مسمّی بدیوان ریختہ۔ تیسرا مسمّی بدیوان آمیختہ۔ چوتھا مسمّی بدیوان انگیختہ۔ ان چارون کا نام چار عنصر رنگین ہی اور سوا اسکے ایک مثنوی مسمّے بہ ایجاد رنگین اور نسخہ ہائے مجالس رنگین اور رنگین نامہ محمود نامہ کے جواب مین اور ایک فرس نامہ اُنسے یادگار ہین۔

ریختہ۔ مردانے کلام یعنی اُردوے معلّی کو کہتے ہین اُسکے مقابل ہین زنانی زبان کو ریختی بولتے ہین۔

ریش گاؤ۔ احمق وخام طبع ومسخرہ۔

## باب زاے معجمہ

زابل۔ ولایت سیستان مین ایک شہر کا نام ہی اور مقامات سرود سے بھی ایک مقام کو کہتے ہین۔

زال۔ سام بن نریمان کا بیٹا اور رستم پہلوان کا باپ تھا باپ نے اسے بوجہ اسکے کہ اُسکے بال سفید تھے منحوس سمجھکر گھر سے نکال دیا اور کوہ البرز کے دامن مین ڈال دیا۔ روایت ہی کہ سیمرغ طائر نے اُسے وہان بالا سام کو خواب ہوا کہ تیرا لڑکا خوش وشادان ہی تو نے خدا کا خوف نہ کیا

واقف و ماہر ریختہ گوئی پر قادر شستگی زبان تناسب الفاظ بندش مضامین
بین ساعی۔

راون۔ راجہ لنکا جو راجہ سری رام چندر جی کی رانی سیتا کو فریب دیکر
لیگیا تھا اور جس سے سری رام چندر جی سے لڑائی ہوئی اور مارا گیا ذات کا
برہمن اور بڑا عالم پنڈت تھا۔

رخش۔ رستم پہلوان کے گھوڑے کا نام ہی اور مجازاً ہر گھوڑے کو
بھی کہتے ہین۔

رستم۔ یہ شخص دنیا مین مشہور ایران کے پہلوانون کا سردار ہوا ہی زمانہ
اسکا تقریباً نو سو برس قبل سنہ عیسوی ہی زال بن سام کا بیٹا تھا بہت سے
بڑے بڑے پہلوانون اور بادشاہون کو اسنے شکست دی ہفت خوان
ماژندران کا راستہ طے کرکے کیکاؤس کو چھڑا لایا تھا آخر لڑائی اسکی
بڑے معرکہ کی اسفندیار سے ہوئی اور اسمین وہ نہایت درجہ مجروح
اور مجبور ہوگیا تھا مگر حکمت عملی سے آخر کو اُسنے اسفندیار کو
ہلاک کیا۔

رند تخلص ہی نواب سید محمد خان ابن نواب سراج الدولہ غیاث الدین
محمد خان بہادر نصرت جنگ نیشاپوری نواسہ نواب نجف خان بہادر باشندۂ
فیض آباد مقیم لکھنؤ کا صاحب دیوان ہین اور خواجہ حیدر علی آتش کے
تلامذہ مین سے تھے انکا کلام نزاکت اور فصاحت سے بھرا زبان شستہ و
صاف بڑے فصیح اور عاشق مزاج تھے۔

رنگین۔ تخلص ہی سعادت یار خان کا باپ کا نام حماسب بیگ خان
تورانی تھا سات برس کی عمر مین روم سے ہندوستان مین آئے منصب

سلطنت ایران وار ابادشاہ کے ساتھ نیست ونابود ہوئی۔

**دجال** صیغۂ مبالغہ ہی یعنی دریاے دجلہ سے پیدا ہونے والا اہل اسلام قائل ہین کہ یہ شخص قبل از حشر دریاے مذکور سے پیدا ہوکر تمام عالم مین بعرصۂ سہ روز بادشاہت کریگا حضرت عیسی علیہ اسلام آسمان سے اُترکر اور حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ اسلام غار (سرمن رای) سے نکلکر اُسے ہلاک کرینگے۔

**دسرت** سنام ہی اجودھیا پوری کے راجہ کا جنکے یہان سری رام چندر جی نے اوتار لیا تھا۔

**دلو** - عربی بمعنی ڈول اور گیارھوین برج فلکی کا نام ہی۔

**دنائت** - عربی بمعنی پست فطرتی وکمینگی۔

## باب ذال معجمہ

**ذو المنن** - عربی ذو بمعنی صاحب - منن جمع منت بمعنی احسان - یعنی صاحب احسان۔

## باب راے مہملہ

**راجہ رام چندر جی** - ہندوون کے یہان ساتوین اوتار ہوے راون کے مارنے کے واسطے دنیا مین آئے تھے ہندوون کے یہان انکے زمانے کو ۸۶۸۹۶۸ برس ہوے مگر محققان یورپ تین ہزار اور چار ہزار برس کے اندر لکھتے ہین۔

**راچھس** سنسکرت بمعنی ارواح شیطانی۔

**راحت** تخلص ہی شیخ کریم الدین اعظم پور باشندہ کا جوان خوش مزاج سلیم الطبع کتب درسیہ فارسی اور صرف ونحو عربی سے بقدر ضرورت

ہوے چند روز کے بعد حضرت شیخ نظام الدین اولیا کی خدمت مین حاضر ہوکر
خدا کی عبادت مین مشغول اور تارک دنیا ہوے انکا زمانہ تیرھوین صدی بعد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تھا یہ روایت برخلاف تذکرہ جات فارسی ہے کہ
حضرت شیخ سعدی شیرازی کے وہ ہمعصر تھے حضرت امیر خسرو کے خیالات نازک
اُنکی مثنوی اور دیوان وخمسہ اور دیوان قصائد اور غزلیات وغیرہ
انواع سخن سے جو چار ہزار شعر سے زیادہ ہین ظاہر ہوتے ہین علم موسیقی مین
بھی انھین کمال حاصل تھا ۷۲۵ھ ہجری مین راہی ملک بقا ہوے
اور شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ کے مقبرے مین بمقام دہلی
مدفون ہوے -

خوشتر - تخلص ہے منشی جگناتھ ولد منشی سنا لال ابن منشی دوورا ج ساکن
ہڈہ کا انکے آبا و اجداد کے نام ہڈہ کی صیغہ داری تھی کثرت اولاد اور
قلت معاش کے باعث وطن اصلی چھوڑکر یہان شہر لکھنؤ محلہ شانہ سازون مین
سکونت اختیار کی اور سرکار شاہی مین سرفرازی پائی اکثر یوتھیون کے
ترجمے انھون نے کیے ہین -

## باب دال مہملہ

دارا - زبان فارسی مین بادشاہ کو کہتے ہین اور آخر مین بادشاہان ایران
اسی نام سے مشہور تھے تیسرا دارا جسکا حوالہ کتاب مین ہے موسوم بہ قدوشش
ایران کا آخر بادشاہ ہوا ہے سکندر سے اور اس سے تین بڑے معرکے
ہوے تھے آخر یونان والون کی دلیری نے ایرانیون کو پس پا کیا اور دارا
بادشاہ شہر بکتریا کی طرف بھاگا بکتریا کے حاکم نے اس امید سے کہ تخت
مجھے ملیگا دارا کو ہلاک کیا ۳۳۱ برس قبل پیدایش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

بلکہ مشہور ہی کہ قید بھی کیا اس وجہ سے بعض لوگ مثنوی مذکور کو منحوس کہتے ہین
الغرض میر حسن نے غرۂ محرم ۷۸۶ ہجری مین وفات پائی اور عقب باغ
نواب قاسم علی خان بہادر واقع محلہ مفتی گنج بلدۂ لکھنؤ مین مدفون ہوے
میر حسن تین بیٹے چھوڑ کر مرے تھے جنکے تخلص خلیق مخلوق اور خلق ہین
خلیق کے تین بیٹے ابتک بقید حیات ہین بڑے بیٹے میر ببر علی صاحب
انیس تخلص مرثیہ گوئی مین یکتاے زمانہ ہین اور ایک طرز خاص کے
موجد ہین - زبان انکی نہایت صاف تمام ہندوستان مین انکے کلام مشہور
ہین - منجھلے بیٹے میر مہر علی صاحب انس بھی مرثیہ گوئی مین اپنے برادر
بزرگ کے قدم بقدم ہین اور چھوٹے صاحب میر نواب متخلص بہ مونس
غزل گوئی مین بھی مشہور و معروف ہین انکی غزلین کثرت شہر مین گائی جاتی ہین
اور یہی تخلص ہی مفتی مولوی الٰہی بخش ساکن قصبۂ کرانہ ضلع مظفر نگر کا اب
مکۂ شریف مین مقیم ہین بڑے عالم اور صوفی ہین علم مناظرہ مین بڑا دخل رکھتے ہین
انکی مذہبی بحثین بمقام آگرہ پادری فنڈل صاحب کے ساتھ
مشہور ہین -

حضیض - عربی پستی -

حمل - عربی پہلے برج آسمانی کا نام ہی جو بشکل مینڈھے کے ہی -

## باب خاے معجمہ

خسرو تخلص ہی حضرت امیر خسرو کا اصل آپ کی ہزارہ بلخ سے ہی امیر
سیف الدین لاچین آپ کے والد چنگیز خان کے ایام فتنہ مین دہلی مین
سلطان محمد تغلق شاہ بادشاہ کی خدمت مین پہونچکر نوازشات شاہانہ سے
سرفراز ہو کر پٹیالے مین مقیم ہوے بعد انکے حضرت امیر خسرو انکے قائم مقام

محمد شاہ بادشاہ سے کچھ جاگیر دہلی مین دلوادی یہان اُنھون نے ہندیون کی ہجو لکھنی شروع کی اسپر شعرائے دہلی منغص ہوے آخر کو اُنھون نے وہان رہنا بے لطف سمجھکر آگرے کی راہ سے بنارس کو نواب آصف الدولہ بہادر کے وقت مین گئے یہ بات بہت مشہور ہی کہ نواب موصوف بنارس مین اُنکی ملاقات کو بمقام فاطمان گئے تھے وہان دربانون نے روکا نواب صاحب نے فرمایا کہ ہماری طرف سے جاکر کہو ع درویش را دربان نباید + بجواب اسکے شیخ نے پہلے کہلا بھیجا کہ ع بباید تا سگ دنیا نیاید + مگر آخر کو بلوالیا اور ملاقات کی سنہ ۱۱۸۰ ہجری قریب سنہ ۶۲ عمر کے انکا انتقال ہوا بنارس فاطمان مین قبر انکی موجود ہی -

حسن - تخلص ہی میر حسن ولد میر غلام حسین ضاحک کا - انکے مان باپ بمقتضاے آب و دانہ اپنا وطن اصلی ہرات کو چھوڑکر پُرانی دلی مین آبسے تھے چنانچہ میر حسن دلی ہی مین پیدا ہوے بعد نشو و نما شاعری اختیار کی پہلے میر درد صاحب کے شاگرد ہوے اور بعد بربادی سلطنت دہلی مع اپنے والد بزرگوار کے فیض آباد مین آکر مقیم ہوے یہان فیض آباد مین کبھی میر ضیاء الدین ضیا اور کبھی میرزا رفیع السودا سے اصلاح لیتے تھے غزل - قصیدہ - مثنوی - باقی اور تمام اقسام سخن مین شہرت پائی جب مثنوی قصۂ بے نظیر کہکر نواب آصف الدولہ بہادر کے حضور مین سُنائی تب اُنھون نے ایک دوشالہ ملبوس خاص عنایت فرمایا لیکن عجیب واقعہ ہوا کہ مثنوی سُناتے سُناتے نواب آصف الدولہ بہادر کی مدح مین یہ مصرع نکل آیا (کہ اک دن دو شالے دیے سات سوم اور چونکہ آصف الدولہ بہادر نے ایک دن مین چودہ سو دوشالے بانٹے تھے پس یہ مصرع سُنکر نہایت بد دماغ ہوے

اُسے ضحاک کے پاس بھیجنا چاہا جمشید زابل سے بھی بھاگا اور ہندوستان کی طرف آتا تھا کہ راہ مین لوگون نے اُسے گرفتار کر لیا اور ضحاک کے پاس لیگئے اور وہان اُسنے اُسے آرے سے چروا ڈالا زمانہ انکا تقریباً دو ہزار برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی۔

جوزا۔ عربی۔ نام ہی دو پیکر اور تیسرے بُرج آسمانی کا جو بشکل دو لڑکون ننگے کے ہی جو کہ پشت کے بھل ملے ہین۔

جعد۔ عربی۔ گھونگر والے بال۔ مُڑے ہوے بال۔

جوف۔ عربی۔ یعنی شکم اور ہر چیز کے درمیان کے خلو کو کہتے ہین۔

## باب جیم فارسی

چرغ۔ فارسی۔ ایک جانور شکاری کا نام ہی۔

چنار۔ فارسی۔ ولایت مین ایک درخت بہت بڑا ہوتا ہی جسکی پتیان سُرخ و بشکل پنجۂ انسان ہوتی ہین اسمین پھل نہین ہوتا مگر لکڑی بڑی جوہردار ہوتی ہی۔

## باب حاے مہملہ

حبذا۔ عربی۔ کلمۂ مدح بمعنی کیا خوب۔

حرافت۔ عربی۔ پیشہ وری۔

حزین تخلص ہی شیخ محمد علی اصفہانی کا سنہ ۱۱۰۳ ہجری مین پیدا ہوے اکثر بلاد ایران وغیرہ کی سیر کی محمد مسیح فسائی اُنکے اُستاد تھے علوم منطق ریاضی الٰہی وغیرہ پڑھے ہوے تھے اور شاعری مین درجۂ کمال حاصل تھا ہندوستان مین اول بمقام ٹھٹھہ واقع سندھ آئے چند روز بعد ملتان اور لاہور ہوکر دہلی مین آئے نادرشاہ کے جانے کے بعد عمدۃ الملک امیر خان نے

## باب تاے مثلثہ

ثور - نام ہی دوسرے برج آسمانی کا جو بشکل گاؤ نر ہی اور گاؤ نر کو بھی کہتے ہین -

## باب جیم عربی

جانکی - سری رام چندر جی کی رانی سیتا جی کا دوسرا نام ہی اُنکے باپ کا نام راجہ جنک تھا لفظ جانکی جنک سے منسوب ہی انکی عملداری صوبہ بھاگلپور یعنی جنک پور مین تھی - اب یہ صوبہ بہار سے مشہور ہی -

جدی - عربی - دسوین بُرج آسمانی کا نام ہی جو بشکل بکری کے بچے کے ہی -

جریح - عربی - بمعنی مجروح - زخمی - گھائل -

جمشید - بادشاہ طہمورث کا بیٹا بعد باپ کے تخت نشین ایران ہوا پہلے یہ شخص بڑا عادل خدا پرست رعیت نواز تھا فن پارچہ بافی اور کشتکاری کی ابتدا اسی سے ہی شاہنامے والا لکھتا ہی زرہ جوشن تیغ وغیرہ اسی کے وقت مین بننے شروع ہوے مکانات اور عمارات وغیرہ بھی اُسکے وقت مین قسم قسم کے تیار ہوے ایک تخت بھی ایسا تیار کیا کہ اُسپر بیٹھکر ہوا مین سب جگہ سیر کرآتا تھا اسکا جام بھی بہت مشہور ہی کہ جسمین کل دنیا کا حال دکھائی دیتا تھا اور اُسے جام جہان نما کہتے ہین آخر کو اُسے غرور بہت ہوا اور دعوے خدائی کا کرنے لگا - لوگون نے کنارہ کشی شروع کی اور ملک تازی یعنی عرب کے سپہ سالار مرتاش کے لڑکے ضحاک کے پاس آئے کہ اب ایران پر چڑھائی کیجیے فوراً قبضہ مین آجاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جمشید بھاگ گیا اور بہت خراب رہا آخر کو زابل کی شاہزادی نے اُس سے عقد کر لیا مگر شاہ زابل نے

مگر بعد مرنے رستم کے بہ زابل پر جہان رستم کا باپ زال اور بیٹا فرامرز تھا حملہ آور ہوا اور باپ کے قتل کا کینہ خواہ ہو کر زال کو قید کر لیا اور فرامرز سے کئی روز معرکۂ جدال و قتال گرم رہا آخر فرامرز کو شکست دیکر دار پر کھینچا اُسکے بعد اُسکا بیٹا داراب تخت پر بیٹھا۔

## باب باے فارسی

پاشنہ - پیر کی ایڑی اور ٹکری اور خربزہ اور تربوز کو بھی کہتے ہین۔

پروین - چھ چھوٹے ستارے جو یکجا رہتے اور جاڑون مین سب سے اول نمایان ہوتے ہین اُنھین کو ثریا بھی کہتے ہین۔

## باب تاے فوقانی

تابستان - موسم گرما سے مراد ہے۔

تحمید - خدا کی حمد اور ثنا و صفت کرنا۔

تقنن - عربی - ایک حال سے دوسرے حال مین بدلنا۔ شاخ شاخ ہونا۔

تکوین - عربی - ایجاد کرنا اور بنانا مراد از عالم۔

تگاپو - دوڑ دھوپ۔

تورانی - منسوب بہ توران جسے تاتار بھی کہتے ہین اگلے زمانے مین یہان کی سلطنت بڑی عظیم الشان تھی اور اکثر ملک یہین کے لوگون سے آباد ہوے ہین سلطنت چین ہمیشہ ماتحت اسکے رہی چنگیز خان و تیمور زمانۂ جدید کے سپہ سالاران تاجور اسی ملک کے تھے۔

تیل جلاؤ - ایک ٹوٹکا ہے یعنی چراغ روشن کر کے بارش مین رکھتے ہین کہ مینھ تھم جاوے۔

والد اُنکے بلخ سے بخارا مین آئے اور یہین قریب سنہ ۹۴۰ء کے بوعلی سینا کی پیدایش ہوئی بارہ برس کے سن مین اکثر علوم سے فراغ حاصل کیا ۱۸ نہایت عمدہ اور مشہور کتابین انکی یادگار ہین کہ جنمین اشارات وشفا وقانون زبان زد خاص وعام ہی سنہ ۱۰۳۷ء کے قریب انتقال کیا۔

بوم۔ فارسی بمعنی اُلو یہ جانور بعقائد ہندیان بہت منحوس ہوتا ہی اور کوئی اسکا منہ خصوص صبح کے وقت نہین دیکھتا ہی اور نہ کہین بستی مین اُسکو رہنے دیتے ہین۔

بھرت۔ راجہ دسرت حاکم اودھ کے فرزند بی کیکئی کے بطن سے تھے اُنھین کو گدی دینے کے لیے کیکئی نے سری رام چندر جی کو بن باس دلایا تھا جب سری رام چندر جی بن باس کو چلے گئے ہین اُسکے بعد بھرت جی اُنکی تلاش اور پھیر لانے کو گئے تھے چنانچہ چتر کوٹ علاقۂ ریوان مین باہم ملاقات ہوئی مگر سری رام چندر جی نہین آئے صرف اپنے اپنی کھڑاؤن اُنکی دیجمی کے واسطے دی چنانچہ اُسی کھڑاؤن کو گدی پر رکھکر بھرت جی انتظام سلطنت کرتے رہے مگر بنظر تعظیم خود تخت پر نہ بیٹھے بعد مدت دراز بن باس کے سری رام چندر جی تخت اجودھیا پر بیٹھے تو بھرت جی نائب ہوے اُنکے بیشتر ایک اور راجہ بھرت نام ہوے ہین جنکے نام سے ہندوستان بھرت کھنڈ مشہور ہوا ہی۔

بہمن۔ بیٹا تھا اسفندیار کا بعد گشتاسپ شاہ کے تخت نشین سلطنت ایران ہوا جب اسفندیار رستم کے ہاتھ سے ہلاک ہوا اُسوقت اُسنے وصیت کی تھی کہ تو میرے بیٹے بہمن کو فن بہادری سکھانا چنانچہ رستم نے اُسے سب طرح پر تربیت دی اور سب سکھا اور سمجھا کر گشتاسپ شاہ کے پاس بھیجا

۳- لورستان -۴- خورستان ۵- فارس ۶- لارستان ۷- کرمان ۸- گیلان ۹- ماژندران ۱۰- استرآباد ۱۱- گردستان ۱۲- خراسان- لفظ ایران منسوب ہی ایرج بادشاہ فریدون کے بڑے بیٹے سے رستم و اسفندیار وغیرہ پہلوان یہین ہوے ہین-

## باب باے عربی

باد سموم - یعنی ہوا زہر آلودہ جسکو لون اور عوام لوہ بھی کہتے ہین-

بالراس والعین - کلام عربی- راس بمعنی سر عین بمعنی چشم ترجمہ بسر و چشم-

بدمین - منحوس و نامسعود-

بڑ - یعنی درخت برگد-

برھما جی - ہندوؤن کے یہان اللہ تعالیٰ کے تین خاص نام باعتبار اُسکی تین خاص صفتون کے ہین اول باعتبار اس صفت کے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہی اُسے برھما کہتے ہین اور باعتبار اسکے کہ وہ رازق اور حافظ ہی بشن کہتے ہین اور باعتبار اسکے کہ اُسی کے حکم سے کل عالم فانی ہی مہیش کہتے ہین برھما جی کا نام اگر بجاے حضرت آدم بھی کہا جائے تو جائز ہی-

بشسٹ - راجہ رام چندر جی کے گرو یعنی مرشد کا نام ہی-

بکاول - فارسی بمعنی خانساماں باورچی یا بھنڈاری-

بلع - مصدر عربی بمعنی نگلنا-

بوالفضول - مخفف ابوالفضول بمعنی ابو پدر و فضول کا ہل بترکیب اضافی جو سست آدمی بیٹھے بیٹھے باتین بنایا کرتے ہین-

بوعلی سینا - ایک بڑے یونانی حکیم عالم و فاضل ملک تاتار کا نام ہی

شوق ہوا تھا ۲۸ جمادی الاول ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۱۸۵۵ء مین ۴۴ برس کے ہوکر استسقا کے عارضے مین راہی ملک بقا ہوے۔

انس وجان - بمعنی انسان وجن۔

اوتار - لفظ سنسکرت۔ اللہ تعالی کا دنیا مین بشکل آدمی آنا۔

اوجاغ - لفظ ترکی ویگدان۔

اودھ - ایک صوبہ ہی ہندوستان کا نہایت زرخیز اور شاداب بسوج بنسی خاندان ہنود کی ابتدا اسی صوبے مین بمقام اجودھیا ہوئی تھی اور راجہ دسرت سرمی رامچندر جی کے پتا یہین کے راجہ تھے غوریون کے دنون مین یہ ملک شامل راج قنوج تھا پھر سلطان شرقی نے اسے فتح کیا آخر کو گذشتہ صدی مین ہستنا پوریون کی عملداری یہان ہوئی انہین آخر بادشاہ سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ ۱۸۵۶ عیسوی تک فرمانروا اس ملک کے رہے۔ وسعت اس صوبے کی اب ۲۳۹۲۳ مربع میل ہی طول ۲۷۰ عرض ۱۶۰ میل آبادی ایک کرور بارہ لاکھ کل مالگزاری قریب ایک کرور ۶۰ لاکھ کے اسکی تقسیم بارہ ضلعون مین ہی اجودھیا نیکھار مصرکھ گولا بہرائچ وغیرہ بہت قدیم مقام ہین۔

ایرانی - منسوب بایران جسے اب فارس کہتے ہین ایشیا کے مغربی ملکون مین زمانۂ قدیم مین بہت ممتاز اور زبردست بادشاہت تھی کیخسرو جو وہان سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہی اسکی مملکت اسقدر بڑی تھی کہ اسکے وقت تک ایسی بڑی سلطنت کوئی نہین ہوئی کیخسرو کے بعد سلطنت تقسیم ہوگئی اور آخر کو سکندر کے وقت سے یونانی بادشاہ ہوے انکے بعد پھر یہان آتش پرست پارسیون کی سلطنت ہوئی اور پھر ساسانیون کی انکے بعد اہل اسلام آئے تقسیم اسکی بارہ صوبون مین ہی ۱- آذربایجان ۲- عراق عجمی

اسیر تخلص شاعر بے نظیر منشی والا تدبیر تدبیر الدولہ مدبر الملک سید مظفر علی خان بہادر مرحوم کا ہی مولد انکا قصبہ امیٹھی ضلع لکھنؤ ہی انکے تمام بزرگ سید عباسیہ عالم فاضل اور عہدہ دار سرکار شاہی رہے بارہ برس کی عمر سے اپنی ننہال مقام لکھنؤ مین تحصیل علوم مین مصروف ہوے اور چند روز مین تمام علوم سے بہرہ یاب ہوگئے۔ فن شاعری جناب غلام ہمدانی تخلص بہ مصحفی سے سیکھا اور اخیر شاہی مین مصاحب حضرت واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے رہے تصنیفات مین دو دیوان بزبان اردو ایک مسمی بگلستان سخن دوسرا مسمے بریاض حقیقت اور ایک دیوان فارسی مسمی بگلشن تعشق نہایت مشہور ہین علاوہ انکے اور بہت سی تصنیفات مختلف علوم مین ہین۔

امانت سید آغا حسن صاحب متخلص بہ امانت ابن میر آغا ابن سید علی ابن سید محمد تقی بن سید علی رضوی مشہدی کلید بردار روضۂ جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام ۱۲۳۱ھ ہجری مین پیدا ہوے سن شعور سے تحصیل علوم کا شوق تھا پندرھوین برس شاعری کی جانب طبیعت رغب ہوئی دو چار سلام کہے دلگیر صاحب سے اصلاح لی انھون نے امانت تخلص رکھا چند روز کے بعد غزل گوئی کی طرف رجحان ہوا بیس برس کی عمر مین امراض بارہ کے باعث زبان بند ہوگئی تحریر کے ذریعے سے باتین کرنے لگے اور چونکہ سوائے لکھنے کے اور کسی کام کے نہین رہے تھے اس وجہ سے شاعری مین کامل ہوگئے بڑے بڑے لوگ شاگرد ہوے دس برس بعد خود بخود گویا ہوگئے ۱۲۶۳ھ ہجری مین ایک محفل قرار دی اور تمام امرا اور رؤسا اور شعرا کو جمع کیا انکی غزلین۔ مثنوی ٹھمریان۔ دادرے۔ ہولی بسنت ساون۔ ہنڈول۔ وغیرہ خاص و عام کی زبان پر جاری ہین آخر آخر زمانے مین۔ پہیلیان چیستان۔ اور مکرنے کا بھی

ایفا کا خواستگار ہوا کہ تاج و تخت ایران اب مجھے عطا کر اُسنے کہا کہ رستم اور زال کہ میرے قبل ہمیشہ کاؤس و کیخسرو بادشاہان اس سلطنت کی اطاعت مین رہے اور اب وہ مجھسے منحرف ہین تو اُنکو گرفتار کر لا اُسوقت بے خوف و خطر بادشاہت لینا اول تو اُسنے اس بنیاد پر ہتا نا تھا کہ رستم ہمیشہ خیر خواہ بادشاہت ایران رہا ہی اُسکو مارنا جائز نہین مگر آخر کار بطمع تاج و تخت سیستان کو آیا۔ رستم نے بہت عجز و انکساری کی مگر جب اُسنے کسی طرح نہ مانا تو ناچار لڑائی پر راضی ہوا اسکا زمانہ سنہ ۹۰ قبل حضرت عیسیٰؑ کے تاریخون سے ثابت ہوتا ہی۔

اسکندر یا سکندر۔ ملک مقدونیہ مین بادشاہ فیلقوس کا بیٹا تھا پیدائش اسکی ۳۵۵ قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے ہوئی باپ نے اُسکو تعلیم و تربیت کے واسطے لقمان حکیم کے سپرد کیا تھا ابتداے عمر سے آثار خوش اقبالی ظاہر تھے فیلقوس کی وفات کے بعد سنہ ۳۳۶ قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے تخت نشین یونان ہوا اکثر صوبجات نے سرتابی کی مگر اُسنے اپنی شجاعت اور مستعدی سے سب کو زیر کیا اور ملک مصر اور شام اور ایران وغیرہ کل سلطنت فارس کو فتح کر کے اپنے قبضے مین لایا ہندوستان مین بھی پنجاب تک آیا اور راجہ پورس سے لڑائی ہوئی مگر چونکہ فوج اُسکی بوجہ سفر دور و دراز کے بیدل ہو رہی تھی اسواسطے آگے نہ بڑھ سکا شہر بابل مین بعارضۂ بخار بیمار ہو کر ۳۳ برس کی عمر مین سنہ ۳۲۳ قبل حضرت مسیحؑ کے انتقال کیا۔ شہر اسکندریہ بھی اسیکا آباد کیا ہوا ہی اُسکی اور دارا کی لڑائیان دارا کا شکست کھانا اور اسکا اُسکی ماں اور بی بی اور لڑکے بالون کو اسیر کر کے لیجانا اور اُنسے بکمال خوش خلقی اور تعظیم کے پیش آنا یادگار زمانہ ہی۔

دیے ہین - دیوان آرزو خیابان شرح گلستان - مجموعۃ النفائس -
تذکرۃ الشعرا - انکی تصنیفات سے مشہور ہین سنہ ۱۱۶۷ھ مطابق سنہ ۱۷۵۳ء مین
بعہد شجاع الدولہ لکھنؤ مین وفات پائی اور بعد چند روز کے نعش اُنکی
شاہجہان آباد بھیجی گئی -

ارم - نام ہی ایک بہشت مصنوعی کا جو عرب کے دو صوبون صنعا و حضرموت کے
مابین شداد نے بنائی تھی - اور بھی نام ہی عاد شہر کا -

ارژنگ - زمانۂ قدیم مین ملک چین مین مانی نام ایک بڑا مشہور کامل مصور
ہوگیا ہی بعض اُسیکو اور بعض اُسکے کارخانے کو ارژنگ کہتے ہین اور بعض کا
قول یہ ہی کہ کوئی دوسرا مصور تھا کہ جو مانی کا نظیر تھا -

اسد - نام ہی پانچوین بُرج آسمانی کا جو بشکل شیر ہی اور شیر کو بھی کہتے ہین
بعض شعرا کا تخلص بھی اس نام سے منسوب ہی -

اسفندیار - ملقب بروئین تن ابن گشتاسپ شاہ بادشاہ ایران اور
قیصر روم کا نواسا تھا - روایت ہی گشتاسپ کا وزیر جاماسپ علم طبیعیات مین
بڑا ماہر تھا اُسنے بیابان سے کوئی گھاس لاکر دیگ مین جوش دیا اور
اسفندیار کو بٹھایا اور اُس سے اُسکا بدن ایسا سخت اور مضبوط ہوگیا کہ گویا
لوہا تھا اور اسی لیے اُسے روئین تن یعنی ہشت وحانی کہتے ہین ہفتخوان
دوم کا راستہ کہ جو نہایت سخت گذار تھا سوا اے اُسکے کسی نے طے نہین
کیا ہی - اور اسی باعث سے وہ ہفتخوان اسفندیار مشہور ہی گشتاسپ کے
عہد مین رستم اور زال نے بادشاہ کی اطاعت سے سرتابی کی تھی اور
سیستان مین اپنی بادشاہت کا ڈھنگ ڈالا تھا - جب اسفندیار ہفتخوان
طے کرکے اپنی بہنون کو قید سے چھڑا لایا اپنے باپ سے اس وعدے کے

# فرہنگ مجموعۂ سخن

## حصۂ اول

## باب الف

ابلق ایام - مراد از شب و روز - ابلق بمعنی چتلا - ایام جمع یوم بمعنی دن -

اتم - تمام - کامل - پورا -

اٹل - جو اپنی جگہ سے ٹل نہ سکے -

اچل - جو اپنی جگہ سے چل نہ سکے -

احیا - مصدر عربی بمعنی زندہ کرنا -

آرزو - تخلص سراج الدین علی خان اکبر آبادی کا - وطن خاص اُنکے آبا کا اجودھیا یعنی اودھ ہے محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد میں انند رام مخلص کے ہمعصر تھے شاعر بیمثال اور عالم زبردست ہوے ہیں فارسی کی دیوان دوانی اُنکی خاص کر مشہور ہے - اُنھوں نے اکثر اعتراضات شیخ علی حزیں کے کلام پر کیے تھے - چنانچہ اُنکے جوابات اکثر انشاء اللہ خان نے

رنجِ محرومی کو میرے دور کر | گنجِ عرفاں سے مجھے معمور کر
رنجِ مہجوری مین جی ہی مبتلا | راہ اپنی تو مجھے یارب بتا
تو ہی مرشد تو ہی ہادی ہو مرا | دیوِ قولِ نفس سے مجھکو بچا
غرقِ بحرِ معصیت ہون آہ آہ | انتظارِ مغفرت ہون آہ آہ
مین ذلیل و خوار و زار و مستمند | عاجز و مسکین زبون و ناپسند
تو غنی و مغنی و عاجز نواز | بادشاہِ ذوالجلال و کارساز
باسطِ رزاق ستارِ عیوب | قاضی حاجاتِ غفارِ ذنوب
بدتروں سے جو کہ بدتر ہین یہان | مجھسے سو درجے ہین بہتر بیگمان
جس سے بدتر اس جہان مین کچھ نہین | اُس سے سو درجے ہون بدتر بالیقین

لطف سے کردے مجھے یارب حسن
ہون مرے بدکام یکسر سب حسن

بے ترے دیکھون تو کیا دیکھون بھلا
بے ترے بولون تو کیا بولون بتا

بند تن ہی مجھکو بند آہنی
جسکی کڑیان نخوت و کبر و منی

طمع و حرص و بخل و حب مال و جاہ
عجب و پندار و ریا ہین یا الٰہ

رکھ مری شمشیر ہمت سان پر
قطع ہو یہ بند جس سے سر بسر

گر نہو تیری عنایت کی نگاہ
تو ہوا اِس بند مین بندہ تباہ

دام مین حرص و ہوا کے کر کے بند
چاہتا ہی مجھسے پرواز بلند

آہنی اک پنجرے مین تو کر کے قید
حکم فرماتا ہی کر عنقا کا صید

گر یہی منظور ہی تو رہ بتا
اور یہ بند سخت کر مجھسے جدا

ہون مین آہن تو ہو خود در خود رُبا
کاہ مین ہون کر تو کاہ کہربا

تب بر آوے کچھ تمنائے دلی
ورنہ ہی سب جستجو بے حاصلی

لے اگر مولے نہ بندے کی خبر
ہی تلاش اُسکی سراسر دردِ سر

سر پٹک کر مر گئے صدہا بشر
کچھ ہوئی محنت نہ اُنکی کارگر

اد بنا رستا کہ اک تقراض لا
میرے ہر اک بند کو کر دے جدا

کھینچ لیجا بحر وحدت تک مجھے
دے تو پہونچا شہر الفت تک مجھے

کر عنادل کو مرے ایسی تپش
جس سے جلکر خاک ہو سب غل و غش

مور کو ہی سیر کعبہ کی ہوس
پر ہی بیچارے کو کب یہ دسترس

بال پر اپنے بٹھالے گر ہما
تب بر آوے اُسکے دل کا مدعا

بادے رحمت کا ہما کو حکم ہو
تا وہ اِس مور نحیف خستہ کو

بال شفقت پر اُٹھا کر لے چلے
طوف کعبہ کو اُڑا کر لے چلے

جسکو تو بے رنج چاہے گنج دے
جس سے چاہے گنج لیکر رنج دے

ہین ترے مخلوق دونون رنج و گنج
ہین ترے قبضے مین یارب گنج و رنج

یہ کوئی بات ہی سونکے وہ خموش رہین — ہوا ہی مصلحۃً گو کہ تصفیہ یہ اخیر
مگر یہ بات مین مانی کہ سانگ کا بانی — اگر مین ہون تو مجھے دیجے بدترین تعزیر
مین آپ فاقہ کش اتنا کہان مجھے مقدور — کہ فکر اور کرون کچھ بغیر آش شعیر
مرے حواس پریشان باین پریشانی — ہو جیسے لشکر شکستہ کی خراب بصیر
گر اسپہ صلح کی ٹھہری رہے تو صلح سہی — اگر ہو پیہم شرارت بشر ہون مین بھی شریر
جواب ایک کے یا دو نہین ہین اور دس کے سنو — نگاہ کرنی تھی اول باین قلیل و کثیر
حصول یہ ہی کہ جب کو توال تک قضیہ — گیا ہوا زپئے تہدید شاعران شریر
تو کوتوال ہی بس اُنسے اب سمجھ لیگا — یہ دمبدم کی شکایت کی ہی عبث تحریر
یہ وہ مثل ہی کہ جس طرح سارے شہر کے بیچ — بلند قامتی اپنی سے متہم ہو بعیر
سو متہم مجھے نادان نے ہجو شہ سے کیا — قباحت اِسکی جو سمجھے شہ اُسکو دے تعزیر
ولے مزاج مقدس جو لا اُبالی ہی — نہین خیال مین آتا خیال حرف حقیر
جو کچھ ہوا سو ہوا مصحفی بس اب چپ رہ — زیادہ کر نہ صداقت کا ماجرا تحریر
خدا پہ چھوڑ دے اس بات کو وہ مالک ہی — کرے جو چاہے جو چاہا کیا بحکم قدیر

## مناجات

یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ — مین ترا ہون بندۂ بے دستگاہ
پہونچون تجھ تک مجھ مین یہ ہمت نہین — دور ہون تو طاقت فرقت نہین
گر بیان اپنی کرون مین بیکلی — فاش یا اپنا کرون راز دلی
تو وہ گستاخی وہ بیباکی ہی آہ — چپ رہون تو جان ہو غم سے تباہ
عالم برزخ مین ہون مین بین بین — جان کو میری نہین اِک لحظہ چین
زندگانی ہی مری جی کا وبال — بے حضوری کے تری اے ذوالجلال
ہی نفس ہر اک تفنگ جانستان — ہی سر موے مژہ نوک سنان

محرر اس مسدس کا مؤلف نا علمن

وگر کرین تو پھر ایسی کہ نار طیش و غضب
مزاج شاہ مین ہو مشتعل بصد تشویر

سو تاب ذرہ کہان نورِ آفتاب کہان
کہان وہ سطوت شاہی کہان غرور فقیر

مقابلہ جو برابر کا ہو تو کچھ کہیے
کہان دبیقی و دیبا کہان پلاس و حصیر

مین اک فقیر غریب الوطن مسافر نام
رہے ہی آٹھ پہر جسکو فوت کی تدبیر

مراد ہن ہی کہ مدح حضور اقدس کو
اُلٹ کے پھیر حروف ذمیمہ دون تغییر

یہ افترا ہی بنایا ہوا سب انشا کا
کہ بزم و رزم مین ہی پایہ تخت کا وہ مشیر

مزاج شاہ ہو یون منحرف تو مجھکو بھی
یہ چاہیے کہ کرون شکوہ اسکا پیش وزیر

اگر وزیر بھی بولے نہ کچھ خدا لگتی
تو جاؤن پیش محمد کہ ہی بشیر و نذیر

شفیع روز جزا بادشاہ اوا دین ہی
نکر وہ جرم پہ جسنے نہین لکھی تقصیر

کہون یہ اُس سے کہ ای جرم بخش گنہگار
تری غلامی مین آیا ہی داد خواہ فقیر

خطا ہو میری جو پہلے تو کر اسیر مجھے
وگر عدو کی بنھا اُسکو طوق اور زنجیر

اگرچہ بازی انشاے بے حمیت کو
رہا خموش سمجھکر مین بازی تقدیر

وے تعصب ہی بڑا یہ کہ اب وہ چاہے ہی
خیال مین بھی نہ کھینچون مین ہجو کی تصویر

سو مین وہ اک نہین ایسا بشر ہون تا کہ وہ چند
کہے سے اُسکے کرونگا نہ ماجرا تحریر

کیا مین فرض کہ مین آپ اُس سے درگذرا
پھر لگا مجھسے کوئی گرم و منتظر کا ضمیر

اور اُنپہ بھی جو کیا مین نے تازیانہ بیمع
تو ہو سکے ہی کوئی اُنکی وضع کی تدبیر

ہزار شہدون مین بیٹھین مجھ اجانب مین
پھرین ہمیشہ لیے اپنے ساتھ جمع کثیر

زمانہ تیغ سیاست نہ قہر سلطانی
سمجھین قتل کا وعدہ نہ ضربت شمشیر

مزاج اِنکا ٹھٹھول اسقدر پڑا ہی کہ وُہ
ہنسی سمجھتے ہین اس بات کو نہ جرم کبیر

پھر اسپہ یہ بھی ہی معنی کہ اس مقام کے بیچ
جو ہو دے خشی تو کچھ شعر مین کرے تسطیر

تکلیف جنکو خدا نے کیا ہی موزون طبع
اور اپنے فضل سے بخشی ہو شعر مین توقیر

رتبہ ترا ہی وہ جو کرے قصد اُدھر کو وہم
پہونچے نہ ماندگی سے بیک کوچ دو مقام

ذرہ کرے ہی خاک کا اُسکی فلک پہ ناز
جس گل زمین پہ سیر کو کرتا ہی تو خرام

تجھسے کی کوئی مدح و ثنا مجھسے ہو سکے
مین کیا ہون کیا زبان مری اور کیا مرا کلام

اِس نظم سے غرض ہی مجھے عرض مدعا
مقصد مرا قلیل ہی پہونچے بانصرام

اپنی تری جناب مین اتنی ہی عرض ہی
کس کسکا ملتجی ہون کہا کر ترا غلام

مت رکھ روا یہ مجھپہ کہ عمال کے تئین
تیری سلامتی مین کرون مجرا و سلام

انصاف ہی کہ ہو وہ عطا اس جناب سے
اورون کی مین سماجت و منت کرون مدام

دیہات جو ہین مصرف مطبخ کے اُنمین سے
اس نقد کے عوض مجھے ہو صحنک طعام

اے گنج بخش خلق مرا ہی یہ مدعا
کر نارو احضور ترے کسقدر ہی کام

سو دا بس اب خموش کہ جاے دعا ہی یہ
اِس نظم کا تو کر بدعائیہ اختتام

تابندہ جب تلک بفلک ہو دین مہر و ماہ
تا جلوہ گر رہین یہان صبح اور شام

دنیا ہو اور تو ہو الٰہی نجبۂ می
تیرے نصیب جام مے عیش ہو مدام

## قصیدہ در معذرت اتہام انشا بجناب مرشدزادہ

قسم بذات خدا کے کہ ہی سمیع و بصیر
کہ مجھسے حضرت شہ مین نہین ہوئی تقصیر

سوا ے اِسکے کہ حال اپنا کچھ کیا تھا مین عرض
سو وہ بطور شکایت تھی اُنکے تقریر

مگر اس سے خاطر اقدس پہ کچھ غبار آیا
اور اس گنہ سے ہوا بندہ واجب التعزیر

سو وہ بھی ہو چکی یعنی بصورت ایجاد
گلی گلی تو ہوئی سارے شہر مین تشہیر

عوض دو پون کے ملین مجھکو گا لیان لاکھون
عوض دو شالون کے خلعت بشکل نقش حریر

سلف مین تھا کوئی شاعر نواز ایسا کب
جو ہی تو شاہ سلیمان شکوہ عرش سریر

مزاج مین یہ صفا ہی کہ کر لیا باور
کسیکے حق مین کسی نے جو کچھ کہ کی تقریر

مصاحب ایسے اگر کچھ کسی کے ہون تو شہ
تو اُسکے رفع کی ہرگز نہ کر سکین تدبیر

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

اُسکے حضور عرض یہ کر جسکے سامنے ہین
موذی ضعیف فیل سے لے اپنا انتقام

سُنتے ہی یہ نوید قصید ہ برائے نذر
لیکر اب اِس جناب مین حاضر ہوا غلام

اے وہ کہ تیرے عدل کی نسبت بخاص و عام
نوشیروان پہ عدل کا گویا ہے اتہام

دیتا ہے تیرے عصر مین اے عادل زمن
زخم جگر کو سودۂ الماس التیام

کیا کیا کیا ہے خوبیون سے حق نے تجھکو خلق
ابنائے روزگار کے اے فخر و احترام

مذکور حلم کا مین کرون یا بیان خلق
یا مین تری شجاعت و ہمت سے اب کلام

تیرا ہی بار حکم ہے اے صاحب وقار
کشتی خاکدان کو جو پانی پہ ہے قیام

آوے نسیم گر ترے چمن خلق سے ترے
خوشبو جہانیون کا ابد تک رہے مشام

تجھ سے مرہ غضب کی یہ صولت ہے گر نہین
فیصل ہون بر و بحر کے باشندگان تمام

زہرہ ہو آب سینے مین ہیبت سے شیر کا
تڑپے نہنگ پیاس سے ماہی ہو بیدام

اشجع تو اس قدر ہے کہ میدان مین رزم و جنگ
کیا تاب لا سکے ترے رستم اور سام

قالب تہی کرین وہ قلم اُسکا دیکھکر
تصویر تیری تیغ کی کھینچے جو بے نیام

تیغ سخا بھی ایسی ہے جس سے یہ ملک دل
پاتے ہین گنج ہائے نمایان بے مکیاعت انہدام

سائل کے گھر مین کب ترے بخشش سما سکے
جب اُسکے گھر کا بام فلک ہو نہ پشت بام

باغ جہان مین آج تو وہ نخل سبز ہے
پہونچے ہے چار فصل ثمر تجھ سے دم بدم

تیرا ہی اب بروے زمین اے فلک جناب
بے قفل و بے کلید در فیض ہے مدام

پیدا خواص سائے مین اُسکے ہما کا ہو
تجھ مزرع کرم سے جسے دانہ گر حمام

کچھ کم نہین جہان مین سلیمان سے تری جاہ
گو السنہ پہ اصف دولہ ہے تیرا نام

تو وہ وزیر ہند کہ حیران ہو رہین
شاہان عصر دیکھ کے تیرا یہ احتشام

مطبخ کا ایک خرچ ترے گر بیان کرون
اس ذکر کو کفاف نہو صد زبان و کام

فیض اسکا اسقدر ہے جو اُسکے رہین پہ رہین
خوان کرم پہ دے ہین دو اپنے صلا عام

جھکتے جھکتے آرزو مین سر بدامن ہو گئین
بارِ احسانِ محبت سے سبکدوشی کہان

قدرتِ حق نے نہین پیدا کیا اسکا مثل
جسطرح سے آہِ عاشق ہے خدنگِ بے کمان

مین بھی ہون امیدوار اے شاہِ والا مرتبت
جوشِ ہمت گر اجازت دے تو کچھ ہو مہربان

خواہشِ بابوس ہے ایسی کہ مثلِ روزگار
گو کہ ہون یکجا مگر گردش مین ہے شوق و گمان

کیون نہ صدقے ہون ہجومِ آرزو کے ہر گھڑی
سامنے آنکھون کے ہے تصویرِ سلطانِ جہان

دید ہے چشمِ تصور سے جمالِ پاک کی
بک رہا ہون بیخودی مین صورتِ دیوانگان

آنگ آیا ہون نہایت خاطرِ مشتاق سے
ہر گھڑی کہتی ہے چل ہر وقت سمجھاتی ہے ہان

مین گدائے بینوا ہون شاہِ خاقانِ زمین
چشمِ ظاہر سے جو دیکھون ایسی ہمت ہے کہان

دل مین رکھتا ہون جو تسلیم خدا کی آرزو
حرف بنتا ہے تمنا ہو کے ہر لحظہ زبان

چاہتا ہون سرفرازی جلد حاصل ہو مجھے
تنگ ہے سامانِ فرصت اے شہنشاہِ زمان

اے قسیم دہلوی بس لکھ کچھ اشعارِ دعا
تا دکھائے شکلِ انجامِ سخنِ حسنِ بیان

یا الٰہی فرش ہے جبتک زمین بالائے آب
یا الٰہی بے ستون جبتک ہے سقفِ آسمان

دولت شاہان مدعی بر ہم رہین تا بود
نقشبندِ کاف و نونِ حامی رہے ہر زمان

## درخواست پرورش بحضور نواب آصف الدولہ بہادر

سودا پہ جب جنون نے کیا خواب خورد حرام
لائے گھر اس طبیب کے ہے عقل جسکا نام

احوال اسکا دیکھ کے کہنے لگا طبیب
اب فصد و مسہل اسکے لیے ہے مفید تام

کہنے لگا سن اسکو وہ دیوانہ در جواب
مجھ مین لہو کہان یہ ترا ہے خیالِ خام

جو کچھ کہ میرے تن مین لہو تھا سو ابکی سال
عامل نے خیر آباد کے پی کر کیا تمام

مسہل طلب کرے ہے غذا کی زیادتی
سو مجھکو ماہِ عید بھی گذرا ہے صیام

کیا سود اس علاج سے کہ اسکے ماسوا
تا اپنی مین دوا کرون اسکے قرض دام

تب اُن نے یون کہا کہ بتاؤن مین یہ علاج
اس درد سے تو پاکے شفا تا بود شام

نوٹ: مصنف کا اصل نام مع تخلص

حسرتون سے آج تو خالی کوئی دم ہو کنار — کھول دے بندِ نقابِ روے معنی بیان
نطق کو رخصت عطا ہو مدح خلل اللہ کی — لے تمنا لفظ بنکر بوسۂ کام و زبان
بھیگ کر ٹپکے لبِ اظہارِ مطلب کی اُمنگ — یون دکھائے جوشِ مضمون بارشِ ابرِ بیان
اعتبار افزا نیش زینتِ تاج و نگین — یادگارِ خسروانِ واجد علی شاہِ جہان
دل بڑھے سینے سے استقبال کو دل سے امید — جسطرف رخسارِ تابان کے نظر آئین نشان
گر طوافِ آستان مین ہو توقف ایکدم — نکہتِ گل پر پڑین موجِ صبا کی قمچیان
بیضۂ فولاد سے نکلے صدائے عندلیب — گلشنِ عارض کو ہو اعجاز کا گر امتحان
رعبِ شوکت سے گلستان مین بانین مین نہین — غنچۂ سربستہ کہ سکتا نہین از نہان
قدرتِ حق نے یہ جسمِ ظاہری پیدا کیا — خشمِ عاشق بنگلین ہر عقل کی حیرانیان
گر حدیثِ جرأتِ سلطانِ عالم مین لکھون — محو کر دون بہمن و دارا کی ساری داستان
جسمِ اعدا گر خلش دیکھے سنانِ تیز کی — ہر رہِ راحت آفرین کے واسطے کھولے دہان
راحتِ خوابِ اجل صمصام بخشے خصم کو — ہو ہر اک آغوش جوہر منزلِ آرام جان
ہے وہ عالی مرتبت جسکا عروجِ عز و جاہ — پوچھتا ہے رخِ ہفتم پہ مزاجِ قدسیان
اِس تمنا پہ کہ شاید آج ہو حاصل قبول — روز اک صورت بدلتا ہے خیالِ آسمان
صدقے اِس ہمت کے حالِ سکستیان رادون — ہر دم افزائش مین ہے مانندِ شوقِ بیدلان
اِسقدر بخشے جواہر وہ کہ جسکی شرم سے — پھینک دے دامن سے الماس کو اگر کانِ یمان
قطرۂ شبنم گہر کی آرزو پیدا کرے — صبحدم دیکھے اگر لطفِ بہارِ بوستان
رہ سیاہی کلفتون کی یکقلم جاتی رہی — دھو دیا ابرِ کرم نے دفترِ رنجِ جہان
حکم سے ہر سینۂ صد چاک ہوتا ہے رفو — زخم بھر دیتے ہین شانون کے بھی سوزن کے بیان
قصدِ شرحِ خلقِ والا ہے جو نسطورِ مزاج — بوسہ گاہِ خامہ ہین میرے سخن کی شوخیان
لطفِ یا بوس اسقدر حاصل ہوا ہے عمر کو — جسم سے روحین بھی کر سکتی نہین نقلِ مکان

دھر دھمکا وان سے لڑتا ہوا شہر کی طرف
القصہ مین نے آن کے گھر مین لیا قرار

گھوڑے مرے کی شکل یہ ہی تمنے جو سنی
اِسپر بھی دل مین آوے تو اب ہو جیو سوار

سُنکر تب اُس سے مین نے یہ قصد یا جواب
اتنا بھی جھوٹ بولنا کیا ہی ضرور یار

گفتن ہمین بس ست کہ اہب من ابلق ست
سمجھونگا اپنے دل مین اگر ہون مین ہوں سوار

سودا نے تب قصیدہ کہا سُن یہ ماجرا
ہی نام اِس قصیدے کا تضحیک روزگار

## قصیدہ در مدح واجد علی شاہ با شد دعاے روزگار

کس قدر مغرور کرتا ہی مرا فیض زبان
نامہ بل کرنے لگا مثل مزاج نوجوان

گھورتی ہی زلف مضمون مشکل افعی سیاہ
پوچھتی ہی کون دیکھیگا مرا حسن بیان

فکر کہتی ہی خیال پاک دامن کی قسم
مس کرے مجھکو تصور یہ مجال اُسکی کہان

شوق کہتا ہی معاذ اللہ مین وہ چیز ہون
پاے ہر مغرور مین پہناؤن سو سو بیڑیان

خاطر نازک یہ کہتی ہی توقف چاہیے
وقت نظم مدح ہو جائیگا سب کا امتحان

مرحبا اے جوش صادق ہو کوئی دم شکیبا
جذبۂ اے شوق تو بہر خدا ہو مہربان

مژدہ اے دل فیض استاد ازل ہی جوش زن
ہمت اے طبع معلی ہی زمان امتحان

باش اے خامہ کہ حسن مدعا ہی جلوہ گر
صفحۂ قرطاس ہی آئینۂ روے بتان

شوخیان دکھلا رہی ہی فکر رنگین کی بہار
کثرت گلہاے مضمون سے ہی سینہ گلستان

نوجوانان چمن استادہ ہین چالاک و چست
نغمہ زا ہین نالہ ہاے عندلیب خوش بیان

ابر ہی اٹکھیلیون پر برق ہی بیتاب حال
چہچہے ہین طائران خوش نوا کے ہر زمان

ہی کہین لطف تبسم ہین کسی جا قہقہے
کوئی مینا در بغل کوئی سبو بر پاسبان

ہی زبان زاہد صد سالہ صرف الحذر
دیکھکر رندون کی باہم کیف مے مین سرخیان

بسکہ ہی پیش نظر مردم یہ لطف و فریب
کیا عجب بیساختہ منھ سے اگر نکلے زبان

خاطر نازک وفور شوق سے بیتاب ہی
کہتی ہی کچھ تو بھی کہ یہ لطف صحبت پھر کہان

بحر رمل مثمن محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کہتا تھا کوئی ہے یہ کوہی نہین یہ آپ — کہتا تھا کوئی ہوگا ولایت کا یہ حمار
کہتا تھا کوئی مجھسے ہوا تجھسے کیا گناہ — کہتوال نے گدھے پہ تجھے کیون کیا سوار
کہنے لگا پھر اُسی مجمع مین ایک شخص — مرکب نہ یہ گدھا نہ یہ راکب گناہگار
سمجھو نہون مین تو یہ کہ سپاہی کے بھیس مین — ڈاکن چلی ہے سیر کو ہو چرخ پر سوار
اس مخمصے مین تھا ہی کہ ناگاہ ایک دور — فتنے کو آسمان نے کیا مجھسے پھر دوچار
دھوبی کمہار کے گدھے اسدن تھے گم — اس ماجرے کو سُن کیا دونون نے وان گذار
ہر اک نے اُسکو اپنے گدھے کا خیال کر — پکڑے تھا دھوبی کان تو کھینچے تھا دُم کمہار
دریاے کشمکش ہوا اُس آن موج زن — تھا عنقریب ڈوبیے خفت سے اک کنار
بدشگونی اُسکی دیکھ کے کر خرس کا خیال — لڑکے بھی وان تھے جمع تماشے کو بیشمار
رکھتا تھا لاکے کوئی سپاری کو نوک کیچ — مُوا اُسکے تن سے کوئی اکھاڑے تھا بار بار
کُتے بھی بھونکتے تھے کھڑے اُسکے گرد و پیش — ساتھ اُس سمند خرس نما کے ہو چشم چار
کہتا تھا کوئی مجھسے کہ مجھکو بھی لے چڑھا — دونگا ٹکا تجھے مین ہی نوچندہ اتوار
اُسوقت مین نے اپنے نصیبون پہ کر نظر — کہنے لگا خدا سے یہ رو رو کے زار زار
جھگڑون مین دھوبیون سے کہ لڑکون کے دونون اور — کُتون سے یا ڑون کے مرون اپنا پیٹ مار
بارے دعا ہوئی مری اُسوقت مستجاب — وان سے بہر نہط کیا جنگاہ تک گذار
دستِ دعا اُٹھا کے مین پھر وقت و خشک — کہنے لگا جناب الٰہی مین یون پکار
ایسا لگے نہ تیر کہ ہووے نہ تن سے پار — پہلی ہی گولی چھوٹتے اس گھوڑے کے لگے
اتنے مین مرہٹا بھی ہوا مجھسے آدوچار — یہ کہکے مین خدا سے ہوا مستعد بجنگ
کرتا تھا یون خفیف مجھے وقتِ کارزار — گھوڑا تھا جسکا لاغر و بیمار و ضعیف و خشک
دوڑون تھا اپنے پاؤن سے جون طفل لے کوا — جانا تھا مین ڈپٹ کے جب اسکو حریف پر
لے جونیون کو ہاتھ مین کودا بغل مین مار — جب دیکھا مین کہ جنگ کی بان یون بندھی ہے کل

خشری ہی اسقدر کہ بجنبر اسکی پشت پر
دجّال اپنے مُنھ کو سیہ کرکے ہو سوار

اتنا وہ سرنگون ہی کہ سب اُڑ گئے ہین دانت
جبڑے پہ بسکہ ٹھوکرون کی ٹت پڑی ہی مار

ہی پیر اسقدر کہ جو بتلاوے اُسکا سن
اول وہ لیکے ریگ بیابان کرے شمار

لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہی
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنّت سے ہو سوار

کم رو ہی اسقدر کہ اگر اُسکے نعل کا
ق لوہا گلا کے تیغ بناوے کوئی لُہار

ہی مجھکو یہ یقین کہ وہ تیغ روزِ جنگ
رستم کے ہاتھ سے نہ چلے وقت کارزار

مانند اسپ خانۂ شطرنج اپنے پانوں
جز دست غیر کے نہین چلتا ہی زینہار

اِکدن گیا تھا مانگنے یہ گھوڑا برات مین
دولھا جو بیاہنے کو چلا اِسپہ ہو سوار

سبزے سے خط سیاہ وسیہ سے ہوا سفید
تھا سرو سا جو قد سو ہوا شاخ بار دار

پہونچا غرض عروس کے گھر تک وہ نوجوان
شیخوخیت کے درجے سے کر اُسطرف گذار

مُٹھا تو اسقدر ہی وہ جو کچھ کہ تم سُنا
لیکن اک اور دن کی حقیقت کہون مین یار

دہلی تک آن پہونچا تھا جبدن کہ مرہٹا
مجھسے کہا نقیب نے آکر ہی وقتِ کار

مدت سے کوڑیون کو اُڑایا ہی گھر مین بیٹھ
ہو کر سوار اب کر و میدان مین کارزار

ناچار ہوکے تب تو بندھایا مین کمر
ہتھیار باندھ کر مین ہوا جا کے پھر سوار

جس شکل سے سوار تھا اُس روز اُسپہ مین
دشمن کو بھی خدا نکرے یون ذلیل و خوار

چابک تھے دونون ہاتھ مین پکڑے تھا مُنھ مین باگ
ٹک ٹک سے باشنہ گی مرے پانوں تھے نگار

آگے تو توڑہ اُسے دکھلاوے تھا سیس
پیچھے نقیب ہانکے تھا لاٹھی سے مار مار

ہرگز وہ اسطرح بھی نہ لاتا تھا رہ براہ
ہلتا نہ تھا زمین سے مانند کوہسار

اس مضحکے کو دیکھ ہوے جمع خاص و عام
اکثر مدبرون مین سے کہتے تھے یون پکار

پہنچے اسے لگاؤ کہ تا ہووے یہ روان
یا بادبان باندھ یون کے دو اختیار

مین آگے کیا کہون کہ ہر اک اُسکی شکل دیکھ
تیغ زبان سے کاٹ کے کرتا تھا گل شگار

ہررات اختروں کے تئیں دانہ بوجھ کر — دیکھے ہی آسمان کی طرف ہوکے بیقرار
خط شعاع کو وہ سمجھ دستۂ گیاہ — ہر دم زمین پہ آپکو پٹکے ہی بار بار
تنکا اگر کہیں پڑا دیکھے ہی گھاس کا — آگے کو آنکھیں موند کے دیتا ہی منھ پسار
دیکھے ہی جب وہ توبڑہ و تھان کیطرف — کھودے ہی اپنے سُم سے کنو مین بار بار
ہی اسقدر ضعیف کہ اُڑ جاے باد سے — میخین گر اُسکے تھان کی ہون تین استوار
نے استخوان نہ گوشت نہ کچھ اُسکے پیٹ مین — دھونکے ہی دم کو اپنے کہ جیون کھال کو لہار
پیدا ہوئی ہی تسپہ اگین باد اسقدر — ہرگز دروغ اسکو تو ہست جان زنہار
گذرے وہ جس طرف تو کہو اُسطرف نسیم — باد سموم ہووے وہین گر کرے گذار
سمجھا نہ جاے یہ کہ وہ ابلق ہی یا اُشنگ — خارشت سے زنسکہ ہی مجروح بیشمار
ہر زخم پر زبسکہ بھنکتی ہین مکھیان — کہتے ہین اُسکے رنگ کو کسی اس اعتبار
یہ حال اُسکا دیکھ غرض یون کہے ہی خلق — چنگل سے موذی کے تو چھڑا اسکو کردگار
لیجاوے چور یا مرے یا ہو کہین یہ گم — ان تین بات سے کوئی بھی ہووے آشکار
تنہا نہ اُسکے غم سے ہی دل تنگ تنگ زین — خوگیر کا بھی سینہ جو دیکھے تو ہی فگار
القصہ ایک دن تو مجھے کام تھا ضرور — آیا یہ دل مین جایئے گھوڑے پہ ہوسوار
رہتے تھے گھر کے پاس قضارا وہ آشنا — مشہور تھا جنھون کنے وہ اسپ بانکا
خدمت مین اُنکی مین نے کیا جا یہ التماس — گھوڑا مجھے سواری کو اپنا دو مستعار
فرمایا تب اُنھون نے کہ اے مہربان مین — ایسے ہزار گھوڑے کرون تسپہ مین نثار
لیکن کسی کے چڑھنے کے لائق نہین یہ اسپ — یہ واقعی ہی اسکو نہ جانوگے انکسار
صورت کا جسکی دیکھنا ہی گورخر کو ننگ — سیرت سے جسکی نت ہی سگ خشمگین کو عار
بدرنگ جیسے لید ہی بدبو ہی جون پشاب — بدتین یہ کہ اصطبل اوجڑ کرے ہزار
مانند میخ کے لگد زن ہی تھان پر — لاجنب وہ زمین سے ہی جون میخ استوار

جو چاہے یہ کہ کہے ہند کا زباندان شعر — تو بہتر اُسکے لیے ریختے کا ہی آئین
وگرنہ کہکے وہ کیون شعر فارسی ناحق — ہمیشہ فارسی دان کا ہو سور دِ نفرین
کوئی زبان ہو لازم ہی خوبی مضمون — زبان فرس پہ کچھ منحصر سخن تو نہین
اگر فہیم ہی تو چشم دل سے کر تو نظر — زبان کا مرتبہ سعدی سے لیکے تا بہ حزین
کہان تک اُنکی زبان کو درست بولیگا — زبان اپنی ہین تو باندھ معنی رنگین
دیار ہند مین دو چار ایسے ہو گذرے — جنھون نے بار کھا مضحکے سے اپنے ہین
چنانچہ خسرو و فیضی و آرزو و فقیر — سخن اُنھون کا سنکے ہی قابل تحسین
سوائے انکے کوئی اور بھی ہو پر شاعر — سواد ہند مین وہی ہین بامزہ نمکین

## گھوڑے کی ہجو

سودا

ہی چرخ جب سے ابلق ایام پر سوار — رکھتا نہین ہی دست عنان کا بیک قرار
جنکے طویلے بیچ کئی دن کی بات ہی — ہرگز عراقی و عربی کا نہ تھا شمار
اب دیکھتا ہون مین کہ زمانے کے جور سے — موچی سے کفش پاکو گٹھاتے ہین وہ اُدھار
تنہا ولے نہ دہر سے عالم خراب ہی — خست نے اکثرون سے اُٹھایا ہی ننگ و عار
ہینگے چنانچہ ایک ہمارے بھی مہربان — پائے سزا جو اُنکا کوئی نام لے نہار
نوکر ہین سو روپے کے دنیا کی راہ سے — گھوڑا رکھے ہین ایک سو اتنا دلیل خوار
نی دانہ و نہ کاہ نہ تیمار نی یسین — رکھتا ہو جیسے آپ گلی طفل شیر خوار
ناطاقتی مین اُسکی کہان تک بیان کرون — فاقون کا اُسکے اب مین کہان تک کرون شمار
مانند نقش نعل زمین سے بجز فنا — ہرگز نہ اُٹھ سکے وہ اگر بیٹھے ایکبار
اِس مرتبے کو بھوک سے پہونچا ہی اُسکا حال — کرتا ہی اکثر اُسکا جو بازار مین گذار
قصاب پوچھتا ہی مجھے کب کروگے یاد — امیدوار ہم بھی ہین کہتے ہین یون چمار
جس دن سے اُس قصائی کے کھونٹے بندھا ہی تو — گذرے ہی اِس نمط اُسے ہر لیل و ہر نہار

بحر مضارع مثمن مقصور
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

نہین تو دیکھتا یہ صبح و مسا — جسطرف سے زیادہ آئے ہوا
فصل جاڑے کی ہو کہ گرمی کی — ہوتی ہی موجبِ صلاح وہی
آندھیون کے جو چلتے ہین جھونکے — سب ہوا سے نکلتے ہین جھونکے
جسم کی جان کی ہی آسائش — اس سے انسان کی ہی آسائش
ہر جگہ سے یہ ابر لاتی ہی — ابر کو ابر سے ملاتی ہی
ربط پاتا ہی ابر باہم جو — گھیر لیتا ہی سارے عالم کو
ابر سے مینھ جو ہی برس چکتا — کرتی ہی ٹکڑے ابر کے یہ جدا
پھلتے ہین سب درخت اکساری — کشتیان اس سے ہوتی ہین جاری
اس سے ہوتا ہی لطف ذوقِ طعام — پختہ ہوتے ہین اس سے میوۂ خام
خنکی یہ پانیون مین لاتی ہی — آتشِ مردہ کو جلاتی ہی
نہین رہتی تری کسی بر مین — خشک کرتی ہی کپڑے دم بھر مین
یہ ہی کہنے سے حاصلِ مطلب — جتنی ہین اس ہوا سے چیزین سب
جو ہوا کو خدا نہ کرتا خلق — یعنی خالق ہوا نہ کرتا خلق
تازگی جسم و جان مین کب آتی — گھاس کمھلاتی خلق مرجاتی
سب یہ بے آب و تاب ہو جاتین — ساری چیزین خراب ہو جاتین

## اول اپنے ملک کی زبان سیکھنی چاہیے

مین ایک فارسی داں سے کہا کہ آپ کبھی — ہوئی ہی بندش اشعار فرس مین تحسین
جو آپ کیجیے اصلاح شعر کی میرے — نکالیے غلطی تو محاورے مین کہین
ہی اور زیرِ فلک ذات میرزا فاخر — سلامت انکو رکھے حق یہان برے وہان
سو کب انھون کو ہی اصلاح کا کسی کو دماغ — قبول کب کرے انکی متانت و تمکین
کہا یہ بعد تامل کہ دون جواب تجھے — جو میری بات کا ای یار تجکو ہو تے یقین

بحر متقارب مثمن سالم مقطوع
فعولن فعولن فعولن فعولن

کرتی ہی پیکرِ ہوا مین نفوذ — کرتی ہی جوہرِ ہوا مین نفوذ
جب ہوا اُس صدا کو پاتی ہی — قوتِ سامعہ مین لاتی ہی
باہم انسانِ دہر روز و شب — کہتے ہین اپنے اپنے مطلب سب
رہتا باقی ہی جو ہوا مین اثر — حرف رہتے ہین جیسے کاغذ پر
تو صدا سے جہان بھر جاتا — کام دشوار ہوتا لوگون کا
ہوتے محتاج سب یہ پاکے خلل — کرین تازہ ہوا کو کرکے بدل
جیسے جبوقت بھرتے ہین کاغذ — لوگ تبدیل کرتے ہین کاغذ
باتین کرنے کا ہی رواج سوا — ہوتی کاغذ سے احتیاج سوا
یعنی انسان باتین کہتے ہین — اکثر اُس سے جو لکھتے رہتے ہین
بسکہ ہی خالق و حکیم خدا — بنگئی کاغذِ لطیف ہوا
جسقدر آدمی ہی کہ سکتا — ہوتی ہی حاملِ سخن وہ ہوا
اُس سے بنتا ہی گفتگو کا اثر — ہوتی ہی صاف اور خالص تر
کہے انسان یا کچھ اور بھی بات — رہے اشغالِ گفتگو دن رات
کیا ہوا مین ہی قدرتِ صانع — نہین ہوتی وہ کہنہ ضائع
ہی ہوا ابھی یہی نسیم یہی — بس ہی عبرت کو اور ہی کافی
جو مصالح ہوا نے پائے ہین — فائدے جو تجھے سُنائے ہین
اس سے ہی زندگانی ابدان — اس سے ہی نفعِ صحتِ انسان
ناک سے جو تن مین جاتی ہی — زندگی اس سبب سے آتی ہی
خارج تن مین لگتی ہی یہ اگر — حق مین ابدان کے ہی مصلح تر
جو صدا اسمین ہوتی ہی داخل — کرتی ہی راہ دور سے حاصل
کان کو وہ صدا سُناتی ہی — بوے خوش شامے کو لاتی ہی

کسیکی دل شکنی سے جو خوش کرین دل کو
وہ کون لوگ ہین کیسے ہین کیا ہین مجکو بتا

یقین تو جان گیا ٹوٹ دل مرا و ہین ہین
جو خار چبھکے مرے پانؤن مین ذرا ٹوٹا

وہ شکست بھی اس فقیر کو بھائی
قدح طمع کا اگر توڑے سنگ استغنا

## لوازم انسانی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

فکر معاد یان جسے شام و سحر نہین
حیوان سمجھتے ہین ہم اُسے وہ بشر نہین

سرکش کو باغ دہر مین کیکی کا پھل کہان
دیکھو کہ سرو مین کبھی ہوتا ثمر نہین

انسان گھر ہی علم و فن اسمین ہی آب و تاب
بے آب وہی آدمی کو علم گر نہین

کیون سب خریدتے ہین پر آمد ارکو
بے آب کا خریدتا کوئی گہر نہین

دل صاف ہی وہ جسمین کہ ایمان کا نور ہی
اندھا ہی جسکی آنکھ مین نور بصر نہین

علم و تواضع و ہنر و داد و یاد حق
جس شخص مین یہ وصف نہین وہ بشر نہین

ہر شی مین بار وجہر ذاتی کو ہی قیام
دیکھو فروغ بخش ہمیشہ قمر نہین

ظالم جو ہی کبھو نہ کبھو نامراد ہو
ہوتا نہال ظلم کبھی بارور نہین

غفلت سے باز آ ہوس سیم و زر کو چھوڑ
دار فنا ہی شیر یہ سونے کا گھر نہین

## ہوا کے فائدے

بحر خفیف مخبون محذوف
فاعلاتن مفاعلن فعلن

نفع کیا کیا ہوا کو بخشا ہی
صحت جسم اسمین پیدا ہی

بعض اوقات اگر ہوا نہ چلے
کبھی دن رات اگر ہوا نہ چلے

دم مین آدمی پڑین بیمار
میوے فاسد ہون کھیت پھل کٹنا

آئے طاعون یا وبا آئے
غلے پر آفت و بلا آئے

کھلگئی قدرت خدائے عباد
حسن تدبیر ہی یہ جنبش باد

خبر اس بھید کی تجھے مین دون
حکمت اصل ہوا کی تجھسے کہون

فی الحقیقت صدا ہی ایک اثر
متصل ہو کے وہ بکید مگر

تاب دوری کی نہین ہی دلکو تاب — یون جلون ہون دنکو جیسے آفتاب
آپ سے صاحب نہین کچھ دور ہون — گردش افلاک سے مجبور ہون
شمع سان ہی رشتۂ الفت تمام — سب پہ روشن ہی کہ ہم سے مدام
مختصر کرکے کرون مین کیا رقم — قصۂ فرقت نہین ہوتا ہی کم
آپ نے لکھا تھا ہمنے چند خط — تمکو شبہے یان نہ پہونچے ہی غلط
خط اگر آتا تو لکھتا مین جواب — ای کرمفرماے من وہین شتاب
صورت نامہ لفافہ چشم یان — انتظار خط مین ہی وا مہربان
یہ نتھا معلوم کچھ کہیے یقین — ڈاک بیٹھی ہی اُدھر کو یا نہین
خط کے آنے پہ نہ کرتا انتظار — نامہ ہاے شوق لکھتا لاکھ بار
گر پہونچ سکتے نہ جلدی ڈاک مین — یک قلم نرگس نمطوہ تاک مین
پہونچتا با آرزوہاے تمام — اپنی آنکھون سے تمھین ای نیکنام
کیا لکھون بس حال مجبوری بھلا — جب قلم کا سینہ شق ہونے لگا
چاہیے اپنی خبر لکھا کرو — بیقراری دور ہو تسکین ہو
روکے کہتا ہی قلم اب مجھکو تھام — ختم کرتا ہی یہ لکھکر والسلام

## مذمت زر

ہنر کو مفلسی ہرگز ضرر نہین کہ نہین — چنار کو تہیدستی سے نقص جوہر کا
فتادگی مین یہ عزت ہی دیکھ ای سرکش — کہ نیک و بد نے کیا نقش پا کو راہنما
فقیری زینت دنیا سے محض مختلف ہی — لباس زر کو پہنکر نہو تو بوم طلا
نہین ہی کام مجھے شعر و شاعری سے ولے — خرد نے مجھکو نصائح سے بارہا یہ کہا
زبان پہ لا سخن خوب کو نہ رکھ دل مین — کہ اُس گہر کی نہین قدر جو صدف مین رہا
برنگ عکس سبکسار ہو جہان مین تو رہ — کہ موج حوادث نہ دیوے تجھکو بہا

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف مقطوع
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

لبسکہ لیتا ہون ہر مہینے قرض — اور رہتی ہی سود کی تکرار
میری تنخواہ مین تہائی کا — ہوگیا ہی شریک ساہوکار
میری تنخواہ کیجے ماہ بماہ — تا نہو مجھکو زندگی دشوار
ختم کرتا ہون اب دعا پہ کلام — شاعری سے مجھے نہین سروکار
تم سلامت رہو ہزار برس — ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

## ایک دوست کے خط کے جواب مین خط استثنا قیہ

خان صاحب مشفقی والا نشان — مظہر لطف و نسیم و مہربان
بعد اظہار تمنائے دلی — در جواب نامہ لکھتا ہون جلی
ہاتھ مین ہی خامۂ گوہر فشان — تا کرون دُر ریزی معنی بیان
معنی رنگین اگر لبریز ہو — صفحۂ قرطاس سب گلریز ہو
کیون نہو شیرین کلامی کا اثر — بند بند اسکا ہی مثل نیشکر
گرچہ ہی مُہر خموشی بر دہان — یکقلم ہی کام مین اُسکے زبان
غور سے دیکھو نظر آتا ہی صاف — جون دُر مقصود ہی سینہ شگاف
رفتہ رفتہ پاسے لیکر تا بفرق — مشق الفت مین سدا رہتا ہی غرق
سب یہی کہتے ہین اُسکو اہل فن — ہی بجا شیر نیستان سخن
گرچہ سینہ صاف یان رکھتی ہی لوح — لیکن اسکے سامنے ہی سادہ لوح
چہرۂ تحریر خط دل ہی یہ اب — مو بمو کیجے رقم احوال سب
آپکا پڑھکر خط بہجت نمط — کچھ ہوئی تسکین اس دل کو فقط
شکل نرگس ہی یہ چشم انتظار — رہگئی واہ دیکھکر بے اختیار
ہی خیال اس دل مین یان تک آپکا — ابتدا کو ہو نہ جسکی انتہا
کیا لکھون بیتابی درد فراق — دیکھنے کا ہی تمہارے اشتیاق

بحر رمل مسکس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

## عرضی بگزارش حالِ ملال

بحرِ خفیف مخبون محذوف
فاعلاتن مفاعلن فعلن

ای شہنشاہِ آسمان اورنگ — ای جہاندارِ آفتاب آثار
تھا مین اِک بیوۂ سے گوشہ گزین — تھا مین اِک دردمند سینہ فگار
تُم نے مجھکو جو آبرو بخشی — ہو گئی میری وہ گرمیِ بازار
کہ ہوا مجھ سا ذرۂ ناچیز — روشناسِ ثوابت و سیار
گرچہ از روئے ننگِ بے ہنری — ہون مین اپنی نظر مین آپ خوار
کہ گر اپنے کو مین کہون خاکی — جانتا ہون کہ آئے خاک کو عار
شاد ہون لیک اپنے جی مین یہ ہون — بادشہ کا غلامِ کارگزار
خانہ زاد اور مرید اور مداح — تھا ہمیشہ سے یہ عریضہ نگار
بارے نوکر بھی ہو گیا صد شکر — نسبتین ہو گئین مشخص چار
نہ کہون آپ سے تو کس سے کہون — مدعائے ضمیر دری الاظہار
پیر و مرشد اگرچہ مجھکو نہین — شوق آرائشِ سر و دستار
کچھ تو جاڑے مین چاہیے آخر — تا نہ دے بادِ زمہریر آزار
کیون نہ درکار ہون مجھے پوشش — جسم رکھتا ہون ہے اگرچہ نزار
کچھ خریدا نہین ہے اب کے سال — کچھ بنایا نہین ہے اب کی بار
رات کو آگ اور دن کو دھوپ — بھاڑ مین جائین ایسے لیل و نہار
آگ تاپے کہان تلک انسان — دھوپ کھاوے کہان تلک جاندار
دھوپ کی تابش آگ کی گرمی — وقنا ربنا عذاب النار
میری تنخواہ جو مقرر ہے — اُسکے ملنے کا ہے عجب ہنجار
رسم ہے مردہ کی چھ ماہی اب — خلق کا ہے اسی چلن پہ مدار
مجھکو دیکھو تو ہون بقیدِ حیات — اور چھ ماہی ہو سال مین دو بار

دن کو تو بیچارا وہ پڑھایا کرے لڑکے
شب خرچ لکھے گھر کا اگر ہندسہ دان ہے

تسبیر یہ ستم ہے کہ نہالی تلے اُسکے
لڑکون کی شرارت سے سدا خار نہان ہے

بھاگے یہ عمل کرکے وہ شیطان کا لشکر
دیوانہ کئی ہاتھ تعاقب مین دوان ہے

اب کیجیے انصاف کہ جسکی ہو یہ اوقات
آرام جو چاہے وہ کرے وقت کہان ہے

جس روز سے کاتب کا لکھا حال مین سے
ہر صفحۂ کاغذ پہ قلم اشک فشان ہے

وہ بیت ٹکے سیدھے لکھنے کو ہے محتاج
خوبی مین خط اب اُسکا بہ از خط بتان ہے

یہ بھی مین تکلف ہی سے کہتا ہون وگرنہ
آفاق مین ان چیزون کی اب قدر کہان ہے

احیا ہو جو موتی کا زمانے مین نئے سر
خطاط کی اتنی ہی رہے قدر جو بان ہے

ہر یہ ہو سوا پانچ ٹکے گدڑی مین جاکر
یاقوت پکارے جو بکاؤ یہ قران ہے

دمڑی کو کتابت لکھین دھیلے کو قبالہ
بیٹھے ہوے وان سیر علی چوک جہان ہے

چاہے جو کوئی شیخ بنے بہر فراغت
چھٹتے ہی تو شعرا کا وہ مطعون زبان ہے

اور اُسکو جو دیکھے کوئی وہ بہر معیشت
اس فکر و تردد ہی مین ہر ایک پریشان ہے

پوچھے ہے مریدون سے یہ صبح کو اُٹھکر
ہے آج کدھر عرس کی شب وز کہان ہے

تحقیق ہوا عرس تو کر داڑھی مین کنگھی
لے خیل مریدان گئے وہ بزم جہان ہے

اور ماحصل اس رنج و مصیبت کا یہ جھیو
ڈالا ہوا وان ڈال کے خود قلیہ و نان ہے

سب پیشہ کو تج کر جو کوئی ہو متوکل
جو رد تو یہ سمجھے کہ مکھوٹہ یہ میان ہے

اور بیٹے کے دل کو ہے خرافت کا یقین
بیٹی کو جنون ہونے کا بابا پہ گمان ہے

بالفرض اگر آپ ہوے ہفت ہزاری
یہ شکل بھی مت سمجھو کہ یہ حشمت جان ہے

نکسا دکھنا منصور علیخان جی کا احوال
چھاتی پہ کٹرکی بیلی اور شیر دہان ہے

آرام سے گھنے کا سنا تو نے کچھ احوال
جمعیت خاطر کسی صورت ہو کہان ہے

ہین خشکی و غرقی کے تفکر مین شب و روز
نہ امن ہی دل کے تئین نہ جی کو امان ہی

گر خوان و خوانین کی کرے کوئی حکایت
اُسکا تو بیان کیا کرون تجھسے کہ عیان ہی

ہر عمدہ کے دروازے پہ زین پوش قنات
پوچھے ہی ہر اک شہ سے تو اب کہان ہی

ہر گھر مین وہ چاہے کہ مین فوارہ سا چھوٹون
ہر کوچے مین جون آب چکا بودہ دوان ہی

دیوان کی بخشی کی ہیوقات کی خاصہ
مانند کنھیا کے جہان دیکھیو تہان ہی

ہر بات پلٹتا ہی یہ صبح سے تا شام
پیپل کے پتوے کی طرح منھ مین زبان ہی

لاوے جو کچہری سے وہ دامون کا سیاہ
للچاوے موکل کو یہ کیا خوب مکان ہی

سو ماہے پہ بیٹھے ہی دلے پانسو کی جی
اور زر کے اجارے کی بھی اُردو مین دکان ہی

بتاوے غرض پیسے اُڑا کر ہوے روپوش
گھر جا کے پکارے جو کوئی لالہ کہان ہی

جو وقت سُنا یہ وہین آواز دیا کر
آپ ہی کہا گھر مین سے کشن چند کے یان ہی

پھر ہو جو موکل سے کہین راہ مین بھینٹا
اُستاد کا جاگیر پہ اُس سے یہ بیان ہی

عرضی پہ ہو اسم سیاہ پہ ہو جسم
پروانہ مین تبدیر ہون تصدق مری جان ہی

کاہے کی غرض عرضی ہی اور کیسکا سیاہ
کیدھر ہی وہ پروانہ وہ جاگیر کہان ہی

انصاف جو کیجے تو نہین اُسکی بھی تقصیر
سب ماحصل ان باتونکا اک پیچ و زبان ہی

شاعر جو سُنے جاتے ہین مستغنی الاحوال
دیکھے جو کوئی فکر و تردد تو یہان ہی

مشتاق ملاقات اُنھون کا کس ناکس
ملنا نہین اُنسے جو فلان ابن فلان ہی

گر عید کا مسجد مین پڑھے جا کے دوگانہ
نیت قطعہ تشنیت خان زمان ہی

تاریخ تولد کی رہے آٹھ پہر فکر
گر رحم مین بیگم کے سُنے نقطۂ خان ہی

اسقاط حمل ہو تو کہین مرثیہ ایسا
پھر کوئی نہ پوچھے میان مسکین کہان ہی

ملائی اگر کیجے تو ملا کی ہی یہ قدر
ہون دور دنی اُسکے جو کوئی شنوی خوان ہی

اور ماحضر آخوند کا اب کیا مین بتاؤن
یک کاسۂ دال عدس و جو کی دو نان ہی

بے وقت خورش اُسکی جو ہو اپنے تئین بھوک
تو کیا کہون تجھسے مین مصیبت کا بیان ہی

گھڑیال کی چُپ بیٹھے ہوے گنتے ہین گھڑیان
اور رسج خلا دون مین جون اسپ دوان ہی

خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اوپر چرت
مُنھ صورت سوفار کمر شکل کمان ہی

صیغہ مین طبابت کے بھلا آدمی نوکر
سو دو سو روپے کا جو کسی عمدہ کے یان ہی

صحبت ہی یہ اُس سے اگر آقا کے تئین چھینک
آوے تو وہ اُسکو بخشونت نگران ہی

دیتے ہین منگا تیر و کمان ہاتھ مین اُسکے
ٹھنڈی ہوا آنے کا گر اُسوقت گمان ہی

اور ماحضر اوپر جو وہ نواب کو دیکھے
کھانا تو وہ کھاتے ہین پہ اُسکو خفقان ہی

مطبوخ مین ہی خربزہ اور خربزے پر دودھ
ہی دودھ پہ مچھلی تس اوپر گاؤزبان ہی

یہ بھی تو نہین ہی کہ اُسی سے ہو تسلی
اس سب پہ تفقن کے لیے مسنی نان ہی

اسمین جو کہین درد اُٹھا پیٹ مین اُنکے
پھر بوعلی سینا ہی تو وان ہیچمدان ہی

رکھتے ہین غرض مرگ سے لڑنے کو سپاہی
گر نوکری سمجھو یہ طبابت کی کہان ہی

سودا گری کیجے تو ہی اسمین یہ مشقت
دکھن مین بکے وہ جو خریدے صفہان ہی

ہر صبح یہ خطرہ ہی کہ طی کیجیے منزل
ہر شام پہ دل وسوسۂ سود و زیان ہی

لیجا جو کسی عمدہ کی سرکار مین وہ جنس
یہ درد جو سنیے تو عجب طرفہ بیان ہی

قیمت جو چکاتے ہین تو اسطرح کی نالت
سمجھے ہی فروشندہ پہ دزدی کا گمان ہی

جب مول مشخص ہوا رضی کے موافق
پھر مسپون کی جاگیر کے عامل پہ نشان ہی

پروانہ لکھا کر گئے عامل کنے جو وقت
کہتا ہی وہ پیسا ابھی مجھ پاس کہان ہی

اودھر سے پھر آئے تو کہا جنس ہی لیجا
دیوان یہ بات یہ کہتے ہین گران ہی

آخر کو جو دیکھو تو نہ پیسے ہین نہ وہ جنس
ہر اک متصدی سے میان اور تیان ہی

ناچار ہو پھر جمع ہوے قلعے کے آگے
جو پالکی نکلی تو یہ فریاد کنان ہی

دو بیل کی جا کر جو کہین کیجیے کھیتی
اور مینھ بھی ہو افق کا پڑے تو توسمان ہی

مجموعۂ سخن از جناب مفتی صدر الدین صاحب آزردہ

رول

حضرت سعود اکو سنا بولتے یارو
ما مین کیا عرض کہ فرمائے حضرت
نکار یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہجا
کیا کیا مین بتاؤن کہ زمانے کی ہی شکل
گھوڑا لے اگر نوکری کرتے ہین کہی
گذرے ہی سدا یون علف و دانہ کی خاطر
ثابت ہی جو وگلہ تو نہین موزون تجھ حال
کہنا ہی نفر غزے کو صراف سے جاکر
یہ سنکے دیا کچھ تو ہوئی عید و گرنہ
اس رنج سے جب پڑھ گئے چھتیس مہینے
لیتے ہین ہرن روسپی وہ تو دوما ہا
تلا جو اذان دے ہی تو منہ سوندھ کے اسکا
رینگے ہی گدھا آٹھ پہر گھر مین خدا کے
اور وہ جو ہین کمزور سو دان کے بیٹھے
اٹھا اٹھکے دکھاتے ہین سنہین چال دوانا
یون بھی نہ ملا کچھ تو ہر اک پالکی آگے
کوئی سر پہ لیے خاک کوئی چاک گریبان
ہندو و مسلمان کو پھر اس پالکی اوپر
یہ مسخرگی دیکھ کے جب صاحب اترتی
گر ہو بھیجے جاکر کسی عمدہ کے مصاحب
وہ جاگے جو راتون کو تو بیٹھے ہین دوانو

اللہ رے اللہ یہ کیا نظم بیان ہی
آرام سے کٹنے کی کوئی طرح یہان ہی
اس امر مین ناصر نوشتون کی زبان ہی
ہی وجہ معاش اپنی سو جسکا یہ بیان ہی
تنخواہ کا پھر عالم بالا پہ نشان ہی
شمشیر جو گھر مین تو سپر بنیے کے یان ہی
تیرون مین ہی پہ گیری تو بے چارہ کمان ہی
بی بی نے تو کچھ کھایا ہی فاقہ سے میان ہی
شوال بھی پھر ماہ مبارک رمضان ہی
تنخواہ کا پھر بننا تو اس شکل سے یان ہی
شک وہوس و ڈھرکے کی جنہین تاب و تون ہی
کہتے ہین کہ خاموش مسلمانی کہان ہی
نی ذکر نہ صلوات نہ سجدہ نہ اذان ہی
رستے کے جو آگے کی ہر ایک دکان ہی
وہ بار رد اس عہد مین جو خرد و کلان ہی
اس بیچ سے رسالے کا رسالہ ہی ان ہی
کوئی رووے ہی منہ پہ کوئی نعرہ زنان ہی
ارتھی کا تو ہم ہی جنازے کا گمان ہی
کرتے ہین وہان عرض تو نی ہی وہان ہی
اسکی تو اذیت ہی یہی آفت جان ہی
کیسا ہی اگر اپنے تئین خواب گران ہی

سفر مین رنج ہی اندوہ و غم ہی — وطن کا چھوٹنا یار و ستم ہی
نہ دکھلائے خدا رنج غریبی — کہ ہی رہنا وطن کا خوش نصیبی
شہ کونین نے کی جب یہ تقریر — ہوے پیر و جوان سب سنکے دلگیر
فراق رام کی کب تھی انھین تاب — رہے ہے غم سے پریشان بیخور و خواب
بچشم لطف دیکھا رام نے جب — مری فرقت مین نالان خلق ہی سب
مری فرقت انھین ہی ناگوارا — وہان کی اپنی قدرت آشکارا
ہوے غافل جوان و پیر و کودک — نقاط لفظ شب جب وہ ہوے حک
وہان سے تب ستونت و رام لچھمن — ہوے سوے بیابان جلوہ افگن
قریب میرپور پہونچے شتابی — یہان وقت سحر آئی خرابی
ہوے سب عاشقان رام بیدار — ہوے سب نشۂ غفلت سے سرشار
نہایا کچھ نشان رام و لچھمن — دل و جان سے نظر آتے تھے وہ تن
دوان صحرا مین تھے یون بادل آزار — برائے مہرہ بیکل جسطرح مار
بیابان مین تھے یون ہر ہمت یوان — پیاسا جسطرح ہو آب جویان
تڑپتا تھا کوئی صحرا مین غمناک — مثال ماہی دریا سر خاک
فراق سرو مین کوئی لب جو — بہ نگ فاختہ کرتا تھا کو کو
تلاش گل مین گریان شکل بلبل — سیان دشت کرتا تھا کوئی غل
نہ آئے جب نظر وہ غیرت گل — ہوے آوارہ شکل نکہت گل
خراب و خستہ و غمگین و مضطر — پھرے سوے اودھ با دیدۂ تر
ہوے داخل اودھ مین بادل آزار — لگے وعدے پہ کرنے زیست نا چار

سودائے وقت کا ہر کو ہے

اب سامنے میرے جو کوئی پیر و جوان ہی — دعوی نکرے یہ کہ مرے منھ مین زبان ہی

مقبول منا عیل منا عیل منا عیل فعلن

ہوے سب رام کے در پئے جز و کل
بزنگ خار پکڑا دامنِ گل

جدا جسدم ہوے وہ غیرتِ باغ
دل و حسرت نے کھایا لاکھ داغ

پڑا شہر اودھ مین شور و شیون
چلے ہمراہ گریان مرد اور زن

اودھ مین یہ ہوا رونے کا سیلاب
ہوے ہر جا لبالب نہر و تالاب

رواق و طاق و منظر کا اڑا رنگ
ہوا غم سے شبیہ سنگ

زبس تھے غم سے گریان سقف و دیوار
نظر آتے تھے روزن چشمِ خونبار

مکان شاہ کے ہر طاق و منظر
پڑے گریہ تھے شکل دیدۂ تر

ہزارون چشم سے روتا تھا دریا
حباب اُسکے ہوے دیدے سراپا

کیا غم سے سحر نے پیرہن چاک
اُڑائی سر پہ اپنے شام نے خاک

جہان گریان تھا سب آہ و فغان سے
فرشتے گلفشان تھے آسمان سے

نہ کھولی آنکھ ایسی شہ نے کی بند
یکایک جبکہ چھوٹے دونون فرزند

زمین پر شاہ تھا اسطرح بیتاب
کہ ہو جسطرح سے آتش پہ سیماب

فزون تھے ہر گھڑی درد و غم و آہ
بہے لختِ جگر اشکون کے ہمراہ

لہو تھا ہر بُنِ مژگان سے جاری
پسند آنکھون کو آئی اشکباری

اودھ مین زاغ نالان بن بنین بلبل
اُگے کانٹے یہان پھولے وہان گل

چلے جسدم اودھ سے رام و لچھمن
گرا لنکا مین سر سے تاج راون

ہوئی پیدا دگر کو بدشگونی
دکھائی نیک بختی نے زبونی

ہوے جس جا پہ وارد رام جاکر
ہوے شب باش مرد و زن و انپر

تلفی رام نے کی سبکی اُس جا
کہا ہر ایک سے دیکر دلاسا

سوے خانہ ہو سب تم رفق افروز
نہو دشتِ صعوبت مین غم اندوز

اودھ مین تم رہو با شادمانی
کرو عیش و طرب سے زندگانی

رہو تم پاس میرے بادل شاد
رہے تا خانمانِ شاہ آباد

کہا سیتا نے اے خورشید امن پاک
نہ ہون جانے سے میرے آپ غمناک

نہین بہتر ہی اس سے کوئی دولت
کرے عورت جو شوہر کی اطاعت

رہا کب دامنِ شوہر ہو زن سے
کہین سایہ جدا ہوتا ہی تن سے

نہین دل کو مرے ہی تاب فرقت
عطا کر خوشدلی سے مجھکو رخصت

خبر سیتا کی سنکے شاہ دسرت
ہوا دل مین بہت بیتاب و طاقت

بلایا جانکی کو باغم و آہ
کہا سب اس سے رنج و محنت راہ

کہا سیتا نے خار کلفتِ دشت
مجھے ہی رام کے ہمراہ گلگشت

شہنشہ نے زبس غم سے ملے ہاتھ
ہوئی سیتا نکل کر رام کے ساتھ

وہ نکلے اسطرح دونون وطن سے
کہ رخصت ہون گل و بلبل چمن سے

ہوا لچھمن پہ جب یہ آشکارا
ہوا بے رام رہنا ناگوارا

ازل سے تھے جو باہم شرط و اقرار
ہوا واجب وفاے عہد ناچار

ہوے پیش پدر حاضر ادب سے
کیا معروض شاہ جان بلب سے

مجھے بھی حکم ہوا ہی صاحب گنج
نہو کچھ رام کو تا راہ مین رنج

برادر کی یہی ہی نیک بختی
رہے پیش برادر وقت سختی

سلف سے عالمون نے اخذ کر
کہا ہی قوتِ بازو برادر

غرض لچھمن ہوے یہ کہکے رخصت
ہوئین بے نور ہر دو چشم دسرت

بہ پیش رام آئے شاد لچھمن
ہوے اک جا پہ باہم جلوہ افگن

کہا شہ نے سومنت پرخرد سے
کہ تو آگاہ ہی سب نیک و بد سے

دکھا کر چار دن بن کا تماشا
اودھ مین پھیر لانا بادلاسا

وہ لایا رتھ بحکم شاہِ دوران
چڑھا کر لے چلا سوے بیابان

جو ہو تقصیر میری وہ معاف ہو
بجا لاؤن جو صاحب کی رضا ہو

نہین درکار مجھکو افسر و تخت
رضائے والدین ہی حاصل بخت

وہی ہی نیک لڑکا اس سرا مین
رہے مادر پدر کی جو رضا مین

خدا دل شاد ہی ایسے پسر سے
نہو جو منحرف حکم پدر سے

سُنی جب رام کی شہ مین یہ تقریر
اُٹھا روے زمین سے شاہ دلگیر

جو آیا دیکھنے سے رام کے ہوش
ہوا با گریہ و زاری ہم آغوش

زبس غم سے نہ تھا یارائے گفتار
رہا مانند نرگس محوِ دیدار

کہا تب رام سے ماں نے بمضمون
بھرت سے مجھکو تم پیارے ہو لاکھون

کیے تھے شاہ نے وعدے مجھسے اقرار
وفا مین اُنکے اب ہی صاف انکار

اگر دنیا مین چاہو بول بالا
بجا لاؤ فقط ارشاد والا

کہا شاہِ دو عالم نے زہے بخت
مبارک ہو بھرت کو افسر و تخت

یہ کہکر شاہ سے رخصت ہوے رام
پڑا دولت سرائے شہ مین کہرام

ہوے مادر سے رخصت رام جاکر
بہت روئی گلے مل مل کے مادر

یہ شاق اُسپر ہوئی بس مفرقت رام
زمین پر مان گری بے صبر و آرام

ہوئی مہتاب سیتا سُنکے یہ حال
پریشان صورت سنبل کیے بال

ہوا جینا اُسے بے رام مشکل
نہ لائے تاب ہجر گل عناد دل

فراق رام ہو کب اُسکو منظور
غضب ہی شمع سے پروانہ ہو دور

سیا پھر آئی پیش مادر رام
پریشان ہوے زلف عنبر بین فام

ہوئی پابوس خوشدامن ادب سے
ہوئی رخصت کی خواہان وے سب سے

ہوئی دلگیر خوشدامن یہ سُنکر
کہا اے راحت دلہائے مضطر

بیابان مین نہین عورت کا ہی کام
مگر برباد ناحق ننگ اور نام

بھرت کو تاج دون اے راحتِ دل — جدائی رام کی لیکن ہے مشکل
نہین قابل سفر کے ہین ابھی رام — قیامت تک رہیگا یہ ترا نام
مناسب ہے کہ اس سے در گذریے — غضب ہے گر جدا لختِ جگر ہو
کہا اُسنے کہ اے شاہِ زمانہ — نہین شاہون کو زیبا ہے بہانہ
نہین ہے جھوٹ شاہون کو سزاوار — نہین اقرار مین واجب ہے انکار
بھرت سے آپکو کیا دشمنی ہے — جو الفت رام کی دل پر بنی ہے
وہ بولی تلخ یون شہ سے ستمگر — نمک چھڑکا لب زخمِ جگر پر
کیا ہر چند دشرت نے بہانا — ولیکن کیکئی نے کچھ نہ مانا
ہوا غلطان زمین پر شاہ خاموش — رہا مطلق نہ تاج و تخت کا ہوش
دلِ مردان ہے ٹکڑے ٹکڑے زن سے — خدا بخشے امان عورت کے فن سے
قوی ہے عورتون کا مکر و نیرنگ — کیے برباد لاکھون تاج و اورنگ
سومنت آیا بوقتِ صبح اُس جا — جو یہ حال پریشان شہ کا دیکھا
کہا روے ادب سے اے شہنشاہ — ہوا کیا آپ کا یہ حال ناگاہ
کہا تم رام کو لاؤ شتابی — پھر آکر پوچھنا حال خرابی
وزیر نامور یہ سُنکے گفتار — حضورِ رام آیا با دلِ زار
کہا اے صاحبِ تکوین و ایجاد — شہنشہ نے کیا ہے آپ کو یاد
اُٹھے یہ سُنکے شادان شاہ کونین — کیا حکم پدر بالرأس والعین
پدر کے سامنے آئے شتابان — زبس حال پدر دیکھا پریشان
زمین پر مضطرب ہے شکلِ ماہی — کہین کلغی کہین ہے تاج شاہی
زمین پر اسطرح تھا شاہ کا حال — ہما غلطان ہے گویا بے پر و بال
کہا تب رام نے با استکباری — کہ ہے کس واسطے یہ سوگواری

کیے غم سے پریشان مشکبو بال
بچھایا مکر و فن کا خاک پر جال

بوقت شب ہوا شاہ نکو رو
محل مین کیتکی کے رونق افروز

پریشان حال دیکھا کیتکی کا
ہوا دلگیر شاہِ عالم آرا

یہ اُسکے عشق مین دیوانہ تھا شاہ
کہ تھی وہ شمع رو پروانہ تھا شاہ

نہ تھی بیتابیِ معشوقہ منظور
نکرتا تھا کبھی نزدیک سے دور

جو فرش گل پہ کرتی تھی سدا خواب
اُسے دیکھا زمین پر درتب و تاب

ہوا آشفتہ خاطر دیکھکر شاہ
سرہانے پر وین پر گیا ماہ

کہا اے جانِ شاہِ عالم آرا
ہوا کیا رنج دل پر آشکارا

ہوا پیدا جہان مین کون سرکش
ستایا کسنے تجھکو اے پری وش

خلافت سے کرون کس شہ کو اخراج
کرون کس بینوا کو صاحب تاج

زروے شکر بولی کیتکی تب
کیا تُمنے مرا کہنا سدا سب

کیے تھے پیشتر دو مجھسے اقرار
کیے تمنے وفا ابتک نہ زنہار

نہین ہے آپ سے کچھ مجکو امید
نہین کھلتا ہے مُجھپر آپکا بھید

کہا دسرت نے اے جانِ شہنشاہ
کرو مطلب سے اپنے مجکو آگاہ

بجا لاؤن اُسے بالراس والعین
دل بیتاب کو بخشو ذرا چین

قسم ہے رام کی گر جان مانگو
تو حاضر ہے نہین افسوس مجھکو

یہ سُنکر کیتکی با دیدۂ تر
ہوئی حاضر حضور شاہ اُٹھکر

کہا مین شاہ سے دو مجھکو مطلب
وفاے عہد ہے شاہون کو انسب

بھرت کو سلطنت کا دیجیے کام
بیابان مین رہین چودہ برس رام

یہ سُنکر ہو گیا بیہوش دسرت
گرا سر سے زمین پر تاج دولت

ہوا چہرہ غم واندوہ سے زرد
کہا یون کیتکی سے بادم سرد

خلافت کا اگر ہو رام کو تاج — ترا فرزند ہو روٹی کو محتاج
یہ سُنکر کیکئی بولی غضبناک — کہ کیا کہتی ہے تو اے شوخ و بیباک
اگر ہو رام کو تاجِ خلافت — بھرت کو ہے زہے فخر و سعادت
مرے دل کے برآئین سب مطالب — بھرت اور رام ہین اک جان و قالب
نہو اُنمین کبھی ہرگز جدائی — اگر ہو اک طرف ساری خدائی
تو ہے بد باطن و بد کار و بد ذات — غضب تو نے نکالی مُنھ سے یہ بات
کہا پھر منتھرا نے با صفائی — بھلائی مین ہوئی حاصل بُرائی
کوئی ہو بادشہ کیا مجکو مطلب — نہین لونڈی سے بیوی ہونگی مین اب
ولے مین ہون کنیز بانوِ شاہ — کیا راہِ نمک خواری سے آگاہ
کہا مین نے براہ خیر خواہی — مبارک رام کو ہو بادشاہی
نہین خواہش مجھے کچھ سیم و زر کی — خطا کی مین نے گر تمکو خبر کی
مجھے مطلب نہین ہے کچھ کسی سے — خوشی اپنی ہے مالک کی خوشی سے
ولے کیا کیجیے اس دل کا چارا — بُرائی ہے تمھاری ناگوارا
زمانے مین یہ روشن ہے سبھون پر — کہ دشمن ہو برادر کا برادر
خصوصاً جبکہ ہووے بادشاہی — مقرر ہو برادر پر تباہی
زبان چرب سے جب کی یہ تقریر — ہوئی تب کیکئی بیزار و دلگیر
نہو دلگیر تب بولی وہ نادان — کہ ہے تدبیر اس مشکل کی آسان
کیے ہین شہ نے جو وعدہ محکم — کہو تم شہ سے آشب شاد و خرم
سحر گہ رام ہون صحرا کو راہی — بھرت کو دیجیے دیہیم شاہی
کیا یون کیکئی کو جبکہ اغوا — ہوا برگشتہ دل پھر کیکئی کا
عروسی پیرہن تن سے کیا چاک — ہوئی آشفتہ غلطان بر سرِ خاک

خوشی کا تھا یہان ساماں سارا
کیا کچھ غیب سے اور آشکارا

اودھ مین دیکھکر شادی کا ساماں
ہوا خیل ملائک دل مین حیران

بصد منت بلایا سرمستی کو
کہا حال اودھ سب اُس سے رو برو

کہا ہی نطق زبان ہر کہ و مہ
دل روشن پہ تیرے ہی عیان یہ

کہ بہر کشتن دیوان ظلم
لیا ہی رام نے اوتار آدم

کرے دنیا مین گر وہ بادشاہی
پڑے خیل ملائک پر تباہی

قوی ہون دیو و جن شاہ ملک پر
شہ جن مسند آرا ہو فلک پر

نہین زیبا کوئی تیرے سوا ہی
فقط تیرا ہمین اب اسرا ہی

یہ کچھ ایسی ہووے قدرت آشکارا
خلافت رام کو ہو ناگوارا

اودھ سے آج صحرا کو روان ہو
ترا احسان ہو ہمکو امان ہو

سُنا جب سارداے یہ فسانہ
ہوئی سوے اودھ پیدل روانہ

ہوئی جاکر وہان پر حیلہ انگیز
نہ پایا کوئی دشمن اُس جگہ تیز

کنیز اک کیکئی کی منتھرا نام
زبس تھی عقل و دانش سے وہ ناکام

کیا نطق زبان کو اُسکے اغوا
وہ نکلی شہر مین بہر تماشا

جو دیکھا یہ اودھ مین جلوۂ عیش
حضور کیکئی آئی بصد طیش

سراپا تن مین روشن آتش خشم
روان مانند دریا چشمۂ چشم

کہا یون کیکئی سے با غم و آہ
کہ کیا غافل ہی تو اے بانوے شاہ

بھرت کو شاہ نے گھر سے کیا دور
خلافت ہی بنام رام منظور

محبت پر ہی نازان شہ کی ناحق
یہ تیرا ہی خیال خام مطلق

بظاہر تجھپہ عاشق ہی شہنشاہ
ولے باطن مین کوسلا کی ہی چاہ

یہ کوسلا کا ہی سب مکر اور فن
کہ بیشک سوت کی ہوسوت دشمن

نظر موے سپید آئے جو شہ کو — زوالِ شب ہوا معلوم مہ کو
کہا دل مین کہ آیا دورِ پیری — نہین زیبا ہی اب تاجِ امیری
مناسب ہی کہ اپنے روبرو اب — یہ تاج و تخت بخشون رام کو سب
کرین رام اب اودھ مین بادشاہی — کرون صحرا مین اب یادِ الٰہی
غرض یہ مشورہ ٹھہرا کے ناگاہ — حضورِ پیرِ دانا دل گیا شاہ
بجا لایا قدمبوسی کے آداب — دلِ مرشد کیا خدمت سے شاد اب
کیا درپیش اپنا مقصدِ دل — بہت شاداں ہوا درویشِ کامل
کہا شہ نے یہ اُسنے شاد ہوکر — کہ ہی تجویز شاہنشاہ بہتر
زہے طالع زہے ساعت زہے بخت — کہ جسدن رام بیٹھے برسرِ تخت
کیا جب پیرِ دانا نے یہ ارشاد — ہوا شاہنشہِ آفاق دل شاد
بخشت نامور کو لیکے ہمراہ — سوے دولت سرا آیا شہنشاہ
سومنت خانسامان کو بلایا — اُسے مرکوز باطن سب جتایا
غرض سنکر شہِ عالم کا ارشاد — سومنت نامور نے با دلِ شاد
مہیا سب کیا سامانِ شاہی — کیا آراستہ ایوانِ شاہی
کہا جو کچھ بخشت نامور نے — کیا حاضر وزیرِ پُر ہنر نے
ہر اک دریا کے آبِ پاک لائے — گل و برگِ درختان سب منگائے
کیا اسباب عشرت جملہ حاضر — ہوئے ارباب فرحت جملہ حاضر
ہوئی ظاہر اودھ مین جب خبر یہ — ہوئے دل شاد و خرم سب کہ و مہ
اسیرانِ جہان از خاص تا عام — سب آئے سُنکے حال فتحۂ رام
حریمِ بادشاہی مین ہوئی دھوم — ہوئی خوش بانوے فرخندہ مقسوم
ہوئی چشمِ فلک پُر خون حسد سے — نہ باز آیا وہ اپنے فعلِ بد سے

یہ وہ زنبور ہی جس نے ستم کیش
کہ پہلے نوش دے پیچھے ڈسے نیش

کرون اب تمکو اس مضمون سے آگاہ
کہ جب سے رام و سیتا کا ہوا بیاہ

بشاشت تھی اودھ مین روز افزون
خوشی تھی چار سو سے ربع مسکون

سرور و عیش و راحت و مسرت تھا
اودھ مین تھی خوشی گردون کو غم تھا

کف افسوس ملتا تھا ستمگر
برائے تفرقہ تھا حیلہ پرور

قضارا ایک دن وہ آگیا گھات
بگاڑی ایک دم مین سب بنی بات

خوشی سے رام و سیتا یعنی اک روز
مکان پاک مین تھے رونق افروز

پئے دیدار روئے رام و سیتا
قدم رنجہ کیا نارد نے اس جا

سرود و عیش کا لب پر ترانہ
میان عاشقان حق یگانہ

جو دیکھا رام نے نارد من آئے
سراپا اٹھکے با تعظیم لائے

پرستش کی قدم دھوئے ہوئے شاد
بزرگی اسکو بخشی حد سے ایزاد

مدارا سے بہت پیش آئے جب رام
کہا نارد نے تب برہما کا پیغام

تسلی کی کیا نارد کو رخصت
لگے سیتا سے کہنے خود بدولت

کہ ہی ایفاے وعدہ مجھکو منظور
کردن دیوان بد کو دہر سے دور

نہ کیونکر ہو وہان ہنگامہ برپا
گذر نارد کا ہو ناگاہ جس جا

جہان ہو تفرقہ بیٹھے بٹھائے
یہ ہی ضرب المثل نارد من آئے

شہنشاہ اودھ تھا یعنی اک روز
سریر زرفشان پر رونق افروز

مرصع سر پہ زیبا تاج زرین
عیان چہرے سے نور ماہ و پروین

پئے آرایش تاج زرافشان
کیا آئینہ پیش روے تابان

نگاہ شہ پڑی کاکل پہ اکبار
سفید آئے نظر بال سیہ مین دو چار

خزان دیکھی بہار زندگی مین
امان دیکھی خدا کی بندگی مین

آئینہ دیکھا اگر پیری مین یاد آیا شباب
آگے صورت اور تھی اب اور ہی صورت ہوئی

جتنے کامل ہین فنا کے بعد ہی اُنکی نمود
خلق سے معدوم جب عنقا ہوا شہرت ہوئی

بعد مدت قید سے محبوس چھوٹا ہی اسیر
جسم خاکی سے جو نکلی روح کو راحت ہوئی

## رفاہ عام مین ثواب اور نام آوری بھی ہی

بحر مضارع
فاعلاتن مفاعلن فعلاتن

رہ کے دنیا مین کیجیے وہ فکر
بعد کوئی کرے نہ بی ذکر

ہی لباس حیات فانی ہی
نقش بر آب زندگانی ہی

آگے کرتے تھے آدمی وہ کام
جسکے باعث ہے ہمیشہ نام

کرتے تعمیر اہل مکنت وجاہ
پل و مہمان سرائے و مسجد و چاہ

اب نہ وہ دن ہین اور نہ وہ رتین
رہ گئین یادگار رہ باقین

وہ جو تھا ایک شخص موسن خان
غور کر کیجیے تو اب ہی کہان

لیک وہ کر گیا ہی ایسا کام
کہ سدا یاد جتا ہی اُسکا نام

نزد اہل خرد کبھی نہ مُوا
جسکا نکلا ہی اسطرح کا کُوا

کیا کُوا ہی کہ جسکی سُنکے بنا
چھپکے آوے ہی دیکھنے دریا

نالے آٹھ آنسوون سے روتے ہین
شرم سے ڈوبے آب ہوتے ہین

## راجہ رام چند جی کا بن باس ہونا

بحر ہزج مسدس مقبوض
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

مشعبد ہی عجب یہ پیر گردن
کہ ہر دم رسکی ہی صورت دگرگون

جفا پیشہ ستمگر فتنہ خو ہی
برائے رنج ہر کس حیلہ جو ہی

اگرچہ پیر ہی لیکن ہی بے پیر
ہمیشہ منقلب ہی اسکی تدبیر

کسیکا خوش نہین آتا ہے عیش
برائے جنگ پھرتا ہی لیے جیش

ہر اک کے عیش مین ہی رخنہ انداز
میان ہر بشر ہی فتنہ پرداز

سدا اس سنگدل کا ہی یہ شیوا
کہ پتھر مارتا ہی دیکھے میوا

جستجو رہتی ہی دولت کا پتا ملتا نہین
سر پھرا کرتا ہی پر مطلب بھا ملتا نہین

ہی تجسس شرطیان ملنے کو کیا ملتا نہین
پر کہین دنیا مین صادق آشنا ملتا نہین

چشم نے کی مدتون گردش تو پایا ایک تل
رزق انسان کو مقدر سے سوا ملتا نہین

وے جو محتاجون کو دینا کچھ دعا ہی بھی
ڈھونڈھتا ہی خاک مین قارون گدا ملتا نہین

المدد موقع مدد کا ہی یہ ای باد مراد
ڈوبتی ہی اپنی کشتی ناخدا ملتا نہین

ڈھونڈھتے پھرتے ہین ہم صحرا مین مثل گرد باد
منزلون یاران رفتہ کا پتا ملتا نہین

ہو گیا کیا جانیے یسجا کے خط کس جا تباہ
صورت عنقا کبوتر کا پتا ملتا نہین

گمرہی خود منزل مقصود کی ہی رہنما
خضر ملجاتے ہین جسکو راستا ملتا نہین

آدمی کیون طالب راحت ہی دریغ مین
چین دانے کو بزیر آسیا ملتا نہین

گلشن ہستی مین یہ آب مروت کا ہی خط
نخل کو پانی بغیر نشو و نما ملتا نہین

شکل آئینہ نہ پوچھو میری حیرت کا سبب
خلق صورت مین ہی معنی آشنا ملتا نہین

حق اگر پوچھو تو یہ بھی نسخہ اکسیر ہی
چھانتے ہین خاک سب مضمون نیا ملتا نہین

رو کے مانگ اللہ سے چاہے جو وسعت رزق کی
شیر دایہ طفل کو بھی بے بکا ملتا نہین

شاعران حال کیا مضمون نو پائین اسیر
ڈھونڈھتے ہین یہ تخلص بھی نیا ملتا نہین

## تنگی مین فراخ حوصلگی

تنگی دل غم کو آخر باعث راحت ہوئی
اسقدر سختی پریشانی کہ جمعیت ہوئی

چھین لیگا کسطرح اسکو زبردستی کوئی
مفلسی بھی کیا کسی زردار کی دولت ہوئی

تیغ قاتل کو دیا سر جان عزرائیل کو
تنگدستی مین کہان قاصر مری ہمت ہوئی

میرے مرنے سے کٹا زندان مین کس کس کا عذاب
ہتکڑی کو طوق کو زنجیر کو فرصت ہوئی

رنگ یکرنگی و دورنگی نے کیا کیا آئینہ
رشتہ رشتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی

بھوک کا غم بھوک مین کھایا کیے ہم عمر بھر
جب ہوئی ہمکو تلاش رزق بے منت ہوئی

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جگر پہ مرے زخم کاری لگا — نہین کچھ بھروسا ہی اب زیست کا
یل پہلیتن کے سراپا نشان — مری مان نے مجھسے کہے تھے عیان
ہجیر سیہ بخت سے بارہا — جو پوچھا تو پوشیدہ اُسنے رکھا
مجھے نام رستم بتایا نہین — رکھا ہاے غافل جتایا نہین
مقابل مرے جبکہ رستم ہوا — تو پُرسان حال اُس سے ہردم ہوا
رکھا اُسنے بھی نام اپنا نہان — کیا میرے آگے نہ ہرگز عیان
کوئی کیا کرے کسکا ہی اختیار — نہین چارہ تقدیر سے زینہار
پسر کی اجل باپ کے ہات تھی — ازل سے یہ ٹھہری ہوئی بات تھی
یہ احوال سُنکر ہوئے نوحہ گر — زوارہ اِدھر اور رستم اُدھر
گلے کو ٹٹنے سینۂ وسر وہان — کیا دیدۂ تر سے دریا روان
یہ سہراب دلخستہ نے پھر کہا — کسیکو نہین اس جہان مین بقا
نہ تم گریہ و نالہ اتنا کرو — ذرا صبر کو دل مین اب راہ دو
بجُز تمکو مین نے کیا اپنا خون — وہی التماس ایک رکھتا ہون
کہ زنہار اب رستم ارجمند — نہ پہونچاوے لشکر کو میرے گزند
نہو جاکے ترکون سے پھر کینہ خواہ — نہ کھینچے سوے ملک توران سپاہ
کہ مولد مرا ملک توران ہی — مری جاے بازی وہ میدان ہی
اگر زندہ رہتا تو ہر ایک پہر — مراعات کرتا مین شام و سحر
پہ بعد میرے مدارا کرے — تلطف مدام آشکارا کرے
جگر خستہ نے جو کہ اُسدم کہا — تہمتن نے کیسر بڈیرا کیا

## رضا و تسلیم کا بیان

جادۂ راہِ بقا غیر از فنا ملتا نہین — ہی خودی جبتک کہ انسان مین خدا ملتا نہین

نشانی تو دیکھ اب زرہ کرکے وا
کہ مُہرہ ہی بازو پہ میرے بندھا

نہین زخم سے اب یہ طاقت مجھے
کہ کھولون زرہ اور دکھاؤن تجھے

وہ مُہرہ جو دیکھا زرہ کرکے وا
تو رستم نے پھر شور و نالہ کیا

یہ بولا کہ ای جان من بیگناہ
تو کُشتہ ہوا ہاتھ سے میرے آہ

پسر کو کسی نے بھی مارا نہین
نہین یہ ہوا جور ہرگز کہین

نچھوڑیگا زنہار مجکو یہ غم
رہونگا گرفتار رنج و الم

یہی اب ہی بہتر کہ ہون مین ہلاک
کرون اپنے سینے کو خنجر سے چاک

یہ سہراب بولا کہ کیا فائدہ
نہین چارہ زنہار پیش قضا

پڑا تھا سہراب بسمل اُدھر
اِدھر رستم گرد تھا نوحہ گر

جو دیکھا کہ رخش یل نامدار
کھڑا ہی بہت دیر سے بے سوار

سواران لشکر گئے تب اُدھر
تو دیکھا کہ رستم پڑا خاک پر

کرے ہی فغان اور بیتاب ہی
تڑپتا پڑا وان بھی سہراب ہی

یہ جانا کہ زخمی ہین دونون جوان
لگا زخم کاری ہوے ناتوان

اُٹھا کر سر رستم نامور
لگے پوچھنے سب کہ کیا ہی خبر

زرہ پارہ اور چاک کر پیرہن
لگا کہنے یون رستم یلمین

ہوا ہاتھ سے میرے ایسا ستم
رہیگا قیامت تلک یاد غم

مرے روے و سر پر پڑے ہاے خاک
پسر کو کیا مین نے ناحق ہلاک

یہ کہکر وہین کھینچ خنجر لیا
کہ تن سے کرے اپنی گردن جدا

پکڑ کر شتابی سے رستم کا ہات
لگے رونے گردان فرخ صفات

زرارہ نے پارہ گریبان کیا
غم و درد سے شور و افغان کیا

کہا پھر یہ سہراب سے کیا ہی حال
وہ بولا کہ ہی درد مجھکو کمال

یہ سہراب نخوت سے کہنے لگا — کہ جنگال سے میرے ہو کر رہا
تو پھر آج آیا سوے کارزار — عزیز اپنی شاید نہین جان زار
تہمتن یہ بولا کہ جبتک ہی جان — ترے ساتھ ہونگا ستیزہ کنان
وہ کرنے لگے پھر درشتی بہم — ہوے مائل زور و کشتی بہم
بہم خوب زور آزمائی ہوئی — نہ سہراب کو پھر رہائی ہوئی
پکڑ کر کمر بند سہراب کا — زمین سے لیا پہلوان نے اٹھا
پٹک کر زمین پہ اُسے پھر ہین — سر سینہ بیٹھا وہ ازروے کین
یہ سوچا کہ یہ گرد زور آزما — جو پھر اُٹھ کھڑا ہو تعجب ہی کیا
غرض کھینچکر خنجر آبدار — کیا سینۂ و دل کو اُسکے فگار
وہ خستہ جگر کھینچکر ایک آہ — یہ بولا کہ تھے بخت میرے سیاہ
یہان مین جو آیا تو یہ تھی مراد — کہ دیدار سے باپ کے ہون مین شاد
تمناے دل کچھ نہ حاصل ہوئی — بملک عدم جان داخل ہوئی
جو دریا مین اب ہووے مسکن گزین — تو پا جاے بالاے چرخ برین
مرا باپ تجھکو نہ چھوریگا ہان — کریگا ہلاک آنکر ای جوان
کہا نام کیا اُسنے تب یون کہا — کہ ہی نام رستم مرے باپ کا
جب اُس خستہ تن سے سُنا یون سخن — تو غمگین ہوا رستم پہلوان
پڑا ہوکے بیہوش بس خاک پر — جب آیا ذرا ہوش تب نالہ کر
لگا کہنے اُس سے کہ کر یہ بیان — ترے پاس رستم کا کیا ہی نشان
کہ مین ہی سیہ بخت رستم ہون آہ — جہان جسکی آنکھون مین ہووے سیاہ
یہ سہراب نے سنکے پاسخ دیا — کہ صد حیف ای گرد کشور کشا
بہت گرم الفت مرا دل ہوا — ولے تو ادھر کچھ نہ مائل ہوا

اُسے قوت و زور سے لاوے زیر
کرے شوق سے قتل پھر وہ دلیر

یہ سُنکر وہ اُسکے اُٹھا سینے سے
غرض ہاتھ اُٹھایا وہیں کمینے سے

گیا پھر وہ سہراب فرخ نہاد
طرف اپنے لشکر کے خندان و شاد

کہا جبکہ ہومان سے یہ ہجیر
کیا اُسنے افسوس اور یون کہا

کہ عیاری و مکر سے کینہ خواہ
رہا ہو گیا ہاتھ سے تیرے آہ

ندیکھا تھا گاہے فراز و نشیب
تو اک طفل تھا تو نے کھایا فریب

تہِ دام آیا تھا شیرِ ژیان
دیا چھوڑ تو نے کیا قہرمان

ہوئی بے وقوفی یہ تجھسے کمال
رہائی تری اُس سے اب ہے محال

یل نوجوان نے کہا کیا ہے غم
کرونگا اُسے زیر پھر صبحدم

گیا جبکہ رستم سوے خیمہ گاہ
رہا شب کو زاری کناں تا پگاہ

دعا اُسنے مانگی کہ اب یا خدا
وہی زور دے مجکو پہلے جو تھا

اُسے ابتدا میں تھا زور اسقدر
زمین چاک ہوتی تھی ہر گام پر

وہ عاجز بہت وقت رفتار تھا
زمین پر جو رام اُسکا دشوار تھا

ہوا تھا تب اِس بات کا خواستگار
کہ کچھ زور کم ہووے یا کردگار

ہوئی تھی مناجات اُسکی قبول
مراد اُسکی وہ ہین ہوئی تھی حصول

غرض کرکے شب زاری و انکسار
ہوا زور بیشین کا پھر خواستگار

خدا نے پذیرائی اُسکی دعا
وہی زور اُسکو کیا پھر عطا

## سہراب کا مارا جانا رستم کے ہاتھ سے

سحر دیکھکر قوت و زور تن
ہوا شاد مان پہلوانِ زمن

سپاسِ عنایات پروردگار
بجا لاکے اور رخش پر ہو سوار

گیا شاد و خرم سوے رزمگاہ
ہوا جا کے سہراب سے کینہ خواہ

نشانی جو کچھ چاہیے ہے عیان — ولے نام تیرا ہی مجھسے نہان
کسی نے بتایا نہین زینہار — تو کر نام کو اپنے اب آشکار
تو شاید کہ ہے زال زر کا پسر — یل پہلیتن رستمِ نامور
سرِ صلح ہر چند تھا وہ جوان — پر آئین تھا رستم پہلوان
کہے تھا یہ دل مین یل پہلیتن — نہین طفل کا اعتبار سخن
یہ پاسخ دیا پھر کہ سن ای جوان — نہین مین بھی کودک تو گر ہے جوان
بہت مین نے دیکھا فراز و نشیب — نکونہ مجھسے گفتار کر و فریب
کمر باندھ پشتِ ہیون سے اُتر — کہ ہر گرم کشتی ہون اب ہمدگر
جو دیکھا کہ رستم ہے اب گرم کین — تو ناچار سہراب بولا وہین
تو مائل ہو اسوے کشتی اگر — تو ہان مین بھی کشتی کو حاضر ہون
نہین چاہتا تھا کہ تجھسا جوان — مرے ہاتھ سے کشتہ ہووے یہان
یہ کہکر وہ دونون یل نامدار — لگے کرنے کشتی کے فن آشکار
کیا زور رستم نے وان حد سے بیش — گیا آگے سہراب کے کچھ نہ پیش
ہوا وہ خروشندہ چون پیل مست — کیا زور سے اُسنے رستم کو پست
جو کھینچا پکڑ کر کمربند کو — تو سنبھلا نہ پھر رستمِ نامجو
زمین سے بہم پشت رستم ہوئی — خرابی تہ چرخ پُر خم ہوئی
گرا خاک پر جب یلِ نامور — تو سہراب بیٹھا وہین سینے پر
لیا کھینچ پھر خنجر آبگون — یہ چاہا کہ اُسکو کرے غرقِ خون
کیا حیلہ اُسوقت رستم نے ون — لگا کہنے سہراب سے ای جوان
یہان کا یہ آئین نہین زینہار — کرے زیر جسکو کوئی یکبار
تو سر کو کرے اُسکے تن سے جدا — مگر ہو وہ گر بار زور آزما

جو رطوبات و خلط فاسد ہین ق جتنے فضلات و خلط فاسد ہین
جسم حیوان سے پاتے ہین تحلیل سب بتدریج ہوتے ہین تحلیل
نہین رہتا زمین مین پانی تا عمارت بنے تابانی
صاف ہوجاتی ہی ہوا ساری نہین رہ سکتی کوئی بیماری
کھلین ان فصلون کی جو مصلحتین دفترون مین نہ آئین منفعتین
ہی حمل نام برج اول کا دوسرا ثور تیسرا جوزا
چوتھا سرطان پانچوان ہی اسد چھٹا برج سنبلہ ہے کد
برج ہفتم کا نام ہی میزان برج ہشتم کا نام عقرب جان
ہی نوان برج برج قوس یہان دسوان جدی ہی ان بروج مین
گیارھوان دلو بارھوان ہی حوت نہین ان مین کسیکو جاے سکوت

## زریر ہونا رستم کا سہراب سے

ہوا مہر تابان جو پرتو فگن تو سہراب اور رستم پیلتن
پہن کر زرہ رخش پر ہو سوار گئے سوے میدان بے کارزار
ولے نرم سہراب کا دل ہوا سوے الفت و مہر مائل ہوا
تہمتن سے پہلے ہوا صلح جو کہا وہین ہنسکر کہ اے تندخو
مصمم کیا تو نے اب دل مین کیا ارادہ لڑائی کا یا صلح کا
یہ بہتر ہی ہم تم نہون رزمخواہ کرین آشتی اور شام و پگاہ
بہم محفل آراے و مے نوش ہون بچنگ و مے و نے طرب کوش ہون
کرین عہد و پیمان محکم بہم نشیبان ہون اب کینہ خواہی سے ہم
تو یکسو ہوتا اور کوئی جوان یہان آنکر ہو ستیزہ کنان
ترے دل مین پیدا ہوئی تیرہ مہر نہو کینہ جو تو بھی زیر سپہر

دھوپ اگر شام کو نہ ٹل جاتی
پھر تو ساری زمین جل جاتی

کبھی روئیدگی نہ پاتی نبات
ہوتے ضائع تمام حیوانات

پس یہ ہی حکمت خدائے قدیر
جو امور انام کا ہی خبیر

اس طرح اُس خدا نے ٹھہرایا
حکمت پاک کو یہی بھایا

رہے خورشید کو طلوع و غروب
ہی نظام جہان کا یہ اسلوب

شب جلاتے ہین جسطرح یہ چراغ
بار پاتے ہین جسطرح یہ چراغ

جب وہ پاتے ہین کاموں سے رخصت
تب چراغون کو کرتے ہین رخصت

سب یہ ہی نظام عالم ہی
سبب انتظام عالم ہی

گردش ارض مین تفکر کر
اسکے پست و بلند پر ہو نظر

اِسکی تاثیر سے تو ہی ماہر
چار فصلین ہین مختلف ظاہر

اُس مدبّر کی ہی عیان تدبیر
جنّدا قدرتِ حکیم قدیر

آ کے جاڑا جو جاتی ہی گرمی
دخل باطن مین پاتی ہی گرمی

تا نبات و شجر مین اے دانا
مادّے میوون کے ہون پیدا

جب حرارت ہوا مین آتی ہی
تو کثافت ہوا مین آتی ہی

مینھ کے سامان کرتی ہی پیدا
اور باران کرتی ہی پیدا

جسم جاندار ہوتے ہین محکم
قوتین پاتے ہین بوجہ اتم

فصل سرما مین جب نبات و شجر
بھرتے ہین مادّون سے سر تا سر

بے تکلف شروع فصل بہار
حرکت پاتے ہین نبات اشجار

شاہدان چمن اسی سے ہین
گھاس بوٹے شگوفے اُگتے ہین

جبکہ آتی ہی فصل تابستان
ہوتی ہین گرمیان ہوا مین عیان

پختہ ہوتے ہین باطن اثمار
سوکھتی ہین رطوبتین یکبار

لگا کہنے کہ کوئی ہی حاضر — بولا اُسوقت ڈیوڑھی کا ناظر
کہا اُس سے کہ بھر کے رفتا با — محل کے حاضر ورمین رکھوا
غرض اُٹھکے چلا یہ جب وانسے — کہ گیا کان مین یہ مہمان سے
چاہو جو کچھ کہ اب تناول کو — کہدو بُلوا کے تم بکاول کو
اُنھون نے اُسکے موجب ارشاد — کی بکاول کے تئین وہین فریاد
آیا بعد از سماجت بسیار — اِنھون نے پوچھا کچھ ہی ابتیار
بولا تیار تو نہین ہی کچھ — جاؤن ڈھونڈھون اگر کہین ہی کچھ
تو تو لاتا ہون آپ کی خاطر — ورنہ کھاؤ مجھے مین ہون حاضر

## آفتاب

دیکھ حال غروب شمس ذرا — ہین ہزارون منافع ای دانا
نی غروب آفتاب اگر ہوتا — رنج لوگون کو بیشتر ہوتا
عیش وراحت کے ہین سبھی محتاج — استراحت کے ہین سبھی محتاج
نکلین تو ماندگی سے انکے بدن — پائین قوت حواس مرد وزن
قوتِ ہاضمہ قیام کرے — فکر ہضم طعام شام کرے
ہاضمے مین نہو فتور ذرا — پہونچے شب کی غذا سو اچھا
دن ہمیشہ اگر رہا کرتا — محنتین آدمی کیا کرتا
حرص سے راحتین بھلا دیتے — جسم کو آدمی گھلا دیتے
کہ بلاشبہہ لوگ ہین اکثر — مستعد مال جمع کرنے پر
رات کی تیرگی نہ آتی نظر — محنتون سے نہ باز رہتے بشر
متصل ایسے کام کرتے حریص — کام اپنے تمام کرتے حریص
آمدِ شب کا فائدہ سن اور — ہی یہ نکتہ مقام فکرت وغور

بحر مضارع مکفوف ومقطوع
فاعلاتن مفاعلن فعلن

بولے یہ سادگی سے کیا ہی ضرور — بھیگتا جاؤنگا مین اتنی دور
رکھے خالق سلامت آپ کی ذات — نہ کھلیگا تو مین رہونگا رات
یہ سخن جو مین پہونچا اُسکے کان — لگی اُسکی وہین نکلنے جان
سنتے ہی اسکے یون ہوا مضطر — اپنے بیگانے کی رہی نہ خبر
جسکے مُنہ کی طرف کرے تھا نگاہ — یہی کہتا تھا اُس سے بھر کر آہ
کیون میان ابر اسقدر چھایا — حرف رہنے کا درمیان آیا
مضطرب برق سے نہ یون حال — بادلون سے جو اُسکا تھا احوال
کبھو کہتا تھا یار و تیل جلاؤ — کبھی کہتا تھا شیخ ڈونڈھو بناؤ
نگاہ بولے تھا دیکھیو اوپر — آوے ہی آسمان کہین سے نظر
نگاہ بولے تھا پھر ہو جو پیدا — کیسی ہو جائے اپنے گھر مین عید
ناگہ بولا ہی ایک یون فی الفور — کچھ نظر آئے ہی جو کیجے غور
کہا اِن نے یہ سچ ہی میری جان — اے مین تیری زبان کے قربان
لیک یہ نالے جب لگے کہنے — تب تو جھنجھلا کے یون لگا کہنے
کیا برستا ہی یون برس کمبخت — کوہ سے ڈوب جائین لیکے درخت
نہ رہے غرب نے رہے اشراق — چاہیے ہو تمام عالم غرق
لیکے ماہی سبی اور تا مہتاب — کاش ہو جائے ایک قطرۂ آب
غرض اپنی سبی وہ تو کر گذرا — ہو گئی رات اور منھ نہ کھلا
آخر الامر کرکے دل کو کرخت — کہنے لاگا کہ سنگ آمد و سخت
کر چکا اپنے جب اصول فروع — کیا مہمان سے اختلاط شروع
پر نتھا یہ کچھ اور ذکر و سخن — وان بغیر از حدیث مرغ و لبن
وقت آیا جب اُسکے کھانے کا — مرتکب ہو کے اِس بہانے کا

محو ہین رکھتے ہین گو نام و نشان | دید کو اُنکی خدا کی دید جان

## بخیل کی ہجو

ہی خدا کا وہ ایک ثمرۂ نور | جس سے روشن ہی آسمان کا تنور
کرتے اُسکو لگے نہ ذرہ دیر | مہر و مہ کو بشکل نان و پنیر
کیا اُسنے بعرصۂ ایک آن | نقل اختر سے پُر سپہر کا خوان
وہ کرورون نعم کو لذت دے | ذائقے مین زبان انسان کے
کس زبان سے ہو اُسکا شکر ادا | نعمتین کیا کیا اُن نے کین پیدا
میوے ہین باغ مین زمانے کے | واسطے کھانے اور کھلانے کے
فضل سے اُسکے کچھ نہین ہی کمی | لیک وہ کیا کرے جو ہم ہون دنی
سنو یارو کرون ہون مین اک نقل | جسکو باور کرے نہ ہرگز عقل
اتفاقاً اک آشنا میرے | گئے تھے ایک عمدہ کے ڈیرے
جو ہین وارد ہوے یہ وان ناگاہ | اُٹھا چارون طرف سے ابر سیاہ
اُنکے ہوتے جو ابر گھر آیا | صاحب خانہ سخت گھبرایا
نہ خبر پوچھی اُنکی نے احوال | بیٹھتے ہی کیا یہ اُنسے سوال
کچھ ہوا پر بھی تم رکھو ہونگا ہ | گھونگری پٹو کچھ بھی ہی ہمراہ
بولے یہ منہ نتھا مجھے معلوم | ورنہ لاتا مین ساتھ اے مخدوم
جب نہ سمجھے وہ اتنے رمز و تعین | سو جھی یہ بات اُسکے تئین دو مین
جو لگی ہونے قطرہ افشانی | لا رکھی اُنکے آگے بارانی
پھر لگے کہنے یہ بھی اپنے نصیب | آوے مدت کے بعد اپنا حبیب
اور منہ آسمان برساوے | بھیگتا اپنے گھر کو وہ جاوے
یہ تو سادے غریب کیا جانین | اُس مزور کو کیونکہ پہچانین

اہل روم اور چین پیش شہریار — مستعد تھے تا دکھاوین اپنا کار
چینیون نے ایک گھر شہ سے لیا — رومیون کو سامنے اُنکے دیا
تھے مقابل دونون حجرے در بدر — رومی اور چینی لگے کرنے ہنر
چینیون نے رنگ مانگے بار بار — دیدیا شہ نے خزانہ بے شمار
رنگ کی خاطر خزانہ ہر سحر — چینیون کو دیتا شاہ بیدر
رومیون نے کچھ کیا نقش اور زنگ — دور کرتے تھے فقط چہرے سے زنگ
ہو گئے مصروف صیقل مین فقط — سادہ اور شفاف گردون کی نمط
سارے رنگون کی ہی بیرنگی مین بو — رنگ گر ہی ابر بے رنگی ہی ماہ
ابر کے اندر جو کچھ ہی نور و تاب — ہی وہ نور آفتاب و ماہتاب
کر کے صد بار رنگ کے نقش و نگار — ہو گئے مغرور چینی بے شمار
مست ہر ایک جام فرحت سے ہوا — طبل شادی کا بجایا برملا
بادشہ بھی دیکھکر نقش و نگار — رہ گیا حیران و ششدر ایکبار
دیکھکر جب بادشہ فارغ ہوا — رومیون نے بھی دیا پردہ اٹھا
عکس اُس تصویر اُس کردار کا — اُسکی دیوارون پہ سب ظاہر ہوا
تھی صفائی مین زبس آئینہ سان — عکس اُسکا سب ہوا اُس جا عیان
تھا وہان جو کچھ یہان تھا فوق و تحت — دیکھنے سے خیرہ ہوتی تھی نظر
تھی صفائی اُسکی از بس دلربا — دیکھا جسنے اُسکو بس غش کر گیا
رومی و صوفی ہین بس صافی نظر — کھل گیا سب اُنپہ بے کسب و ہنر
نے وہان کچھ درس و تدریس سبق — اِک صفائی سے کھلے ہین زہد طبق
اِسطرح سے قلب کو صیقل کیا — بخل و بغض و حرص و کینہ سب گیا
برتر اُنکا عرش سے ہی مرتبا — رہتے ہین ہر لحظہ نزدیک خدا

حمد کرتی ہی خدا کو عندلیب — غیب سے وہ رزق پاتی ہی عجیب
بے غم و بیفکر دست شہ پہ باز — طعمہ کھاتا ہی ہلا رنج و ناز
ایسا ہی پشہ سے لیکر تا بہ پیل — ہین عباد اللہ وہ ہی نعم الوکیل
آدمی کو رزق کا اپنے الم — ہی فقط کج فہمی سے یہ درد و غم
ہی وہان نعمت کی ورنہ کیا کمی — کردے حق محتاج کو دم مین غنی
غم توکل کا ہی اپنی بیخ کن — وسوسون سے ہی یہ رنج و محن
درد تن ہی موت کا تیری رسول — پھیر مت منھ اس سے تو اے بوالفضول
زندہ جو شیرین یہان ہی وقت موت — تلخ تر حنظل سے اسکی ہو گی فوت
تن پرستون کی ہی بس دشوار نزع — جی قفس مین ہو گا ہو گی دار نزع
جو کہ موٹی ہوتی کھا کر گوسفند — ذبح کرتے ہین اسے اہل پسند
رات اب آخر ہوئی اے عشوہ گر — یا وہ گوئی سے ذرا اب درگذر
مرد و زن کا سن ذرا مجھسے بیان — شوق سامع کو ہی اسکا اس زمان
مرد و زن ہین عقل و نفس سے جدا — رات دن ہی انمین جنگ و ماجرا
زن یہ چاہے ہی کہ ہووے مال و جاہ — ثروت و ظاہر شیخ و خانقاہ
نفس ہی مانند زن کے چار و چہ — مال و دولت کی کرے ہی جستجو
عقل کب اس فکر سے آگاہ ہی — اسکو ہر دم خواہش اللہ ہی

## عیب دور کرنا مقدم ہی ہنر سیکھنے سے

علم باطن کی اگر چاہے مثال — رومیون اور چینیون کا سن بے حال
اپنی نقاشی پہ نازان اہل چین — رومیون کو اپنے غلبے کا یقین
چینی تھے گو فن مین اپنے اوستاد — لیک تھا کچھ رومیون کو ازدیاد
سنکے دعوے اُنکے شاہ کامران — بولا ان دونون کا کیجے امتحان

بحر مضارع مثمن مکفوف محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گئے وہ عیش و نشاط کے دن زمان رنج و ملال آیا
شباب نے غیب سے بدل کی عروج گذر از زوال آیا
کیے ہوئے سے ہوئی ندامت تو پھر کیا کیا خیال آیا
یہ مصرعۂ منجر مصیبت سیند ہمکو کمال آیا
فسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہی

## زمانے کی شکایت اور صبر کی حکایت

کہتے ہین زن نے عرب کی ایک رات — اپنے شوہر سے کہی رو کر یہ بات
کھینچتے ہین ہم بہت رنج و بلا — سب ہین خوش اور ہم ہین غم مین مبتلا
فقر و فاقہ سے ہوا ہی جی تنگ — اپنی درویشی سے درویشون کو ننگ
نان کی جا گہ غذا ہی اپنی درد — پانی کی جا اشک ہی اور آہ سرد
دن کو ہی پوشاک تاب آفتاب — شب نہالی اور بچھونا ماہتاب
قرص مہ حق مین ہی اپنے قرص نان — ہین ستارے بیضہ ہائے ماکیان
خویش و بیگانہ ہوے ہم سے نفور — سامری کی طرح بھاگے دور دور
قرض مانگین ہم اگر اک مشت جو — دے نہ کوئی می اگر کردین گرو
آوے گر گھر مین ہمارے میہمان — کفش ہیچین اُسکی جب ملتی ہی نان
سو رہے گھر مین ہمارے وہ اگر — دلق پر اُسکی رہے اپنی نظر
اِس طرح کا ہاجرا اور گفتگو — صبح تک کرتی رہی وہ بیش شو
یون کہا شوہر نے زن سے صبر کر — اب گئی ہی عمر یہ یکسر گذر
مت کر اب بیشی کمی پہ تو نگاہ — دل سے اپنے کھو دے حب مال و جاہ
صاف و تیرہ دونون جائینگے گذر — بے بقا ہین مت کر انپر تو نظر
دیکھ دنیا مین ہزارون جانور — عیش و عشرت مین ہین بے کسب و ہنر

بحر رمل مسدس مقصور
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

## بے ثباتی دنیا

سرائے دنیا ہی کوچ کی جا ہر ایک کو خوف و بیم دم ہی — مہر

رہا سکندر یہان نہ دارا نہ ہی فریدون یہان نہ جم ہی

مسافر اٹکے ہوا ٹھو مقام فردوس ہی ارم ہی

سفر ہی دشوار خواب کب تک بہت بڑی منزل عدم ہی

نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہی

سرور و عیش و نشاط و عشرت یہ چند انفاس کے ہین جھگڑے

ملال و رنج و غم و مصیبت یہ چند انفاس کے ہین جھگڑے

غرور و تمکین و کبر و نخوت یہ چند انفاس کے ہین جھگڑے

جوانی و حسن و جاہ و دولت یہ چند انفاس کے ہین جھگڑے

اجل ہی استادہ دست بستہ تو بدرخصت ہر ایک دم ہی

مثال بت سب کے سب ہین بیحس یہ دیکھو قہر خدا کی نیندین

یہ جاگے تھے ابتدا مین کسدن جو سوئے ہین انتہا کی نیندین

پڑے ہین کیسے یہ ہاے غافل چڑھی ہین کس کس بلا کی نیندین

نسیم غفلت کی چل رہی ہی اُمنڈ رہی ہین قضا کی نیندین

کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہی

قیام عمر دو روزہ جانی کبھی نہین ایک قاعدے پر

تعلق عیش زندگانی کبھی نہین ایک قاعدے پر

مآل کار جہان فانی کبھی نہین ایک قاعدے پر

بہار گل لطف نوجوانی کبھی نہین ایک قاعدے پر

جو چار دن ہی تو فور راحت تو بعد اُسکے غم و الم ہی

اگر اسمین بشر نہو شاغل — ارتکاب امور ہو باطل
غور سے دیکھ حالتِ اطفال — فہم و درک اُنکو ہی ہنوز مجال
سونپ دیتے ہین یہ معلم کو — کہ کبھی کھیل مین فساد نہو
لہو و بازی مین مبتلا ہون آپ — ہون گرفتارِ رنج مین ہان باپ
یہ نہین بے شغل ہو اگر انسان — بیگمان ہون اُسے بہت نقصان
بد لائل ہوا ہی ثابت یون — متضرر رہون آپ غیر بھی ہون
ہو جو کوئی رفاہ و نعمت مین — حسن افعال نیک حالت مین
ہو مسرت مین اُسکو نشو و نما — ہو فراغت مین اُسکو نشو و نما
حال کیا ہو فساد و طغیان کا — مفسدہ ہو ہزار عنوان کا

## شکر پروردگار

کیا کیا ہی کرم تجھپہ خدائے دو جہان کا — شکر اُسکا ادا کر سکے کیا منھ ہی زبان کا
تازہ ہی ہر چمن حمد خدائے دو جہان کا — کچھ دخل نہین گلشن قدرت مین خزان کا
جو آگیا اِس راہ مین سالک وہی ٹھہرا — گمراہ ہوا جو وہان کا نہ وہان کا
دریائے کریمی مین ہین ہو طرح کے جلوے — دیکھو صدف جسم مین عالم دُرِ جان کا
صحرا مین نہ دریا مین زمین پر نہ فلک پر — موجود ہی پر نام نہین اُسکے نشان کا
دیکھے تو کوئی غور سے قدرت کے کرشمے — شادی کہین بچے کی کہین غم ہی جوان کا
دریائے غضب جوش مین آئے تو غضب ہی — غرقاب سفینہ ابھی ہو جائے جہان کا
بلبل کیطرح عشق مین نالان ہون مین اسکے — ہی جو گل یکتا چمن ہر دو جہان کا
پوشیدہ بھلا کر سکے اُس سے کوئی کیا بات — دانندۂ دو واقف ہی وہ ہر راز نہان کا
دم مارنے کی جا نہین اے صاحب دراک — حقا کہ بیان دخل نہین وہم و گمان کا
لب پر یہی مصرع رہے ہر وقت امانت — شکر اُسکا ادا کر سکے کیا منھ ہی زبان کا

مفعول مفاعیلن مفاعیلن فعولن

خود سے کم نہین ہی کاسۂ سر — صدمہ پہونچے اگر کوئی سر پر
متصل رہنو دماغ کبھی — گل نہو عقل کا چراغ کبھی
بال سر پر جو ہوتے ہین پیدا — سر کو وہ پوستین ہی گویا
تا نہ پہونچائے رنج اُسے سردی — رنج گرمی سے بھی بچائے کبھی
بارش برف مین اگر ہین حجاب — دھوپ مین بھی یہ ہوے سر پہ حباب
ای فضل تو دیکھ رحمت رب — پلک چشم پر خیال کر اب
مثل پردہ خدا نے لٹکایا — رسن و حلقہ سے اُسے باندھا
رسن و حلقہ ہی یہ کسکا نام — شفر رکھا ہی سب نے جسکا نام
چاہین جس دم یہ پردے لٹکا دین — چاہین جس دم اٹھا دین اک پل مین
دیدۂ مردم ایک غار مین ہی — مژہ و پردے سے حصار مین ہی
ہی جو پیچیدہ درمیانہ گوش — کیا ہی حکمت ہی اسمین ای باہوش
پردۂ گوش تک جو پہونچے صدا — یعنی جو ہی مقام سامعہ کا
نہ لگے زور سے ہوا سے صدا — نہو آسیب صدمہ ہاے صدا
نہون تا پردہ ہاے گوش جریح — رہین سالم ہمیشہ اور صحیح

## خدا کی نعمتین

کیا ہی تدبیر کی ہی خالق نے — کیا ہی تقدیر کی ہی رازق نے
کھانے سے ہی زیادہ حاجت آب — بھوک سے پیاس کا بڑا ہی عذاب
طلب آب بہر غسل و وضو — کپڑے دھونے کو احتیاج سبو
چار پایون کو پانی ہی درکار — کھیت ہوتے ہین پانی سے سرشار
اسلیے کی ہی پانی کی کثرت — کہ نہ دے رنج پانی کی قلت
روٹی مین یہ ہی حکم رب جلیل — حرکت سے بشر مین تحصیل

بحر خفیف مخبون محذوف و مقطوع
فاعلاتن مفاعلن فعلن

اِس سے ہی مختلف مزون کی تمیز — اِس سے پاتے ہین لذت ہر چیز
کوئی کڑوی ہی کوئی ہی میٹھی — نمکین کوئی کوئی کھٹ مٹھی
کوئی اچھی ہی کوئی زشت و زبون — مزے سب چیزون کے ہین گوناگون
سب مزون سے زبان واقف ہی — انھین اسرار کی یہ کاشف ہی
جو نہو یہ تو کچھ نہ ہو معلوم — نہو کوئی مزہ کبھی مفہوم
اور بھی ہوتے ہین زبان سے کام — ہی ممد وقت بلع آب و طعام
اِس سے احکام بہر دندان ہی — قوتِ تام بہر دندان ہی
ہونٹھون سے کھینچ لیتے ہین پانی — زندگی تازہ کرتے ہین اپنی
کہ نہو بند حلق مین پانی — پہونچے وہ معدے تک بآسانی
صدمۂ آب سے نہو مجروح — نہ بدن پائے کوئی رنج نہ روح
منھ ہی اور دونون ہونٹھ ہین دو پٹ — بند ہوتے ہین کھلتے ہین چھٹ پٹ
عضو انسان جو ہین وہ ہین اوزار — ہی یہ اک شکل تیشۂ بخار
کبھی لکڑی کے کام آتا ہی — کبھی مٹی کے کام آتا ہی
کیا عبث آدمی کو دانت ملے — ہی عیان حکمتِ خدا اِس سے
کتنے ہین تیز بہر قطع طعام — ریزہ ریزہ ہو تا طعام تمام
کتنے چپٹے بنے چبانے کو — صورتِ آسیا ہین دانے کو
جو غذا توڑتے ہین آگے ہین — جو چباتے ہین اُنکے پیچھے ہین
کہ ہوا دل شکست دانے کی — نوبت آجائے پھر چبانے کی
دیکھے تو اپنے مغز سر کو اگر — ہو عجب حال منکشف تجھ پر
کتنی ہی جھلیون مین لپٹا ہی — صدمون سے امن مین وہ رہتا ہی
نہین کر سکتے عارضے مختل — نہین ہو سکتا ہلنے سے بھی خلل

سر جھکا کر شرم سے چل مثل دال
حاد سان آنکھ اپنی پشت پا پہ ڈال

اور تبسم مین نہ دانت اپنے دکھا
ہو نہ ہرگز سین سان دندان نما

اور نہ رکھ فکر جہان سے دل دونیم
بندہ مت رکھ دل کا غنچہ مثل سیم

فکر دنیا مین نہ ننھا ریش گاؤ
ہی نہین دنیا کو عقبیٰ سے لگاؤ

فکر ہو تو فکر کچھ عقبیٰ کی کر
باندھ اپنی طاعت حق مین کمر

طاعتِ حق مین سدا استادہ رہ
دست بستہ وقت پر آمادہ رہ

ہون ترے جو وقت بھائی ہوشیار
اُنکو بھی تعلیم کر اے نیکبخت یار

نیک رہ لے اُنکو بھی رہ پہ لگا
میرے جینے کا نہین کچھ آسرا

مین چل سے اب تجاوز کر چلا
کیا بھروسا میرے جینے کا بھلا

پر ابھی تک ہون ہلاتا دست و پا
کم نہین ہمت ہوئی میری ذرا

ہی مرے جو وقت تک تھنون مین دم
پیچھے ہٹنے کا نہین مین اِک قدم

اور جب یہ دست و پا دینگے جواب
جستجو کا آپ ہوگا بند باب

پر توقع ہی مجھے خلاق سے
رحم تیرے حال پر بھی وہ کرے

مجھپہ رحمت کی نظر جسطرح کی
ورنہ پیچھے باپ کے کیا چشم تھی

باپ نے میرے کیا جب انتقال
لوگ کہتے تھے نہت ہی جمع مال

جستجو کی مینے جب یہ سُنکے بات
ہاتھ آئے ڈھاک کے تب تین پات

دل سے کی پھر تو یہ مین نے گفتگو
مال کی تجھکو عبث ہی آرزو

باپ نے جب کچھ نچھوڑا اپنا مال
جمع کرنے کا نہ کر تو بھی خیال

چین سے جسطرح اُنکی کٹ گئی
میری بھی کٹ جائیگی یہ زندگی

## مصالح اعضائے انسانی

کی خدا نے جو یہ زبان عطا ۔۔۔ ہی بلاشک عطیہ عظمےٰ

بحر مضارع مکفوف مقطوع
فاعلاتن مفاعلن فعلن

سُنکے یہ وہ اور رنجیدہ ہوا — مُنھ کو پھیرا اُس سے بس ہوکر خفا
پوچھا اُس سے کون کرتا ہی علاج — ہی بہت اصلاح پر تیرا مزاج
یون کہا اُسنے کہ عزرائیل ہی — بہرہ بولا ہی وہ بس فرخندہ پی
مین اُسی کے پاس سے آتا ہون ہا — کہدیا ہی اُسکو تا ہو غمگسار
سنکے وہ باتین ہوا رنجیدہ تر — بہرہ وانسے اُٹھکے آیا اپنے گھر
آکے بہرے نے کہا شکر خدا — مین عیادت یار کی لایا بجا
تھا اُسے گھر ہی سے اُلٹا وہ گمان — سود سمجھا تھا سراسر وہ زیان
دل مین پھر بیمار نے اپنے کہا — مین یہ جانون ہون وہ ہی کان جفا
جوش آیا دل مین پھر بیمار کے — تا بُلا کر سخت و سُست اُسکو کہے
جسطرح کھاوے کوئی گر آش بد — ہو اُسے غثیان ہر دم اور رد
بند کر غصے کو اپنے اے جوان — تا عوض مین اُسکے ہو شیرین ہا دہان

## نصائح دلپذیر بفرزند سعادتمند

بحر رمل مثمن مخذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

اے مرے فرزند دلبند و سعید — حق تجھے دے عمر اور دولت مزید
علم کی تحصیل پر کر دل رجوع — پہلے کر آداب کا نسخہ مشق بیع
بعد اسکے پڑھ تو علم صرف و نحو — نے سبق جتنا نہ کر تو اُسکو محو
چھوڑ غفلت وقت بازی کا نہین — پھر نپاویگا تو وقت ایسا کہین
کر بزرگی سیکھ کر تو اپنا نام — میری فرزندی نہ کچھ آویگی کام
جاہلون سے تو الگ رہ اے پسر — گو ترے ہمجنس ہون او بیخبر
ہو الف سان آئے جب تیرا پڑا — مثل بامت اُسکے آگے رو پڑا
باپ ہو یا مان ہو یا ہو خال و عم — کر ادب ہے سب کے آگے پشت خم
گھر مین جب جاوے تو رکھ نیچی نگاہ — نیک بختون کی یہی ہی رسم و راہ

نیک و بد سے اپنے ہو آگاہ تو | چل نہ اندھون کی طرح سے راہ تو

## بے سمجھی ہوئی بات کا انجام

ایک نے اک روز بہرے سے کہا | ہی بہت رنجور رہتا یہ ترا
تجکو بھی بیمار پرسی ہی ضرور | بات ورنہ یہ موت سے ہی دور
دل مین بہرے نے کہا مین ہون اصم | اسکی مین تقدیر کو سمجھونگا کم
خاص کر وہ اب ہی رنجور و نحیف | صورت اسکی اور بھی ہوگی ضعیف
لیک جانا ہی عیادت کو بجا | تا رہے باقی نہ شکوا اور گلا
بات کا میرے جو کچھ دیگا جواب | مین قیاس اسکا کرونگا بے صواب
جب کہونگا اس سے کیونکر ہی مزاج | وہ کہیگا مجھکو ہی تخفیف آج
مین کہونگا شکر ہی اللہ کا | پھر یہ پوچھونگا کہ کھایا تو نے کیا
وہ کہیگا دال مونگ ای ہوشیار | مین کہونگا ہو وہ تجکو خوشگوار
اس سے پھر پوچھونگا مین حال طبیب | یون کہیگا ہی فلانا وہ لبیب
مین کہونگا بس مبارک ہی وہ مرد | جائیگا اس سے ترا سب رنج و درد
آزمایا مین نے اسکو بارہا | جائے وہ جس جا وہین ہم دے شفا
یہ جو اباتِ قیاسی جی مین ٹھان | پاس اس بیمار کے آیا جوان
بہرے سے رنجیدہ کچھ بیمار تھا | دل مین باتون سے تھا اسکے کچھ گلا
آکے بیٹھا پاس ماندے کے وہ کر | ہاتھ سے دیکھا سب اسکا روی و سر
پوچھا اس سے کسطرح سے ہی مزاج | یون کہا رنجور نے مرتا ہون آج
شکر حق کو سنکے اس بہرے سے اب | ہوگیا رنجور دل مین پُر غضب
سمجھا سے دشمن یہ اسکو خیال | وہ قیاس اسکا ہوا جی کا وبال
پوچھا کھانے کو کہا اسنے کہ زہر | نوش باد اسنے کہا از روے مہر

بحر رمل مثمن محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہی کون ایسا جو صاف نکلے | وقتِ انصاف امتحان سے
راحت امید رحمتِ حق | رخصت ہوتا ہی اس جہان سے

## سچے دوست کی پہچان

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ایک نے پوچھا کسی سے برملا | دوست جانی کی ہین تیرے سچ بتا
بولا وہ اب تو فراغت ہی مجھے | سب مہیا ناز و نعمت ہی مجھے
پوچھ یہ مت کون تیرا دوست ہی | آج تو دشمن بھی میرا دوست ہی
جب خدا نا کردہ تنگی آئیگی | بات یہ تب امتحان ہو جائیگی
گوئن پر اپنے دوست ہوجاتے ہین سب | جو کہے تو وہ بجا لاتے ہین سب
خود غرض جو دوست ہی وہ ہی عدو | بھولیو مت دوستی پر اسکی تو
وہ نہین ہی جی سے تیرا آشنا | وہ تو ہی اپنی غرض کا آشنا
جب تلک تیری غرض اس سے ہی یار | تب تلک تو ہی وہ تجھ سے نثار

## چار چیزون سے ڈرنا چاہیے

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چار چیزون کو نہ تھوڑا جانیو | عرض یہ میری ہی اسکو مانیو
ایک تو ڈر یو بہت سا آگ سے | خوف کیجیو اسکی اندک لاگ سے
کیونکہ اک دم مین یہ کافر ناگہان | پھونک دیتی ہی کہان سے تا کہان
دوسرے دکھ یعنی ہو ہر چند کم | در دل سے کیجیو اسکا نہ غم
کم ہو گو آزار پھر اصلا نہین | اسکو بڑھتے دیر کچھ لگتی نہین
تیسرے پھر خوف کرنا قرض سے | جانیو اسکو زیادہ فرض سے
ایک دمڑی قرض ہو یا لاکھ ہو | دہر مین مقروض کی کب ساکھ ہو
چوتھے عاجز ہووے گو اپنا عدو | ہو جیو امین نہ اس سے ایک مو
جی مین اسکو جانیو سب سے بڑا | سمجھیو سب پہلوانون سے بڑا

## نصائح چند

اُسکا ہی کون جسکی مدد پر خدا نہو — دُوبے وہ ناؤ جسکا خدا ناخدا نہو
اوج و حضیض لازم و ملزوم ہین یہان — کوئی بھلا بڑھا ہی کہ آخر گھٹا نہو
اُس بوریانشین کا دلا مین مُرید ہون — جسکے ریاض زُہد مین بوے ریا نہو
اس پیشۂ جفا سے فلک رو سیاہ ہی — کر خوف باس جور و جفا کے کھڑا نہو
گذرے ہی ہفت جوشن افلاک سے یہ صاف — تیر دعا ہی بار نگاہ جفا نہو
محراب نہ سپہر ہی قائم جہان مین — جب تک کہ آہ و دید کوئی دل جلا نہو
پل مین بہا ئیگا یہ پُل آسمان تلک — سیل سرشک ہی یہ ہوا کی گھٹا نہو
کوسے ہین اب اُسے کہ جو باطن کا ہی بُرا — دیتے اُسے دعا ہین کہ جسمین دغا نہو
راحت مزا نہین ہی بُرائی مین یہان — سبکا بھلا ہو اور کسیکا بُرا نہو

## فضیلت رحم

کیا برسے ہی رحمت الٰہی — باران جیسے کہ آسمان سے
سن رحمت مثل یہ تو نور — اُترے ہی زمین پہ لامکان سے
نازل ہوتی ہی رحمت حق — جسطرح کہ شبنم آسمان سے
نیکون کے خمیر مین ہی رحمت — جون زہ کہ جدا نہین کمان سے
جس سے ہو ظہور اُسکا خوش ہی — خوشتر ہی ولے جو ہو شہان سے
جیسے رکھتا ہی چشم رحمت — تو خالق ارض و آسمان سے
ہرگز مت رکھ دریغ اسکو — تو بھی ہی پیر و ناتوان سے
رحمٰن و رحیم ہی صفت یہ — حق کی سُن رکھ مری زبان سے
پس ہی یہ وصف جس کسی مین — بڑھکر ہی تمام انس و جان سے
انسان ہی نہین ہی جو نہ دھانگے — تعزیر کی آنکھ عاصیان سے

بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

## پچھلے بادشاہون اور نامورون کے حال پر عبرت کی نظر

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ایک دن آخر کو سب اُٹھ جائینگے — کچھ نہ نیک و بد سوا لیجائینگے
مال و منصب کے تئین جائینگے چھوڑ — رشتۂ الفت کے تئین جائینگے توڑ
خویش و بیگانہ کوئی جاوے نہ ساتھ — یک بیک رہجاوینگے مل ملکے ہاتھ
چشم عبرت سے ذرا دیکھو یہان — حضرت آدمؑ سے لے تا اینزمان
کیا ہوے وہ بادشاہِ نامور — کیا ہوے وہ اہل جاہ و اہل زر
کیا ہوا اسکندر صاحبقران — کیا ہوا جمشید دارائے جہان
کیا ہوا قارون و کسریٰ کیقباد — کیا ہوا نمرود اور شدّادِ عاد
کیا ہوا رستم ہوا کیا پیر زال — کیا ہوا وہ کرّ و فرّ و جاہ و مال
کیا ہوے حضرت سلیمانؑ نامدار — کیا ہوے وہ ملک و مال بیشمار
کیا ہوے یوسفؑ عزیز دو جہان — کیا ہوے یعقوبؑ پیر ناتوان
چھوڑنا دنیا کا اک دن ہی ضرور — چار دن کو رنج ہو یا ہو سرور
رنج دنیا کا تحمل کیجیے — عیش باقی کو عوض مین لیجیے
جبکہ مرنا ہی مسلّم دوستو — ہی برابر تخت ہو یا خاک ہو
جتنے قول و فعل ہین اچھی خصال — حشر مین ہر ایک کا ہوگا سوال
ہو سکے جتنی کرو تم بندگی — تا ہووے حشر مین شرمندگی
زندگی مقصود ہر بندگی ست — زندگی بے بندگی شرمندگی ست

بحر رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

### قطعہ

سکندر آیا جہان ناپتا جو تا لب گور — صدا یہ کان مین پہونچی دہان تربت سے
کہ اب نہ کیجیے گام و رسن سے پیمائش — یہان کی ہوگی مساحت بہ قدر قامت سے

میرے ہر حال سے ہی تجکو خبر — مجھپہ روشن ہی میرا خیر و شر
تو رحیم اور گناہگار ہون مین — مغفرت کا امیدوار ہون مین
برہمین حرف این مجتہ کلام — ختم شد والسلام والا کرام

## نیک نیکی سے اور بد بدی سے نہین چوکتے

جس طرح بد کی بدی جاتی نہین — نیک کے جی مین بدی آتی نہین
نیب مین ہرگز نہین لگتے انار — ناشپاتی سے پہلے کیونکر چنار
سیب گولر مین پھلین کس طرح سے — آم کیکر مین لگین کسطرح سے
بیر میں مین بھلا کیونکر پھلین — ٹبر مین کب انگور کے خوشے لگین
نیک نیکی کا ہی پھل اے بیخبر — دیکھ رنگین ہی بدی کا بد ثمر

## نیکون کی نیکی دیکھکر اپنے بد اعمال پر افسوس کرنا

سچ تو ہی انسان انھین کا نام ہی — رحم کھانا جنکا دائم کام ہی
جان پر اپنی ہی دکھ لیتے ہین وہ — کب اذیت اور کو دیتے ہین وہ
اور اک انسان ہین ہم روسیاہ — دمبدم کرتے ہین جو جید گناہ
رحم آتا ہی نہین اصلا کبھی — اپنے خاطر مارتے ہین لاکھ جی
رات دن تن پروری کی فکر ہی — اور کا غم کھائین ہم کیا ذکر ہی
ہم سے روز و شب مین ہی لاکھون کو دکھ — کچھ نہین پایا کسی نے ہمسے سکھ
شرم کر افعال بد سے اے عزیز — کون سے دن آئیگی تجھکو تمیز
ایک دن آخر کو مرنا ہوئیگا — باغ دنیا سے گذرنا ہوئیگا
کرلے نیکی جتنی تجھ سے ہوسکے — نیکیون کا تخم بوکر بو سکے
وہ جو ہین انسان یہی ہی انکا کام — یاد رکھ رنگین یہ نکتہ والسلام

ذات تیری بے عدیل و بیمثال — پاک بے ہمتا قدیر و ذوالجلال
بے ترے حکم اہی آلہ العالمین — ایک پتا ہل نہین سکتا کہین
تجھ سے روشن ہی زمین و آسمان — تیری قدرت کی ہین سب نیرنگیان
کُن کے کہنے سے کیا عالم بپا — اور جب چاہے اُسے کر دے فنا
خاک کے پُتلے کو تو گویا کرے — قطرۂ ناچیز کو دریا کرے
مار کو دم مین گلستان تو کرے — مور کو دم مین سلیمان تو کرے

## مناجات

بحر خفیف مخبون مقبوض مقطوع
فاعلاتن مفاعلن فعلان

اہی خداوند کارساز و کریم — ملک و صانع و قدیم و حکیم
خیمہ برپا کن سپہر بلند — آسمان ساز اور زمین بچھوند
نقش پرداز کارگاہ جہان — کاتب نسخۂ زمین و زمان
تو نے برپا کیے ہین یہ افلاک — خاک کو تو نے دی یہ صورت پاک
تیری صناعی کا ہی سب یہ اثر — نخل مین شاخ شاخ مین ہی ثمر
تجھ سے گوہر نے یہ چمک پائی — تو نے انسان مین دی یہ بینائی
سب کو تجھ سے ملی وجود کی راہ — تیری قدرت پہ تیری صنع گواہ
تو انیس دل غمزدہ ہی — مرہم زخم سینہ ریشان ہی
مغفرت پر ہی تیری سب کو نازش — اہی مرے کارساز بندہ نواز
عرض مطلب مین ہون بہت حیران — شرم سے بند ہو رہی ہی زبان
روسیہ شرمسار و پر تقصیر — روز و شب بند معصیت مین اسیر
مبتلائے بلائے حرص و ہوا — پائے بند جفا و جرم و خطا
ہی عیان تجھپہ حال دل مولا — تیرے آگے بھلا کہون مین کیا
مین سزاوار نار تو ہی نور — مین گنہگار تو خدائے غفور

درک و عقل و فہم ہی یان نارسا
ادّعا عرفان کا ہی محض افترا

حمد کیا لکھون طبیعت دنگ ہی
خامہ میدانِ ثنا مین لنگ ہی

کس سے اُسکی قدر تون کا ہو حساب
جسکے دریا کا فلک ہی اک حباب

## ایضاً

تیرے سوا اُسنا ہی نہین اس صفات کا
حقا شریک کوئی نہین تیری ذات کا

مضمون آبدار کیے یک قلم رقم
بھر بھر دیا ہی موتیون سے مُنھ دوات کا

تسبیح تیرے نام کی ورد زبان رہے
ثابت ہی جب تلک کہ یہ رشتہ حیات کا

## ایضاً

کرون پہلے توحید یزدان رقم
جھکا جسکے سجدے کو اوّل قلم

سرِ لوح پر رکھ بیاضِ جبین
کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہین

قلم پھر شہادت کی اُنگلی اُٹھا
ہوا حرف زن یون کہ ربّ العلا

نہین تیرا کوئی نہو گا شریک
تری ذات ہی وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ

پرستش کے قابل ہی تو ای کریم
کہ ہی ذات تیری غفور و رحیم

رہِ حمد مین تیری عزّ و جل
تجھے سجدے کرتا چلون سر کے بل

وہ الحق کہ ایسا ہی معبود ہی
قلم جو لکھے اُس سے افزود ہی

کہ عاجز ہی یان انبیا کی زبان
زبانِ قلم کو یہ قدرت کہان

اِس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہین
سوا عجز درپیش یان کچھ نہین

## شکرِ خدائے کردگار

شکر صد شکر ای خدائے ذوالجلال
ای کریم بیمثال و بے زوال

کس زبان سے ہو ادا تیری ثنا
ہو پہنچے کیا بندے کی عقل نارسا

تو نہین محتاج توصیفِ جہان
ہم سے کیا ہو تیری قدرت کا بیان

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف و مکفوف
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر تقارب مثمن مقصور
فعلن فعلن فعلن فعلن

بحر مضارع مثمن مخذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

# حمد

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

حمد بیحد اُس خدائے پاک کو
نور ایمان جسنے بخشا خاک کو
خاک کو پُر نور سر تا پا کیا
قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

## حمد بہاریہ

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

حمد لائق داورِ اکبر کو ہی
خالقِ اشیائے بحر و بر کو ہی
ہی یہ ادنیٰ وصف اُس خلّاق کا
باغبان ہی گلشنِ آفاق کا
ہی عجب وہ صانعِ رنگین نگار
جسنے پیدا کین بہارین بیشمار
یہ نگارستانِ عالم کا چمن
ہی نسیم لطف حق سے خندہ زن
اُسنے دکھلائین بہارین بیشمار
گل کھلائے سیکڑون لاکھون ہزار

## ایضاً

بحر رمل مسدس مخبون
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہی وہی بس قابلِ حمد و ثنا
جسکی ہی نی ابتدا نی انتہا
وہم اس رہ مین قدم فرسودہ ہی
اور پائے فہم خواب آلودہ ہی

# مجموعۂ سخن حصۂ اول

مشتمل بر کلام شعرائے متقدمین و سخنوران متاخرین مع اصول شعر و تذکرۂ شعرا

حسب ایماے

جناب کالن اے آر برونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سابق سررشتۂ تعلیم اودھ

پنڈت شیونرائن مرحوم سابق ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع لکھنؤ و مولوی محمد حکیم الدین صاحب

ہیڈ ماسٹر چوک اسکول لکھنؤ و منشی غلام حسنین صاحب قدر

ہیڈ ماسٹر مدرسۂ مہونہ ضلع لکھنؤ حال پروفیسر فارسی کیننگ کالج نے بحال

تحقیق و تفتیش اساتذۂ اُردو ساکن لکھنؤ و دہلی کے کلام فصاحت فرجام سے

تالیف کیا اور صاحب محتشم الیہ کی سفارش سے کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ نے

اُردو انٹرنس کورس مین داخل کیا واسطے منفعت عام طلبۂ مدارس سرکاری کے

باہتمام کارپردازان سررشتۂ تعلیم اودھ

حسب الحکم جناب فیضمآب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی اودھ

حسب مشمارہ دفعہ ۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء رجسٹری کردہ

بار دوازدہم

مطبع منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۴ء

| نمبر شمار | خلاصہ مضمون | صفحہ | تخلص | نام | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۲ | زمانہ کی شکایت اور صبر کی ہدایت | ۱۶ | حسن | مفتی مولوی الٰہی بخش | ۷۵ |
| ۲۳ | عیب ورکرنا مقدم ہی ہنر دیکھنے کے | ۱۷ | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۲۴ | بخیل کی ہجو | ۱۹ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۲۵ | آفتاب | ۲۱ | ناسخ | شیخ امام بخش | ۹۵ |
| ۲۶ | زیر ہونا رستم کا سہراب سے | ۲۳ | منشی | منشی مولچند | ۹۴ |
| ۲۷ | سہراب کا مارا جانا رستم کے ہاتھ سے | ۲۵ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۸ | رضا و تسلیم کا بیان | ۲۸ | اسیر | سید مظفر علیخان بہادر | ۶۷ |
| ۲۹ | تنگی مین فراخ حوصلگی | ۲۹ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۳۰ | رفاہ عام مین مثل اب نام آور ہی بھی ہی | ۳۰ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۱ | راجہ رام چندر جی کا بن باس ہونا | 〃 | خوشتر | منشی جگناتھ | ۷۶ |
| ۳۲ | سودا کے وقت کا ہر بونگ | ۴۰ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۳ | عرضی بگزارش حال پر ملال | ۴۵ | غالب | اسد اللہ خان | ۸۷ |
| ۳۴ | ایک دوست کے خط کے جواب مین خط انتہا تک | ۴۶ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۵ | مذمت زر | ۴۷ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۳۶ | لوازم انسانی | ۴۸ | شیر | ۰ | ۸۵ |
| ۳۷ | ہوا کے فائدے | 〃 | ناسخ | شیخ امام بخش | ۹۵ |
| ۳۸ | اول اپنے ملک کی زبان سیکھنی چاہیے | ۵۰ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۹ | گھوڑے کی ہجو | ۵۱ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۴۰ | قصیدہ در مدح واجد علی شاہ بادشاہ اودھ | ۵۵ | نسیم | مرزا محمد اصغر علیخان دہلوی | ۹۶ |
| ۴۱ | درخواست پرورش بحضور فرانسیس صاحب بہادر | ۵۷ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۴۲ | قصیدہ در منقبت اتہام افشا بجناب شہزادہ | ۵۹ | مصحفی | غلام ہمدانی | ۹۳ |
| ۴۳ | مناجات جناب الٰہی مین | ۶۱ | حسن | مفتی مولوی الٰہی بخش | ۷۵ |
| ۴۴ | فرہنگ مجموعہ سخن | ۶۴ | ۰ | مؤلفان کتاب | ۰ |

# مجموعۂ سخن حصۂ اول

مشتمل بر کلام شعرائے متقدمین و سخنوران متاخرین مع اصول شعر و تذکرۂ شعرا

حسب ایماے

جناب کالن اے آربرونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سابق سررشتۂ تعلیم اودھ

پنڈت شیونرائن مرحوم سابق ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع لکھنؤ و مولوی محمد حکیم الدین صاحب

ہیڈ ماسٹر چوک اسکول لکھنؤ و منشی غلام حسنین صاحب قدر

ہیڈ ماسٹر مدرسۂ مہونہ ضلع لکھنؤ حال پروفیسر فارسی کیننگ کالج نے بکمال

تحقیق و تفتیش اساتذۂ اُردو ساکن لکھنؤ و دہلی کے کلام فصاحت فرجام سے

تالیف کیا اور صاحب محتشم الیہ کی سفارش سے کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ نے

اُردو انٹرنس کورس مین داخل کیا واسطے منفعت عام طلبۂ مدارس سرکاری کے

باہتمام کارپردازان سررشتۂ تعلیم اودھ

حسب الحکم جناب فیضمآب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی اودھ

حسب مشمار دفعہ ۹ ۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء جسٹر نمبر ۱ کمرہ

بار دوازدہم

مطبع منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۷ء

| نمبر شمار | خلاصہ مضمون | صفحہ | تخلص | نام | نمبر صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۲ | زمانہ کی شکایت اور صبر کی ہدایت | ۱۶ | حسن | مفتی مولوی الٰہی بخش | ۷۵ |
| ۲۳ | عیب ورکرنا مقدم ہی ہنر دیکھنے کے | ۱۷ | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۲۴ | بخیل کی ہجو | ۱۹ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۲۵ | آفتاب | ۲۱ | ناسخ | شیخ امام بخش | ۹۵ |
| ۲۶ | زیر ہونا رستم کا سہراب سے | ۲۳ | منشی | منشی مولچند | ۹۴ |
| ۲۷ | سہراب کا مارا جانا رستم کے ہاتھ سے | ۲۵ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۸ | رضا و تسلیم کا بیان | ۲۸ | اسیر | سید مظفر علیخان بہادر | ۶۷ |
| ۲۹ | تنگی میں فراخ حوصلگی | ۲۹ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۳۰ | رفاہ عام میں تو اب نام آور ہی بھی ہے | ۳۰ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۱ | راجہ رام چندر جی کا بن باس ہونا | 〃 | خوشتر | منشی جگناتھ | ۷۶ |
| ۳۲ | سودا کے وقت کا ہر ہونگ | ۴۰ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۳ | عرضی بگزارش حال پر ملال | ۴۵ | غالب | اسد اللہ خان | ۸۷ |
| ۳۴ | ایک دوست کے خط کے جواب میں خط انتہا تک | ۴۶ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۵ | مذمت زر | ۴۷ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۳۶ | لوازم انسانی | ۴۸ | شیر | ۰ | ۸۵ |
| ۳۷ | ہوا کے فائدے | 〃 | ناسخ | شیخ امام بخش | ۹۵ |
| ۳۸ | اول اپنے ملک کی زبان سیکھنی چاہیے | ۵۰ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۳۹ | گھوڑے کی ہجو | ۵۱ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۴۰ | قصیدہ در مدح واجد علی شاہ بادشاہ اودھ | ۵۵ | نسیم | مرزا محمد اصغر علیخان دہلوی | ۹۶ |
| ۴۱ | درخواست پرورش بحضور نواب مصطفےٰ الدولہ بہادر | ۵۷ | سودا | مرزا محمد رفیع | ۸۳ |
| ۴۲ | قصیدہ در معذرت اہتمام انشا بجناب شہزادہ | ۵۹ | مصحفی | غلام ہمدانی | ۹۳ |
| ۴۳ | مناجات خطاب الٰہی میں | ۶۱ | حسن | مفتی مولوی الٰہی بخش | ۷۵ |
| ۴۴ | فرہنگ مجموعۂ سخن | ۶۴ | ۰ | مؤلفان کتاب | ۰ |

# فہرست مضامین مجموعۂ سخن حصۂ اول

| نمبر مضامین | خلاصۂ مضمون | صفحہ ابتدائی | تخلص | نام | نمبر صفحہ جس پر مضمون ختم ہوا |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حمد | ۲ | شہید | مولوی فخر الدین حسین خان | ۸۵ |
| ۲ | حمد بہاریہ | ۲ | کافی | ۰ | ۰ |
| ۳ | ایضاً | ۲ | ناسخ | شیخ امام بخش | ۹۵ |
| ۴ | ایضاً | ۳ | رند | نواب سید محمد خان | ۷۸ |
| ۵ | ایضاً | ۳ | حسن | میر حسن | ۷۴ |
| ۶ | شکر خدائے کردگار | ״ | ۰ | معصوم علی | ۰ |
| ۷ | مناجات | ۴ | ۰ | ایضاً | ۰ |
| ۸ | نیک نیکی سے اور بد بدی سے نہیں چوکتے | ۵ | رنگین | سعادت یار خان | ۷۸ |
| ۹ | نیکوں کی نیکی دیکھکر اپنے بد اعمال پر افسوس کرنا | ״ | ״ | ״ | ״ |
| ۱۰ | پچھلے بادشاہان ہود و نمرود کی داستان عبرت کی | ۶ | مظہر | مرزا جان جانان | ۹۴ |
| ۱۱ | قطعۂ عبرت انگیز | ״ | ۰ | بینی پرشاد | ۰ |
| ۱۲ | نصائح چند | ۷ | راحت | شیخ کریم الدین | ۷۷ |
| ۱۳ | فضیلت رحم | ״ | ״ | ״ | ״ |
| ۱۴ | سچے دوست کی پہچان | ۸ | رنگین | سعادت یار خان | ۷۸ |
| ۱۵ | چار چیزوں سے ڈرنا چاہیے | ״ | ״ | ״ | ״ |
| ۱۶ | نے سمجھی ہوئی بات کا انجام | ۹ | حسن | مفتی مولوی الٰہی بخش | ۷۵ |
| ۱۷ | نصائح و پند بفرزند سعادت تخمیر | ۱۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸ | مصالح اعضائے انسانی | ۱۱ | ناسخ | شیخ امام بخش | ۹۵ |
| ۱۹ | خدا کی نعمتیں | ۱۳ | ״ | ״ | ״ |
| ۲۰ | شکر پروردگار | ۱۴ | امانت | سید آغا حسن | ۶۷ |
| ۲۱ | بے ثباتی دنیا | ۱۵ | مہر | محمد اسد خان | ۹۵ |
| | | | | | |

Mafmoodut Sakhun I Part.

INDIAN INSTITUTE

# مجموعۂ سخن حصۂ اوّل

مشتمل بر کلام شعرائے متقدمین ومتاخران متاخرین مع اصول شعر وتذکرۂ شعرا

حسب ایماے

جناب کالن اے آنبرونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سابق سررشتہ تعلیم اودھ

پنڈت سیشونرائن مرحوم سابق ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع لکھنؤ ومولوی محمد حکیم الدین

صاحب ہیڈ ماسٹر چوک اسکول لکھنؤ ومنشی غلام حسنین صاحب قدر ہیڈ ماسٹر

مدرسۂ مہونہ ضلع لکھنؤ حال پروفیسر فارسی کیننگ کالج نے بکمال تحقیق وتفتیش

اساتذۂ اردو ساکن لکھنؤ ودہلی کے کلام فصاحت فرجام سے تالیف کیا

اور صاحب محتشم الیہ کی سفارش سے کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ نے اردو

انٹرنس کورس مین داخل کیا واسطے منفعت عام طلبۂ مدارس سرکاری کے

باہتمام کارپردازان سررشتۂ تعلیم اودھ

حسب الحکم جناب فیضمآب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی وشمالی اودھ

حسب مشتہار دفعہ ۷ ورایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۷۶ء رجسٹری ہوکر

بار چہارم

مطبع منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۴ء

Majmū'ah-ē-sukhan.

Pt. I.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

